اقبال نامے

مرتبہ

ڈاکٹر اخلاق اثر

محترم بھائی جناب کمال احمد صدیقی صاحب کے لیے

بصد خلوص

اقبال نامے

بھوپال اور اندور سے متعلق اقبال کے غیر مطبوعہ و مطبوعہ مکاتیب کا مجموعہ

مع ترمیم و اضافہ

مرتبہ

ڈاکٹر اخلاق اثر

طارق پبلیکیشنز صادق منزل چوکی امام باڑہ بھوپال ۴۶۲۰۰۱

(ہندوستان)

مصنف کی دیگر تصانیف و تالیفات

اقبال اور شیش محل (۱۹۷۷ء)، اقبال نامے (۱۹۸۱ء)، اقبال اور ممنون (۱۹۸۲ء)، ریڈیو ڈرامے کی تاریخ (۱۹۷۵ء)، ریڈیو ڈرامے کا فن (۱۹۷۷ء)، ریڈیو ڈرامے کی اصناف (۱۹۸۰ء)، نشریات اور آل انڈیا ریڈیو (۱۹۸۲ء)، اردو کا پہلا ڈراما (۱۹۷۸ء)، اردو ڈرامے کا مطالعہ (۱۹۷۷ء) مکاتیب احتشام (۱۹۷۶ء)، احتشام حسین - ایک مطالعہ (۱۹۸۹ء)، ملاقات (۱۹۷۹ء) اردو کی پہلی کتاب (گیارہ ایڈیشن)۔

سلسلہ مطبوعات طارق پبلی کیشنز ۴

پہلا ایڈیشن ________ ۱۹۸۱ء

دوسرا ایڈیشن ________ ۱۹۹۰ء

کتابت ________ کفیل احمد، سہیل احمد خاں، وکیل بستوی

تزئین ________ شکیل اعجاز

ناشر ________ طارق اخلاق

طابع ـــ (کلاسک پریس بھوپال)، پاشا پریس بھوپال، نیشنل پریس، آکولہ

تعداد ________ ڈھائی سو

قیمت ________ ۸۰ روپے

تقسیم کار:-
مکتبہ جامعہ، جامعہ نگر، نئی دھلی (ہندوستان)

ترتیب

• دیباچہ طبع ثانی — ط

• اقبال نامے — ڈاکٹر اخلاق اثر — ۹

• اقبال نامے تحقیقی تنقیدی مطالعہ — ڈاکٹر اخلاق اثر — ۱۵

• اقبال کے مطبوعہ غیر مطبوعہ مکتوبات بنام

۱	محمد امین زبیری	۲۹ر اپریل ۱۹۱۷ء	اردو	۲۳
۲	شاہ اسد الرحمن قدسی	۲۴ر ستمبر ۱۹۳۰ء	اردو	۲۵
۳	محمد شعیب قریشی	۱۱ر جون ۱۹۳۰ء	انگریزی	۲۶
۴	سید نذیر نیازی	۵ر فروری ۱۹۳۵ء	اردو	۲۷
۵	سید نذیر نیازی	۹ر فروری ۱۹۳۵ء	اردو	۲۸
۶	سید نذیر نیازی	۱۱ر فروری ۱۹۳۵ء	اردو	۲۹
۷	سید نذیر نیازی	۱۱ر فروری ۱۹۳۵ء	اردو	۲۹
۸	سید نذیر نیازی	۲۰ر فروری ۱۹۳۵ء	اردو	۳۰
۹	سید نذیر نیازی	۲۳ر فروری ۱۹۳۵ء	اردو	۳۱
۱۰	سید نذیر نیازی	۲ر مارچ ۱۹۳۵ء	اردو	۳۲
۱۱	سید نذیر نیازی	یکم اگست ۱۹۳۵ء	اردو	۳۳
۱۲	سید نذیر نیازی	۵ر اگست ۱۹۳۵ء	اردو	۳۴
۱۳	سید نذیر نیازی	۱۰ر اگست ۱۹۳۵ء	اردو	۳۴
۱۴	سید نذیر نیازی	۲۰ر اگست ۱۹۳۵ء	اردو	۳۵
۱۵	سید نذیر نیازی	۲۴ر اگست ۱۹۳۵ء	اردو	۳۶
۱۶	سید نذیر نیازی	۳ر مارچ ۱۹۳۶ء	اردو	۳۷
۱۷	سید نذیر نیازی	۸ر مارچ ۱۹۳۶ء	اردو	۳۸
۱۸	سید نذیر نیازی	۱۰ر مارچ ۱۹۳۶ء	اردو	۳۸
۱۹	[illegible]	۱۰ر فروری ۱۹۳۵ء	اردو	۳۹
۲۰	سید سر راس مسعود	۱۰ر مارچ ۱۹۳۵ء	انگریزی	۴۱
۲۱	سید سر راس مسعود	۲۹ر مارچ ۱۹۳۵ء	اردو	۴۲

۲۲	سید سر راس مسعود	۱۴ر اپریل ۱۹۳۵ء	انگریزی	۴۴
۲۳	سید سر راس مسعود	۲۶ر اپریل ۱۹۳۵ء	انگریزی	۴۵
۲۴	سید سر راس مسعود	۲ر مئی ۱۹۳۵ء	انگریزی	۴۷
۲۵	سید سر راس مسعود	۱۲ر مئی ۱۹۳۵ء	انگریزی	۴۸
۲۶	سید سر راس مسعود	۱۳ر مئی ۱۹۳۵ء	انگریزی	۵۰
۲۷	سید سر راس مسعود	۲۳ر مئی ۱۹۳۵ء	انگریزی	۵۰
۲۸	سید سر راس مسعود	۳۰ر مئی ۱۹۳۵ء	انگریزی	۵۲
۲۹	سید سر راس مسعود	۳۰ر مئی ۱۹۳۵ء	اردو	۵۳
۳۰	سید سر راس مسعود	۱۵ر جون ۱۹۳۵ء	اردو	۵۵
۳۱	سید سر راس مسعود	۲۴ر جون ۱۹۳۵ء	اردو	۵۶
۳۲	سید سر راس مسعود	۲ر جولائی ۱۹۳۵ء	اردو	۵۷
۳۳	سید سر راس مسعود	۱۸ر ستمبر ۱۹۳۵ء	اردو	۵۸
۳۴	سید سر راس مسعود	۲ر اکتوبر ۱۹۳۵ء	اردو	۵۹
۳۵	سید سر راس مسعود	۱۰ر نومبر ۱۹۳۵ء	اردو	۶۰
۳۶	سید سر راس مسعود	۱۱ر نومبر ۱۹۳۵ء	اردو	۶۱
۳۷	سید سر راس مسعود	۱۰ر مارچ ۱۹۳۶ء	اردو	۶۳
۳۸	سید سر راس مسعود	۱ر مئی ۱۹۳۶ء	اردو	۶۴
۳۹	سید سر راس مسعود	۲۹ر جون ۱۹۳۶ء	اردو	۶۵
۴۰	سید سر راس مسعود	یکم اگست ۱۹۳۶ء	اردو	۶۷
۴۱	سید سر راس مسعود	۲۷ر اگست ۱۹۳۶ء	اردو	۶۸
۴۲	سید سر راس مسعود	۵ر جنوری ۱۹۳۷ء	اردو	۷۰
۴۳	سر سید راس مسعود	۱۹ر اپریل ۱۹۳۷ء	اردو	۷۱
[illegible]	سر سید راس مسعود	[illegible]ر جون ۱۹۳۷ء	اردو	۷۲
۴۵	سر سید راس مسعود	۸ر جولائی ۱۹۳۷ء	اردو	۷۴
[illegible]	سر سید راس مسعود	۱۰ر [illegible] ۱۹۳۷ء	اردو	[illegible]

۴۷	امۃ المعود	۵؍فروری ۱۹۳۶ء	اردو	۷۸
۴۸	امۃ المعود	یکم اگست ۱۹۳۷ء	اردو	۷۹
۴۹	امۃ المعود	۲۸؍اگست ۱۹۳۷ء	اردو	۸۰
۵۰	سید سلیمان ندوی	۱۹؍جولائی ۱۹۳۵ء	اردو	۸۱
۵۱	سید سلیمان ندوی	یکم اگست ۱۹۳۵ء	اردو	۸۲
۵۲	سید سلیمان ندوی	۲۰؍اگست ۱۹۳۵ء	اردو	۸۳
۵۳	سید سلیمان ندوی	۳۱؍اگست ۱۹۳۵ء	اردو	۸۴
۵۴	خواجہ ایف ایم شجاع	۱۵؍اگست ۱۹۳۵ء	اردو	۸۵
۵۵	ڈاکٹر سید عبدالباسط	۲؍اکتوبر ۱۹۳۵ء	اردو	۸۶
۵۶	ڈاکٹر سید عبدالباسط	۱۸؍اکتوبر ۱۹۳۵ء	اردو	۸۷
۵۷	ڈاکٹر سید عبدالباسط	۷؍دسمبر ۱۹۳۵ء	اردو	۸۹
۵۸	ڈاکٹر سید عبدالباسط	۱۳؍دسمبر ۱۹۳۵ء	اردو	۸۹
۵۹	ڈاکٹر سید عبدالباسط	۸؍فروری ۱۹۳۶ء	اردو	۹۱
۶۰	[illegible]	۸؍مارچ ۱۹۳۶ء	اردو	۹۲
۶۱	سعادت اللہ شاہ	۲۸؍مارچ ۱۹۳۶ء	اردو	۹۳
۶۲	ممنون حسن خاں	۱۶؍جولائی ۱۹۳۷ء	اردو	۹۴
۶۳	ممنون حسن خاں	۳۱؍جولائی ۱۹۳۷ء	اردو	۹۵
۶۴	ممنون حسن خاں	۳۱؍جولائی ۱۹۳۷ء	اردو	۹۵
۶۵	ممنون حسن خاں	۲؍اگست ۱۹۳۷ء	اردو	۹۶
۶۶	ممنون حسن خاں	۷؍اگست ۱۹۳۷ء	اردو	۹۷
۶۷	ممنون حسن خاں	۲۳؍اگست ۱۹۳۷ء	اردو	۹۸
۶۸	ممنون حسن خاں	۴؍ستمبر ۱۹۳۷ء	اردو	۹۹
۶۹	ممنون حسن خاں	۲۵؍ستمبر ۱۹۳۷ء	اردو	۱۰۰
۷۰	ممنون حسن خاں	۲؍اکتوبر ۱۹۳۷ء	اردو	۱۰۰
۷۱	ممنون حسن خاں	۱۹؍اپریل ۱۹۳۸ء	اردو	۱۰۱

۷۲	ڈاکٹر محمد دین تاثیر	۲۲/جولائی ۱۹۳۵ء	اردو	۱۰۳
۷۳	خواجہ صاحب	۲۴/جولائی ۱۹۳۵ء	اردو	۱۰۵
۷۴	محمد عبدالجلیل بنگلوری	۶/مارچ ۱۹۳۶ء	انگریزی	۱۰۷
۷۵	پروفیسر فضل شاہ گیلانی	۱۷/مارچ ۱۹۳۶ء	انگریزی	۱۰۸
۷۶	عبدالرشید		انگریزی	۱۰۹

مکاتیب اقبال (عکس اور انگریزی متن) بنام

۱	محمد امین زبیری	۲۹/اپریل ۱۹۱۷ء	اردو	۱۱۰
۲	شاہ اسد الرحمن قدسی	۲۴/ستمبر ۱۹۲۰ء	اردو	۱۱۰
۳	محمد شعیب قریشی	۱۱/جون ۱۹۳۰ء	انگریزی	۱۱۱
۴	محمد شعیب قریشی	۱۱/جون ۱۹۳۰ء	متن انگریزی	۱۱۲
۵	محمد شعیب قریشی	۱۸/اپریل ۱۹۳۸ء	لفافہ	۱۱۳
۶	سر راس مسعود	۲۰/مارچ ۱۹۳۵ء	متن انگریزی	۱۱۴
۷	سر راس مسعود	۱۴/اپریل ۱۹۳۵ء	متن انگریزی	۱۱۵
۸	سر راس مسعود	۲۶/اپریل ۱۹۳۵ء	متن انگریزی	۱۱۶
۹	سر راس مسعود	۲/مئی ۱۹۳۵ء	متن انگریزی	۱۱۷
۱۰	سر راس مسعود	۱۲/مئی ۱۹۳۵ء	انگریزی	۱۱۸
۱۱	سر راس مسعود	۱۲/مئی ۱۹۳۵ء	انگریزی متن	۱۲۰
۱۲	سر راس مسعود	۱۳/مئی ۱۹۳۵ء	عکس	۱۲۲
۱۳	سر راس مسعود	۱۳/مئی ۱۹۳۵ء	انگریزی متن	۱۲۳
۱۴	سر راس مسعود	۲۳/مئی ۱۹۳۵ء	انگریزی متن	۱۲۴
۱۵	سر راس مسعود	۳۰/مئی ۱۹۳۵ء	انگریزی	۱۲۵
۱۶	سر راس مسعود	۳۰/مئی ۱۹۳۵ء	انگریزی متن	۱۲۶
۱۷	سر راس مسعود	۳۰/مئی ۱۹۳۵ء	اردو	۱۲۷
۱۸	سر راس مسعود	۳۰/مئی ۱۹۳۵ء	اردو (اقبال نامہ)	۱۲۸

۱۹	سر راس مسعود	۱۵ر جون ۱۹۲۵ء	اردو	۱۲۹
۲۰	سر راس مسعود	۱۵ر جون ۱۹۳۵ء	اردو (اقبال نامہ)	۱۳۰
۲۱	سر راس مسعود	۲ر جولائی ۱۹۳۵ء	اردو	۱۳۱
۲۲	سر راس مسعود	۲ر جولائی ۱۹۳۵ء	اردو (اقبال نامہ)	۱۳۲
۲۳	سر راس مسعود	۱۱ر ستمبر ۱۹۳۵ء	اردو	۱۳۳
۲۴	سر راس مسعود	۱۱ر ستمبر ۱۹۳۵ء	اردو (اقبال نامہ)	۱۳۴
۲۵	سر راس مسعود	۱۰ر مارچ ۱۹۳۶ء	اردو	۱۳۶
۲۶	سر راس مسعود	۱۰ر مارچ ۱۹۳۶ء	اردو (اقبال نامہ)	۱۳۷
۲۷	سر راس مسعود	۳ر جون ۱۹۳۷ء	اردو	۱۳۸
۲۸	سر راس مسعود	۸ر جون ۱۹۳۷ء	اردو	۱۳۹
۲۹	سر راس مسعود	۸ر جون ۱۹۳۷ء	اردو (اقبال نامہ)	۱۴۰
۳۰	سر راس مسعود	۱۰ر جون ۱۹۳۷ء	اردو	۱۴۱
۳۱	سر راس مسعود	۱۰ر جون ۱۹۳۷ء	اردو (اقبال نامہ)	۱۴۲
۳۲	ڈاکٹر سید عبدالباسط	۲ر اکتوبر ۱۹۳۵ء	اردو	۱۴۴
۳۳	ڈاکٹر سید عبدالباسط	۱۸ر اکتوبر ۱۹۳۵ء	اردو	۱۴۵
۳۴	ڈاکٹر سید عبدالباسط	۷ر نومبر ۱۹۳۵ء	اردو	۱۴۶
۳۵	ڈاکٹر سید عبدالباسط	۱۳ر دسمبر ۱۹۳۵ء	اردو	۱۴۷
۳۶	ڈاکٹر سید عبدالباسط	۸ر فروری ۱۹۳۶ء	اردو	۱۴۸
۳۷	قاضی تلمذ حسین	۸ر مارچ ۱۹۳۶ء	اردو	۱۴۹
۳۸	خواجہ صاحب	۲۲ر جولائی ۱۹۳۵ء	اردو	۱۵۰
۳۹	محمد عبدالجمیل بنگلوری	۶ر مارچ ۱۹۳۶ء	انگریزی متن	۱۵۱
۴۰	پروفیسر فضل شاہ گیلانی	۱۷ر مارچ ۱۹۳۶ء	عکس	۱۵۲
۴۱	پروفیسر فضل شاہ گیلانی	۱۷ر مارچ ۱۹۳۶ء	انگریزی متن	۱۵۳
۴۲	جسٹس عبدالرشید	۱۷ر مارچ ۱۹۳۶ء	انگریزی متن	۱۵۴
۴۳	محمد شعیب قریشی	۸ر نومبر ۱۹۱۸ء	اردو	۱۵۵

۴۴	محمد شعیب قریشی	۸ر نومبر ۱۹۱۸ء	اردو متن	۱۵۶
۴۵	مولوی نورالاسلام	۲ر ستمبر ۱۹۲۰ء	اردو	۱۵۷
۴۶	مولوی نورالاسلام	۲ر ستمبر ۱۹۲۰ء	اردو متن	۱۵۸
۴۷	اشعار از سنگ مزار عبدالرحمن بجنوری			۱۵۹

عکس صفحات غیر تحریف و تحریف شدہ اقبال نامہ۔ مرتبہ شیخ عطاء اللہ

۱-	صفحہ ۴۷	نسخۂ ممنون اور نسخۂ اکبر رحمانی	۱۶۱
۲	صفحہ ۴۸	نسخۂ ممنون اور نسخۂ اکبر رحمانی	۱۶۲
۳	صفحہ ۱۰۵	نسخۂ ممنون اور نسخۂ اکبر رحمانی	۱۶۳
۴	صفحہ ۱۰۶	نسخۂ ممنون اور نسخۂ اکبر رحمانی	۱۶۴
۵	صفحہ ۳۱۷	نسخۂ ممنون اور نسخۂ اکبر رحمانی	۱۶۵
۶	صفحہ ۳۱۸	نسخۂ ممنون اور نسخۂ اکبر رحمانی	۱۶۶
۷	صفحہ ۳۶۱	نسخۂ ممنون اور نسخۂ اکبر رحمانی	۱۶۷
۸	صفحہ ۳۶۲	نسخۂ ممنون اور نسخۂ اکبر رحمانی	۱۶۸
۹	صفحہ ۳۶۳	نسخۂ ممنون اور نسخۂ اکبر رحمانی	۱۶۹
۱۰	صفحہ ۳۶۴	نسخۂ ممنون اور نسخۂ اکبر رحمانی	۱۷۰
۱۱	صفحہ ۳۷۳	نسخۂ ممنون اور نسخۂ اکبر رحمانی	۱۷۱
۱۲	صفحہ ۳۷۴	نسخۂ ممنون اور نسخۂ اکبر رحمانی	۱۷۲
۱۳	صفحہ ۳۷۵	نسخۂ ممنون اور نسخۂ اکبر رحمانی	۱۷۳
۱۴	صفحہ ۳۷۶	نسخۂ ممنون اور نسخۂ اکبر رحمانی	۱۷۴
۱۵	صفحہ ۳۸۷	نسخۂ ممنون نسخہ خدابخش لائبریری پٹنہ	۱۷۵
۱۶	صفحہ ۳۸۸	نسخۂ ممنون نسخہ خدابخش لائبریری پٹنہ	۱۷۶
۱۷	تصویریں		۱۷۷

دیباچہ طبع ثانی

"اقبال نامے" کے دوسرے ایڈیشن میں بھوپال اور اندور سے متعلق خطوط اقبال شائع ہو رہے ہیں۔ اس ایڈیشن میں درج ذیل غیر مطبوعہ مواد بھی شامل ہے:-

۱۔ مکتوب اقبال بنام محمد شعیب قریشی مورخہ ۱۱ر جون ۱۹۲۰ء کا عکس اور انگریزی متن۔

۲۔ مکتوب اقبال بنام راس مسعود مورخہ ۱۲ر مئی ۱۹۳۵ء کا عکس، اور انگریزی متن۔

۳۔ مکتوب اقبال بنام راس مسعود مورخہ ۱۳ر مئی ۱۹۳۵ء کا عکس اور انگریزی متن۔

۴۔ مکتوب اقبال بنام راس مسعود مورخہ ۳۰ر مئی ۱۹۳۵ء اور انگریزی متن۔

۵۔ مکتوب اقبال بنام راس مسعود مورخہ ۳۰ر مئی ۱۹۳۵ء کا عکس۔

۶۔ مکتوب اقبال بنام راس مسعود مورخہ ۱۵ر جون ۱۹۳۵ء کا عکس۔

۷۔ مکتوب اقبال بنام راس مسعود مورخہ ۳ر جون ۱۹۳۷ء کا عکس۔

۸۔ مکتوب اقبال بنام راس مسعود مورخہ ۸ر جون ۱۹۳۷ء کا عکس۔

۹۔ مثنوی "پس چہ باید کرد اے اقوام شرق مع مسافر" پر اقبال کی تحریر کا عکس جو انھوں نے نواب زادہ رشید الظفر خاں کے لئے ۲۶ر اکتوبر ۱۹۳۶ء کو لکھی تھی۔

۱۰۔ زبانی احکامات وظیفہ برائے اقبال - املا بخط سر راس مسعود

درج بالا غیر مطبوعہ مواد کے علاوہ دوسرے ایڈیشن میں خطوط کی تعداد بھی زیادہ ہے۔ مثال کے طور پر ڈاکٹر محمد دین تاثیر، پروفیسر فضل شاہ گیلانی، محمد عبد الجلیل بنگلوری، جسٹس عبد الرشید اور خواجہ صاحب کے نام مطبوعہ مکاتیب اقبال بھی شامل کئے گئے ہیں۔

مکاتیب اقبال کے مطبوعہ عکوس اور انگریزی متنوں کو شامل کرنے کی کوشش

بھی کی گئی ہے۔ چنانچہ راس مسعود، محمد امین زبیری، شاہ اسدالرحمٰن قدسی، ڈاکٹر عبدالباسط، قاضی تلمذ حسین، پروفیسر فضل شاہ گیلانی اور خواجہ صاحب کے نام مکاتیب کے عکوس اور سر راس مسعود، پروفیسر فضل شاہ گیلانی، جسٹس عبدالرشید کے نام انگریزی میں مکاتیب کے متون بھی شامل کئے گئے ہیں۔

محمد شعیب قریشی اور نورالاسلام کے نام مکاتیب اقبال "الفاظ" علی گڑھ میں شائع ہوئے تھے جو ڈاکٹر عبدالقاسم کی دریافت تھے اور ڈاکٹر عبدالرحمٰن بجنوری کی وفات سے متعلق تھے۔ اقبال نے بجنوری کے سنگِ مزار کے لئے اشعار ارسال کئے تھے مگر ان کی یہ خواہش پوری نہ ہو سکی تھی۔ بجنوری کے سنگ مزار کے اندرونی اور بیرونی حصے پر جو اشعار کندہ کئے گئے ہیں ان کا متن بھی شامل کیا گیا ہے تاکہ صورت حال کا اندازہ ہو جائے۔

اقبال کے خفیہ اور نجی مکتوب مورخہ ۱۶ر اپریل ۱۹۳۸ء بنام محمد شعیب قریشی کے لفافے کے عکوس بھی شامل کئے گئے ہیں۔ ۱۹ر اپریل ۱۹۳۸ء کے مکتوب اقبال بنام ممنون حسن خاں میں کوئی ایسی بات تحریر نہیں کی گئی تھی جس کے لئے لفافے پر "پرائیویٹ" لکھا جاتا اور اسے رسیدی رجسٹری سے روانہ کیا جاتا۔ مکتوبات اقبال بنام راس مسعود پر جو جواب دینے کے اندراجات اور تاریخیں ہیں وہ جناب ممنون حسن خاں کی تحریر کردہ ہیں۔

"اقبال نامہ" مرتبہ شیخ عطاء اللہ کے غیر تحریف و تحریف شدہ نسخوں کے متعلقہ صفحات کے عکوس بھی شامل کئے گئے ہیں انھیں ایک اہم رسالے میں اشاعت کے لئے مضمون کے ساتھ ارسال کیا گیا تھا۔ تہلیوں کے انتظار کے بعد معلوم ہوا کہ مضمون نہیں گم ہو گیا ہے۔ ان کی اہمیت اور اقبال نامے سے بھی متعلق ہونے کی وجہ سے انھیں بھی شامل کیا گیا ہے۔

چونکہ نسخہ دھولیہ جس میں اوراق تبدیل کر دیئے گئے تھے اب جناب اکبر رحمانی کی تحویل میں ہے اس لئے اس کو نسخہ اکبر رحمانی کہا گیا ہے۔ جناب ممنون حسن خاں کے پاس اقبال نامہ کا وہ نسخہ تھا جو تبدیلیوں سے محفوظ رہ گیا تھا اس کو نسخہ ممنون کہا گیا ہے۔

صہبا لکھنوی نے "اقبال اور بھوپال" کے دوسرے ایڈیشن میں تحریفات کا ذکر کیا تھا مگر صفحہ نمبر ۱۳۴ پر انھوں نے ۳۰ مئی ۱۹۳۵ء (جو دراصل ۱۳ مئی ۱۹۳۵ء کا تحریر کردہ ہے) کے انگریزی مکتوب کا جو اردو ترجمہ نقل کیا ہے وہ اقبال نامہ مرتبہ شیخ عطاء اللہ میں علامات حذفیہ کے ساتھ تھا۔ انھوں نے اس کی وضاحت نہیں کی نہ ہی مکتوب اقبال مورخہ ۱۰ جون ۱۹۳۷ء یا کسی اور مکتوب میں تحریف کی نشاندہی کی۔

انھوں نے "اصلی خط (اصل خط) محررہ ۱۰ جون ۱۹۳۷ء" کا جو متن پیش کیا ہے وہ بھی نامکمل ہے۔ مکمل متن اس مجموعے میں شامل عکس میں دیکھا جا سکتا ہے۔ اس مکتوب میں "لیکن" کا اضافہ کر دیا گیا تھا اس مکتوب سے متعلق ڈاکٹر وحید عشرت کا مقالہ" قصہ ایک خط کا..... مطبوعہ اقبالیات جولائی ستمبر ۸۷ء اور شاعر بمبئی (اقبال نمبر ۱۹۸۸ء) اہمیت رکھتا ہے۔ شیخ اعجاز احمد "مظلوم اقبال" میں ڈاکٹر وحید عشرت کے مقالے کے ذکر کے بغیر اپنی صالحیت کا ذکر بہت زور و شور سے کرتے ہیں مگر — اصل مسئلہ ("قادیانیوں کے عقیدے کے مطابق تمام مسلمان کافر ہیں۔ اس واسطے یہ امر شرعاً مشتبہ ہے کہ آیا ایسا عقیدہ رکھنے والا آدمی مسلمان بچوں کا Guardian ہو سکتا ہے یا نہیں") پر خامہ فرسائی نہیں کرتے۔ اقبال نامہ کے غیر تحریف و تحریف شدہ نسخے سے متعلق میرے مضامین مطبوعہ ہماری زبان مورخہ ۸ جون ۱۹۸۹ء اور ندیم مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۸۹ء میں اور ایک مضمون شاعر بمبئی (جو ابھی زیر اشاعت ہے اور اشاعت کے بعد) کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

"اقبال نامے" کے پہلے ایڈیشن کی اشاعت کے بعد بہت سا نیا مواد اور نئے واقعات سامنے آئے ہیں۔ محمد شعیب قریشی (۱۸۹۲ء-۱۹۶۲ء) کی تاریخ وفات (۲۵ فروری ۱۹۶۲ء) جناب مالک رام صاحب نے عنایت فرمائی تھی اور جناب عبد اللطیف اعظمی صاحب نے نریش کمار جین کی "مسلمس اِن انڈیا" کی طرف رہنمائی کی تھی۔ اس میں درج تھا:

"عالی قدر شعیب قریشی پاکستانی سیاست داں تھے۔ یوپی کے رائے بریلی کے سنی خاندان سے تعلق رکھتے تھے، ۱۸۹۲ء میں پیدا ہوئے۔ ایم۔ اے ایل ایل بی،

بارایٹ لا علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے اور آکسفورڈ یونیورسٹی سے ایم ۔اے کیا۔ قومی رہنما مولانا محمد علی کی صاحبزادی (گلنار) سے شادی کی ۔جنگ بلقان (۱۳-۱۹۱۲ء) کے زمانے میں میڈیکل مشن کے رکن کی حیثیت سے ترکی گئے ۔ ۱۹۱۷ء میں راجہ غلام حسین کی جگہ "نیو ایرا" کے ایڈیٹر ہوئے ، ۱۹۱۹ء میں مسلم لیگ کے لندن جانے والے وفد کے رکن تھے ، ۱۹۲۰ء میں "مسلم آؤٹ لک" لندن کے ایڈیٹر ، ۱۹۲۲ء میں "ینگ انڈیا" احمد آباد کے ایڈیٹر رہے اور "انڈیپنڈینٹ" کی ادارت کی مگر جون ۱۹۲۲ء میں باغیانہ تحریروں کی وجہ سے ان کو سزا دی گئی ۔ ۱۹۲۰ء میں خلافت تحریک کے زمانے میں خلافت کمیٹی اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے جنرل سکریٹری رہے اور خلافت تحریک میں حصہ لینے کی وجہ سے ان کو تین برس کے لئے قید میں رکھا گیا ۔ پہلی عالمی مسلم کانفرنس منعقدہ مکہ مکرمہ میں ہندوستانی مسلمانوں کی نمائندگی کی ۔ ۱۹۱۷ء سے ۱۹۳۲ء تک کل ہند مسلم لیگ کے دسویں اجلاس میں اس کمیٹی کے رکن منتخب ہوئے جو مسلم لیگ اور کانگریس اسکیم کی تفصیلات طے کرنے کے لئے مقرر ہوئی تھی ۔ اِس اجلاس کی اُس پانچ رکنی کمیٹی کے رکن نامزد ہوئے جسے حکومت ہند کے لئے دستور کے منصوبے کا خاکہ تیار کرنا تھا ۔

۱۹۲۵ - ۱۹۲۸ء کے درمیان انڈین نیشنل کانگریس کے جنرل سکریٹری رہے اور خلافت کمیٹی کی نمائندگی شریف حسین اور شاہ ابن سعود کے درمیان مصالحتی مذاکرات میں کی ۔ ۱۹۲۸ء میں نہرو رپورٹ کے بعد کانگریس سے استعفیٰ دیدیا اور ۱۹۲۶ء میں مسلم لیگ سے بھی مستعفی ہو گئے ۔

۱۹۳۲ - ۱۹۴۸ء کے درمیان ریاست بھوپال میں وزیر مقرر ہوئے ۔قومی پلاننگ کمیٹی کے ممبر ۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۱ء تک اور ۱۹۴۷ء میں حکومت ہند کی صلاحکار کمیٹی کے ممبر کی حیثیت حاصل رہی ۔

پاکستان جانے کے بعد ۱۹۴۹ء سے ۱۹۵۲ء تک روس میں پاکستان کے سفیر ۱۹۵۲ - ۱۹۵۳ء میں ہندوستان میں پاکستان کے ہائی کمشنر ۱۹۵۳ء - ۱۹۵۴ء میں حکومت پاکستان کے وزیر برائے اطلاعات و نشریات ، کشمیری امور ، مہاجرین اور ان کی آباد کاری اور ۱۹۵۵ء میں عراق میں پاکستان کے سفیر جیسے معزز عہدوں پر

فائز رہے۔ پنڈت موتی لال نہرو نے انھیں بہروپ میں متعصب شخص لکھا ہے۔"

پروفیسر عبدالقوی دسنوی نے "ابوالکلام آزاد" میں شعیب قریشی کے وفد کے ساتھ حجاز جانے کی تاریخ ۲۶ اکتوبر ۱۹۲۶ء لکھی ہے۔

شعیب قریشی نواب بھوپال کے سکریٹری اور پرائیویٹ سکریٹری بھی رہ چکے تھے۔ بھوپال کے غیر معمولی جریدہ بھوپال مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۴ء کے مطابق ان کو یکم نومبر سے مشیر المہام صیغہ روبکاری مقرر کیا گیا تھا۔

علامہ اقبال کا شعیب قریشی کے نام پہلا مکتوب ۸ نومبر ۱۹۱۸ء کو تحریر کیا گیا تھا۔ آخری دستیاب مکتوب اقبال بنام شعیب قریشی مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۳۸ء ہے۔ اس روشنی میں مراسلت کی مدت تقریباً بیس برس ہے۔ شعیب قریشی کے نام علامہ اقبال کی سیاسی نوعیت کی مراسلت کی تلاش اقبالیات کی اہم ضرورت ہے۔"

(مکاتیب اقبال بنام شعیب قریشی۔ ڈاکٹر اخلاق اثر ہماری زبان ۸ نومبر ۱۹۸۹ء)

سید نذیر نیازی کا ۲۷ جنوری ۱۹۸۱ء کو لاہور میں انتقال ہو گیا تھا ہماری زبان نئی دہلی مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۸۱ء میں درج ذیل تحریر شائع ہوئی تھی:-

اُردو کے ایک ممتاز نثر نگار اور مترجم سید نذیر نیازی کا ۲۷ جنوری ۱۹۸۱ء کو لاہور میں اسّی برس کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ وہ ۱۹۰۰ء میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم سیال کوٹ میں حاصل کی بعد ازاں جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی میں زیر تعلیم رہے ۱۹۲۲ء میں جامعہ ملیہ میں ہی منطق اور تاریخ اسلام کے لیکچرر مقرر ہوئے ۱۹۳۵ء تک جامعہ سے منسلک رہے انہی دنوں انھوں نے علامہ اقبال کے ایما پر رسالہ طلوع اسلام جاری کیا پاکستان کے قیام کے بعد سول سروس اکیڈمی میں اسلامیات کی تعلیم دیتے رہے بعد میں انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں پاکستان کی تاریخ پڑھاتے رہے۔ علامہ اقبال سے ان کے مراسم کا آغاز ۱۹۱۸ء میں ہوا اور وہ ۱۹۳۸ء تک یعنی ان کی وفات تک ان کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے وہ علامہ اقبال کے استاد شمس العلماء میر حسن کے بھتیجے تھے۔ علامہ اقبال سے ان کی جو گفتگو ہوتی تھی وہ اس کے نوٹس تیار کر لیتے تھے۔ یہ "اقبال کے حضور میں" کے عنوان سے چار جلدوں میں شائع ہوئے۔ علامہ اقبال

جرمن فلاسفر نطشے کے بارے میں جو تاثرات قلمبند کرائے تھے وہ ابھی شائع نہیں ہوئے۔ علامہ اقبال نے سید نذیر نیازی کو جامعہ ملیہ سے بلوا کر اپنے انگریزی لیکچروں کا اردو میں ترجمہ کرایا۔ علامہ اقبال نے سید نذیر نیازی کو جو خط لکھے وہ بھی "مکتوبات اقبال" کے عنوان سے شائع ہو چکے ہیں۔ سید نذیر نیازی نے حکیم اجمل خاں کی طبی لغت کو عربی سے منتقل کیا۔ دو برطانوی سائنس دانوں کی کتابوں کو بھی اردو میں منتقل کیا۔ سید نذیر نیازی انسائیکلو پیڈیا آف اسلام کے بھی مدیر رہے اس میں قانون، تاریخ، مذہب اور فلسفے پر ان کے متعدد مقالات شامل ہیں۔

۶ مولوی محمد امین زبیری (۱۸۷۲ - ۱۹۵۸) ولد مولوی امانت حسین شفا کی تصنیف "خدوخال اقبال" شائع ہو گئی ہے جس میں زبیری کے حالات زندگی بھی شامل کئے گئے ہیں وہ ۴۲ کتابوں کے مصنف تھے۔ مراۃ الاخبار کے نائب مدیر رہے۔ خود اپنا اخبار "سفر" بھی نکالا۔ محسن الملک، سید سلیمان ندوی، بدرالدین طیب جی، مولوی عبدالحق، ظفر علی خاں سے بھی مراسم تھے۔ سلطان جہاں بیگم (۱۸۵۸ - ۱۹۳۰) کے لٹریری اسسٹنٹ ہونے کی وجہ سے چوبیس برسوں تک ان کا قرب حاصل رہا۔ "ظلِ سلطانی" کی ادارت کی اور اسی حیثیت سے علامہ اقبال کو عریضہ ارسال کیا تھا جس کا جواب علامہ اقبال نے ۲۹ اپریل ۱۹۱۷ء کو دیا تھا۔

۱۹۰۷ء سے ۱۹۳۱ء تک کے زمانے کو محمد امین زبیری کے "تصنیفی فتوحات" کا زمانہ کہا گیا ہے۔ "خدوخال اقبال" کی اشاعت سے متعلق درج ہے کہ "۱۹۵۵ء تا ۱۹۵۸ء" اس کی اشاعت کیلئے کوشش کرتے رہے۔ "خدوخال اقبال" میں زبیری تہذیبی شعور سے ناواقف ہیں۔ "خدوخال اقبال" کی تصنیف کے لئے انھوں نے بھوپال کا سفر کیا تھا، اعلیٰ سطح پر سرکاری ریکارڈ بھی دیکھا تھا اور ملاقاتیں بھی کی تھیں۔ انھوں نے جناب ممنون حسن خاں کا بیان بھی نقل کیا ہے اور ان کا سرکاری عہدہ "پرسنل اسسٹنٹ" بھی تحریر کیا ہے۔ اقبال نامہ حصہ اول ۱۹۴۴ء کے آخری حصہ میں شائع ہوئی تھی جس سے انھوں نے حوالے بھی دیئے ہیں۔ "خدوخال اقبال" وہ پہلی کتاب ہے جس میں اقبال نامہ میں صفحات تبدیل کرنے کا ذکر کیا گیا ہے۔

"خدوخال اقبال" میں زبیری کا رویہ جارحانہ، مخاصمانہ اور تہذیبی شعور

سے عاری ہے۔ تصنیف کی تکمیل میں ان کو علی گڑھ اور بھوپال کے بعض لوگوں کا تعاون بھی حاصل تھا۔ سر راس مسعود اور ڈاکٹر ضیاء الدین کے درمیان اختلافات، سر راس مسعود کی اقبال پرستی، ڈاکٹر ضیاء الدین کی امین زبیری کی سرپرستی اور اقبال کو بھوپال سے وظیفہ جاری ہونے، ان کے شاہی مہمان ہونے کو بھوپال کے بعض بااثر حلقے پسند نہیں کرتے تھے اور اقبال سے کم درجے کے بیرونی شاعروں کو کاندھوں پر اٹھائے پھرتے تھے۔ ان تمام حالات کے پس منظر میں اس کتاب کے تصنیفی منصوبے اور اس کی اشاعت کو سمجھا جا سکتا ہے۔ ابھی تک اس قسم کی منفی کتابوں کا سلسلہ جاری ہے۔ پہلے اقبال اور اب عاشقانِ اقبال اس کا نشانہ ہیں۔

لمعہ حیدر آبادی (۱۹۱۱-۱۹۷۰) کے حالاتِ زندگی جناب اکبر رحمانی نے شاعر کے اقبال نمبر (۱۹۸۸ء) میں تحریر فرمائے ہیں۔ لمعہ کا کلام مخزن، نیرنگِ خیال، ہمایوں، زمیندار اور شاعر جیسے معیاری رسالوں میں شائع ہو چکا ہے۔ اقبال نے ان کے شعری مجموعے کا نام "تقدیرِ امم" تجویز فرمایا تھا مگر یہ مجموعہ شائع نہ ہو سکا۔ فارسی دیوان کا نام "مشرق نامہ" تھا۔ انگریزی میں لکھی نظمیں ہندوستان اور امریکہ کے رسالوں میں شائع ہوئیں۔

خطوطِ اقبال کی اشاعت کے لئے جو بزمِ اقبال قائم ہوئی تھی لمعہ اس کے نائب صدر تھے اور اقبال نامہ کی اشاعت میں معاون تھے جس کا شیخ عطاء اللہ نے اعتراف کیا تھا۔ خطوطِ اقبال کی نقلیں اور ایک مکتوبِ اقبال کا عکس لمعہ نے فراہم کیا تھا۔ خطوطِ اقبال بنام لمعہ کی تعداد اٹھائیس ہے۔ ایک مکتوب محمد شفیع کا تحریر کردہ ہے۔ شیخ عطاء اللہ نے لمعہ کے لئے "فخرانا مل" "ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ جاگیر دار ٹونڈہ پور، مشرقی خاندیس، صوبہ متوسط تحریر کیا تھا جو نظر حیدر آبادی کو ناگوار گذرا۔ کم معروف ہونے کا مطلب کم عقلمند اور کم ذہین ہونا نہیں ہوتا۔ آغا حشر کاشمیری اور جے شنکر پرساد ایک شہر اور ایک میدان کے ماہر تھے اور چند گز کے فاصلے پر ہونے کے باوجود ایک دوسرے سے کبھی نہیں ملے۔

ڈاکٹر محمد تاثیر نے لمعہ کے نام مکتوبِ اقبال میں "استفادہ حاصل" "کر رہے ہیں" لکھے ہونے کی وجہ سے ان کی اصلیت پر شک کا اظہار کیا۔ عبدالواحد معینی اور

پروفیسر عبدالقوی دسنوی ان کے ہم خیال ہیں۔ پروفیسر دسنوی نے تو "استفادہ حاصل کرنے" کی بہت سی مثالیں پیش کی ہیں۔ اگر یہ مثالیں ملعہ کی تحریروں سے تلاش کی جائیں تو ان کے نقطہ نظر کی تائید کرتی ہیں۔ علامہ اقبال کے صاحبزادے جناب جاوید اقبال کے یہاں بھی ایسی مثالیں مل جاتی ہیں۔

تحریر فرماتے ہیں "جب جمال الدین افغانی کلکتہ گئے تو سید امیر علی، مولوی چراغ علی اور حسن عسکری جیسے مسلم نوجوانوں نے انھیں گھیر لیا اور ان سے استفادہ حاصل کیا۔" (زندہ رود۔ جاوید اقبال حصہ اول ص ۱۰۴) اس کی روشنی میں تو یہی کہا جائے گا کہ یہ ٹکڑا اقبال کے گھر کی زبان کا حصہ تھا۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ شیکسپیر اور اقبال جیسے عظیم فن کاروں نے قواعد کے حصار توڑے تھے۔ کتنے اہل زبان ہیں جو "آؤ" کی جگہ "آجاؤ" اور "زبانی" کی جگہ "منہ زبانی" استعمال کرتے ہیں۔

جناب افتخار امام نے صحیح لکھا کہ "محض ایک ٹکڑے کو بنیاد بنا کر بہت سے خطوط اور شواہد کو رد نہیں کیا جا سکتا" اور جناب سید مظفر حسین برنی نے ٹھیک ہی لکھا ہے کہ "ابھی تک اقبال سے منسوب کوئی تحریر سراسر جعلی ثابت نہیں ہو سکی ہے۔ (کلیات مکاتیب اقبال مرتبہ سید مظفر حسین برنی ۱۹۸۹ء ص ۵۱)

جلیل قدوائی نے سر راس مسعود کی ۱۹۳۴ء میں ریاست بھوپال میں ملازمت کے بارے میں ٹھیک فرمایا ہے کہ "تقرر بحیثیت وزیر مصارف و تعمیرات ریاست بھوپال یکم نومبر" (شعلہ مستعجل مرتبہ جلیل قدوائی ۱۹۸۲ء ص ۱۷)۔ اس کی تصدیق غیر معمولی جریدہ ریاست بھوپال مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۴ء سے ہو جاتی ہے۔ پروفیسر رفیع الدین ہاشمی، پروفیسر عبدالقوی دسنوی اور صہبا لکھنوی نے ان کا عہد وزیر تعلیم اور تاریخ تقرر نومبر ۳۴ لکھی تھی۔ راس مسعود نے ۱۹۱۶ء میں دیوان غالب، ۱۹۱۴ء میں انتخاب زریں، ۱۹۲۲ء میں خطوط سرسید ۱۹۲۳ء میں شائع کئے، جاپان کا تعلیمی نظام لکھا جو "روح جاپان" کے نام سے کتابچہ شائع ہوا۔ تعلیم کے میدان ہی میں "نصاب اردو" ۱۹۱۴ء میں شائع کیا جو ۱۹۳۴ء میں "مستند ادبی نمونے" کے نام سے دوبارہ شائع ہوا۔

سر راس مسعود اکادمی کی مطبوعات مرتبہ جلیل احمد قدوائی جیسے مجلہ یادگار مسعود، مرقع مسعود، مشرق تاباں، سفر جاپان (انگریزی) خیابان مسعود، شعلہ مستعجل

مطالعہ سعودیات میں بہت اہم ہیں۔ جناب شفق خواجہ کا مقالہ "جمیل قدوائی" (ہماری زبان ۱۵ر نومبر ۱۹۸۷ء) اس موضوع پر قیمتی مواد فراہم کرتا ہے۔

اقبال نے ریاض منزل بھوپال سے ۲۴ر جولائی ۱۹۳۵ء کو خواجہ صاحب کے نام ایک مکتوب ارسال کیا تھا۔ ان کے مکتوب الیہم میں کئی بزرگوں کے نام میں لفظ خواجہ شامل ہے اور یہ تصدیق نہیں ہو سکی ہے کہ کس فرد خاص کو یہ خط تحریر کیا گیا تھا۔

محمد عبدالجمیل بنگلوری (۱۸۹۷ء - ۱۹۴۸ء) ایم عبدالجمیل اور ایم۔ اے جمیل کے نام سے بھی مشہور تھے۔ اردو، فارسی اور انگریزی پر دسترس حاصل تھی۔ ان کے حالات زندگی جناب سید ظفر الاسلام ظفر نے تحریر فرمائے ہیں جو شاعر کے اقبال نمبر ۱۹۸۸ء میں شائع ہوئے ہیں۔

جمیل بنگلوری کے والد کا نام محمد عبدالرؤف تھا۔ جمیل ۲۱ر مئی ۱۸۹۷ء کو بنگلور میں پیدا ہوئے۔ "متحرک، فعال اور ملی کارکن تھے" طالب علمی کے زمانے سے کانگریس اور خلافت کمیٹی سے وابستہ تھے۔ ۱۹۲۱ء میں مسلم لیگ میں شامل ہو گئے۔ ۱۹۱۹ء میں مسلم لائبریری کے رکن نامزد ہوئے۔ اسی ادارے میں علامہ اقبال ۹ر جنوری ۱۹۲۹ء تشریف لائے۔ جب علامہ جنوب کے سفر پر تشریف لے گئے تو جمیل بنگلوری نے ۵ر جنوری ۱۹۲۹ء کو مدراس اسٹیشن پر استقبال کیا اور ۹ر جنوری ۱۹۲۹ء کو جمیل بنگلوری ایک فوٹو گروپ میں علامہ کے ساتھ ہیں۔ جمیل بنگلوری نے "اقبال کلب" بنگلور میں قائم کیا۔ ان کی اقبال کی سوانح عمری لکھنے کی خواہش تھی جو پوری نہ ہو سکی۔

اقبال نامہ حصہ دوم میں سات مکاتیب اقبال بنام جمیل بنگلوری شامل ہیں اور تمام مکاتیب انگریزی میں جس کی وجہ معلوم نہ ہو سکی۔ ظفر صاحب کے پاس جناب شیخ عطاء اللہ کی تمام مراسلت محفوظ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اقبال نامہ اول ۱۹۵۴ء میں شائع ہوا تھا۔

پروفیسر فضل شاہ گیلانی کے بارے میں "خطوط اقبال" میں پروفیسر رفیع الدین ہاشمی نے تحریر فرمایا ہے کہ "پروفیسر فضل شاہ گیلانی (جنھیں علامہ اقبال نے اپنے مکتوب میں مسٹر ایف۔ جیلانی لکھا ہے) لاہور کے باشندے تھے۔ ۱۹۲۲ء

ہیں لاہور سے عربی میں ایم۔ اے کیا۔ پہلے سورت کالج اور بعد ازاں میرٹھ کالج میں فارسی کے پروفیسر رہے۔ انھوں نے بعض دردمند مسلمانوں کے ساتھ مل کر شبّان المسلمین Muslim Young Men Association بنائی تھی۔ مخیّر حضرات کی اعانت سے یہ انجمن اسلام مشاہیر اسلام سے متعلق کتابچے شائع کر کے بعد از نماز جمعہ، مساجد میں تقسیم کروا تی تھی۔ انجمن نے ایک بار علامہ اقبال کا ایک معروف مضمون (شائع شدہ Islam and Ahmadism The Truth) کتابچے کی شکل میں چھاپا۔ گیلانی صاحب، انجمن کے صدر تھے۔ انھوں نے کتابچے کو علامہ موصوف کی خدمت میں بھی روانہ کیا۔ جواباً انھیں مندرجہ ذیل خط (مورخہ ۱۳ دسمبر ۳۶ء موصول ہوا) "خطوط اقبال۔ رفیع الدین ہاشمی، ۱۹۷۷ء ص ۲۶۸"۔ علامہ اقبال کے دو انگریزی خطوط بنام پروفیسر گیلانی سیارہ اکتوبر ۱۹۸۲ء میں اور شائع ہوئے ہیں۔ پہلا ۱۷ مارچ ۱۹۳۶ء اور دوسرا ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۶ء۔ اوّل الذکر پہلا مکتوب اقبال ہے جو شیش محل بھوپال سے تحریر کیا گیا تھا اور علامہ کے احمدیت سے متعلق مضمون کے بارے میں ہے۔

محمد عبدالرشید خاں (۱۸۸۰-۱۹۴۶ء) ولد کرنل عبدالمجید خاں (پٹیالہ) کی صاحبزادی امۃ الرشید راس مسعود کی دوسری بیوی تھیں۔ عبدالرشید، ہارون شروانی اور راس مسعود قریبی دوست تھے انھوں نے علی گڑھ اور انگلستان میں تعلیم حاصل کی تھی۔ بقول ہاشم محمد علی راس مسعود کی شملہ میں امۃ الرشید سے ملاقات ہوئی تھی بعد میں ۱۹۳۴ء میں راس مسعود سے ان کی شادی ہوگئی اور دو بچے ہوئے۔ پہلا بیٹا اور دوسری بیٹی۔ امۃ المسعود کو بچانے میں بیٹا پیدائش کے وقت ہی فوت ہوگیا۔ امۃ المسعود کی والدہ کی خواہش کے مطابق جسٹس عبدالرشید نے علامہ اقبال کو مکتوب ارسال کیا تھا جس کا جواب علامہ اقبال نے دیا مگر اس پر تاریخ درج نہیں۔ صابر کلوروی نے "اشاریہ مکاتیب اقبال" میں اس مکتوب کا ممکنہ مہینہ اگست، ستمبر ۱۹۳۵ء تحریر کیا ہے (ص ۱۵۵)

جناب جلیل قدوائی نے "ماسٹر مسعود خطوط" کے نام سے خطوط کا مجموعہ ترتیب دیا ہے۔ اس میں راس مسعود کے نام ۱۹۳۵ء کا ماسٹر کے ایک مکتوب میں ایک جملے کا

نکر دیا ہے "اور مجھے لیڈی مسعود کے لیے دکھ ہے ....." ص (۸۸)

تفصیلات میں رزبیکی کی تاریخ ۵ار جون ۱۹۳۵ء لکھی ہے۔ اس لیے علامہ کا مکتوب ۲۵ر جون ۱۹۳۵ء کے بعد یعنی جولائی اگست کے مہینے میں تحریر کردہ ہو سکتا ہے۔ جسٹس عبدالرشید ریاست اندور میں وزیر داخلہ اور مالیات تھے۔ راس مسعود کے انتقال کے بعد امتہ المسعود نے بھوپال ہی میں عدت پوری کی تھی۔ بعد میں ان کی شادی نواب چھتاری کے صاحبزادے سعید سے ہو گئی تھی۔

اقبال نامے کی اشاعت میں ڈاکٹر عابد رضا بیدار، پروفیسر ظل الرحمن، جناب مظفر حسین برنی، جناب مشفق خواجہ، پروفیسر رفیع الدین ہاشمی، جناب عبداللطیف اعظمی اور قاضی سید حامد علی نے تعاون فرمایا ہے جس کے لیے میں ان حضرات کا شکر گزار ہوں۔

"اقبال اور مسعود" کا ایک باب خطوط اقبال سے متعلق تھا۔ پریس کے لیے کاپیاں تیار ہو چکی تھیں مگر بعض وجوہ سے اس کی اشاعت ممکن نہ ہو سکی تو کاپیوں میں سے مکاتیب علاحدہ کیے گئے اور ان کو از سر نو یکجا کیا گیا جس کی وجہ سے اقبال نامے کے متن میں بعض کمیاں راہ پا گئیں۔ اردو اکادمیوں کے قیام کے بعد طباعت و اشاعت کے مسائل اور بھی الجھ گئے ہیں۔ پروفیسر گیان چند اقبال سے متعلق ایک کتاب کی اشاعت کے لیے بہت پریشان رہے۔ نو دس برسوں کے انتظار کے بعد بھی خطوط اقبال کا یہ مجموعہ اقبال کے شایانِ شان نہیں۔ زندگی نے ساتھ دیا تو اس کا اگلا ایڈیشن ان کمیوں کو دور کر دے گا۔

اخلاق اثر

۲۵ر اپریل ۱۹۹۰ء

اقبال کو ریاست بھوپال سے وظیفے کے نواب حمید اللہ خاں کے زبانی احکامات اصل بخط سر راس مسعود۔

Give him 500 a month write book in 2 years from 1st June 1935 from H.H's own pocket as duty to Islam in spite of financial stringency.

Give him 500 a month write book in 2 years from 1st June 1935 from H.H's own pocket as duty to Islam in spite of financial stringency.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

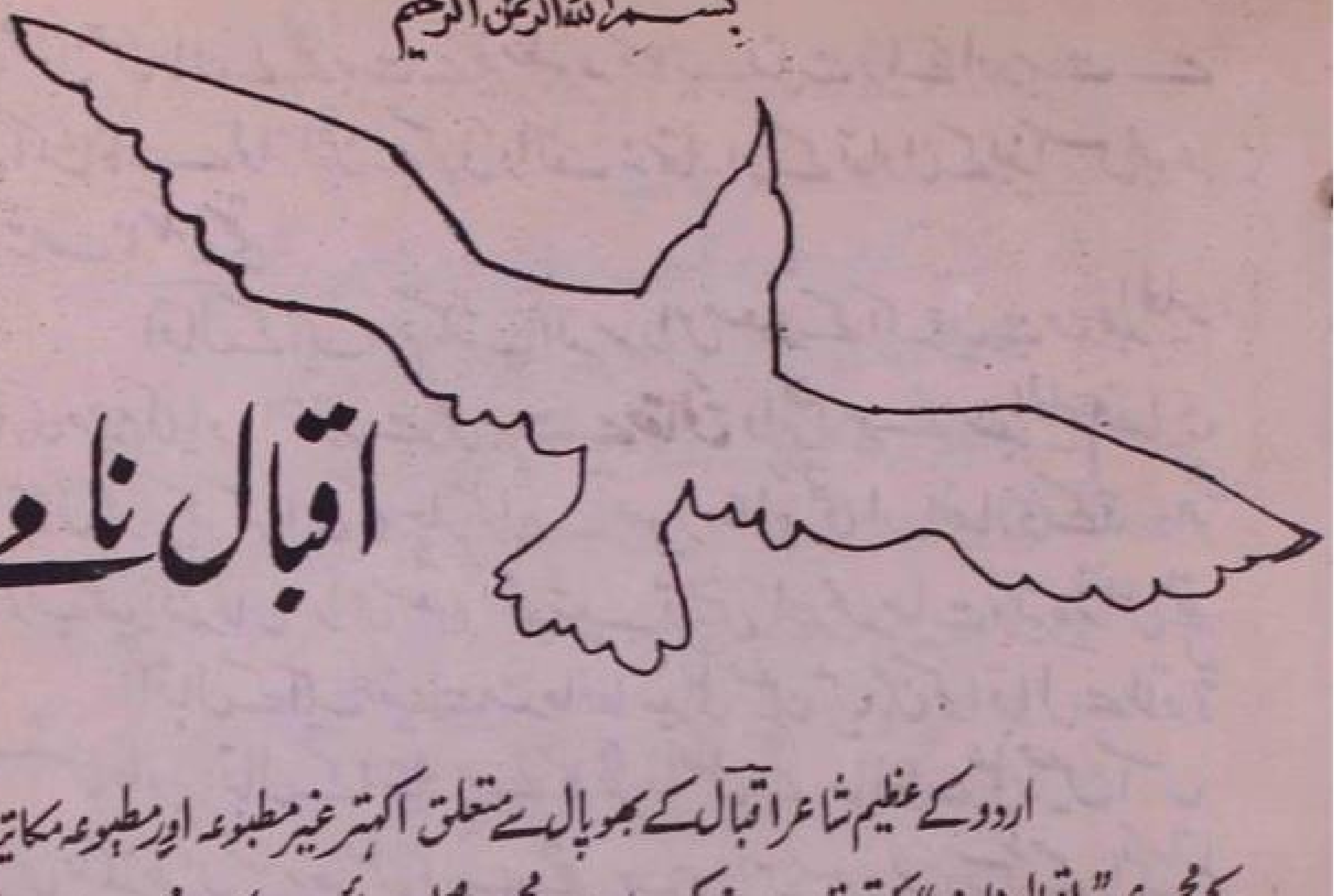

اقبال نامے

اردو کے عظیم شاعر اقبال کے بھوپال سے متعلق اکثر غیر مطبوعہ اور مطبوعہ مکاتیب کے مجموعے "اقبال نامے" کو ترتیب دینے کی سعادت مجھے حاصل ہوئی ہے۔ اس مجموعہ میں وہ تمام دستیاب مکاتیب شامل ہیں جو علامہ اقبال نے لاہور سے بھوپال میں موجود یا بھوپال سے بھوپال میں موجود اور بھوپال سے باہر موجود اپنے دوستوں اور عقیدت مندوں کو تحریر کیے تھے۔ اقبال نامہ مرتبہ شیخ عطاء اللہ (حصہ اول ۱۹۴۵ء، حصہ دوم ۱۹۵۱ء) "خطوط اقبال" مرتبہ رفیع الدین ہاشمی (۱۹۷۷ء) تک اقبالیات سے متعلق بہت سے موضوعات اور مسائل زیر بحث رہنے کے باوجود پیچ در پیچ ہوتے گئے۔ مجھے امید ہے کہ "اقبال نامے" کی اشاعت سے اقبالیات میں اہم اضافہ ہوگا اور بہت سے موضوعات اور مسائل پر فکر کی راہیں روشن ہوں گی۔

شیخ عطاء اللہ نے "اقبال نامہ" کی ترتیب کے وقت اقبال کے مکتوب الیہم یا ان سے متعلق عزیزوں اور عقیدت مندوں سے ملاقاتیں کیں اور ان سے اقبال کے مکاتیب حاصل کیے۔ میں نے بھی شیخ عطاء اللہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ان ہی کے ایک ماخذ جناب ممنون حسن خاں صاحب سے رجوع کیا جو اس وقت دنیا کے ان تین خوش نصیبوں میں سے ایک ہیں جنکو اقبال اور اقبال کے بہت سے مکتوب الیہم سے خصوصی روابط کا اعزاز حاصل ہے۔ چنانچہ میں نے معیاری، معتبر اور مستند مواد کی فراہمی کے لیے ہر ممکن کوشش کی ہے۔

محترم ممنون حسن خان نے مجھے بہت سے غیر مطبوعہ مکاتیب عنایت فرمائے اور بہت سے ایسے انکشافات سے نوازا جن سے کوئی واقف نہ تھا۔ ان کے تعاون کے بغیر اس مجموعہ کی اشاعت ناممکن تھی۔

اقبال کے ایک اہم مکتوب الیہ سر راس مسعود کے ایک عقیدت مند عبدالحلیم انصاری مرحوم کی یادداشتوں سے بھی بہت سے حقائق واضح ہوئے۔ عبدالحلیم انصاری نے اقبال کو دیکھ کر ان کی چارکول سے تصویر بنائی تھی اور انصاری کے قدردانوں میں نواب حمیداللہ خاں، راس مسعود، محمد شعیب قریشی، اور محمد حیات وغیرہ شامل تھے۔

اقبال کے ایک عقیدت مند حافظ سید علی حسین ہیں جن کو اقبال سے ملاقات اور جسٹس جاوید اقبال کے استاد ہونے کا فخر حاصل ہے۔ حافظ سید علی حسین اس زمانہ میں علیگڈھ میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ جب سر راس مسعود یونیورسٹی کے وائس چانسلر تھے امۃ الرشید یونیورسٹی کی تجربہ گاہ میں تحقیق کیا کرتی تھیں اور سر راس مسعود کے دولت کدہ پر مقیم رہتی تھیں۔ اسی زمانہ میں سر راس مسعود امۃ الرشید کے تعلقات زیر بحث آئے تو ——— سر راس مسعود نے یونیورسٹی کے اسٹریچی ہال میں زبردست تقریر کی تھی۔ جب امۃ الرشید کی شادی سر راس مسعود سے ہوگئی تو وہ لیڈی امۃ المسعود کے نام سے مشہور ہوئیں۔ بھوپال میں قیام کے دوران حافظ سید علی حسین کی سر راس مسعود اور لیڈی سر راس مسعود سے ملاقاتیں میرے لیے بہت مفید ثابت ہوئیں، بہت سی نئی تفصیلات میسر ہوئیں۔

اقبال کے ایک اور عقیدت مند اقبال حسین خاں مرحوم کو اقبال سے ملاقات کرنے اور اپنی غزل پر اصلاح لینے کا اعزاز حاصل تھا۔ وہ شاہ اسدالرحمٰن قدسی کے مرید تھے۔ انھوں نے اقبال اور اقبال کے مکتوب الیہم کے بارے میں اہم انکشافات فرمائے تھے۔ چنانچہ "اقبال نامے" کی اشاعت سے اقبالیات میں درج ذیل اضافہ ہوا ہے۔

(۱) اقبال کے غیر مطبوعہ مکتوب مورخہ ۱۱ر جون ۱۹۳۰ء (انگریزی) بنام محمد شعیب قریشی جس سے اقبال کے قرأت قرآن کے بارے میں فکر انگیز

اور الو کے تاثرات معلوم ہوتے ہیں۔ محمد شعیب قریشی کے نام اقبال کا یہ پہلا دستیاب مکتوب ہے۔

(۲) اقبال کے غیر مطبوعہ مکتوب بنام سر راس مسعود (انگریزی) مورخہ ۱۲ر مئی ۱۹۳۵ء سے پہلی بار یہ انکشاف ہوتا ہے کہ خود اقبال نواب حمید اللہ خاں سے وظیفے کو حاصل کرنے کے خواہش مند تھے۔ ناامید ہونے کی صورت میں کسی اور ذریعے سے مالی امداد حاصل کرنے کے لیے سوچنے لگے تھے۔

(۳) مکتوب اقبال بنام سر راس مسعود (انگریزی) مورخہ ۱۳ر مئی ۱۹۳۵ء جو ۱۲ر مئی ۱۹۳۵ء کے مکتوب کے تسلسل میں لکھا گیا ہے۔ اس مکتوب کا معیاری، مکمل اور مستند متن پہلی بار شائع ہو رہا ہے۔ اقبال نامہ مرتبہ شیخ عطاء اللہ اور "اقبال اور بھوپال" از صہبا لکھنوی" میں اس مکتوب کی تاریخ ۳۰ر مئی ۱۹۳۵ء درج ہے اور نامکمل مکتوب شائع ہوا ہے۔ اس مکتوب کے مکمل متن سے یہ اہم بات واضح ہوتی ہے کہ اقبال سادہ زندگی اور محدود ضروریات کے عادی ہو گئے تھے۔ وہ اپنی زندگی سے ناامید تھے اور تھوڑی سی پینشن کے لیے آمادہ ہو گئے تھے۔

(۴) غیر مطبوعہ مکتوب اقبال بنام سر راس مسعود (انگریزی) مورخہ ۳۰ر مئی ۱۹۳۵ء اقبال کی وظیفے کی منظوری کے لیے بیقراری اور بچوں کی پرورش کے مسئلہ کی سنگینی کا آئینہ دار ہے۔

(۵) مکتوبات اقبال بنام سر راس مسعود مورخہ ۳۰ر مئی اور ۱۵ر جون ۳۵ء کے مستند متن پہلی بار شائع ہوئے ہیں۔ ان خطوط کو نقل کرتے وقت نہ تو اقبال کے املے کا خیال رکھا گیا تھا اور نہ ہی جملے میں ترتیب الفاظ کی پابندی پر توجہ دی گئی تھی۔

(۶) غیر مطبوعہ مکتوب اقبال بنام سر راس مسعود (اردو) مورخہ ۳ر جون ۱۹۳۷ء اقبال نے جاوید اقبال کے ماموں خواجہ عبدالغنی کے انتقال کی اطلاع دی تھی۔ اس مکتوب سے اقبال اور ان کے عزیزوں

کے درمیان تعلقات کی نوعیت واضح ہوتی ہے۔ اقبال کے مطبوعہ مکتوب مورخہ ۸ر جون ۱۹۳۷ء کا ایک جملہ "عبدالمغنی بیچارے کی بابت میں تم کو اطلاع دے چکا ہوں" اسی مکتوب کے بارے میں ہے۔

(۷) مکتوب اقبال بنام سر راس مسعود (اردو) مورخہ ۸ر جون ۱۹۳۷ء کا معیاری متن پہلی بار اس مجموعہ میں موجود ہے۔ یہ مکتوب "اقبال نامہ" اور "اقبال اور بھوپال" میں جملوں میں الفاظ کی غلط ترتیب کے ساتھ شائع ہو چکا ہے۔

(۸) مکتوب اقبال بنام سر راس مسعود (اردو) مورخہ ۱۰ر جون ۱۹۳۷ء کا معیاری، مکمل اور مستند متن اس مجموعہ کے ذریعہ سے پہلی بار سامنے آرہا ہے جس سے اقبال اور ان کے بڑے بھتیجے شیخ اعجاز احمد کے "صالح" ہونے، قادیانی عقیدہ رکھنے کی وجہ سے کسی مسلمان کا ولی نہ ہو سکنے کے بارے میں اقبال کے افکار معلوم ہوتے ہیں۔ اسی مکتوب کے ذریعہ سے سر راس مسعود کو شیخ اعجاز احمد کی جگہ ولی بنانے کے راز پر سے پردہ اٹھتا ہے اور مکتوب اقبال میں حذف و اضافہ کا اہم ثبوت فراہم ہو جاتا ہے۔

(۹) بیگم صاحبہ بھوپال کو "ضرب کلیم" اور "بال جبریل" اور نواب زادہ رشید الظفر کو "مثنوی پس چہ باید کرد اے اقوام شرق" کے پیش کردہ نسخوں پر درج اقبال کی تحریریں پہلی بار مجموعۂ مکاتیب میں شامل ہو رہی ہیں۔

(۱۰) اقبال کے غیر مطبوعہ مکاتیب کی اشاعت سے حیات اقبال کی بعض اہم تاریخیں فراہم ہوتی ہیں۔ نواب حمید اللہ خاں کی طرف سے اقبال کو دیئے جانے والے وظیفہ کے احکامات کی صحیح تاریخ ۲۶ر مئی ۱۹۳۵ء کا علم ہوتا ہے۔

(۱۱) اقبال اور سر راس مسعود کے درمیان مراسلت، اقبال کے نام وظیفے

کی منظوری کی تہنیت کا تار (انگریزی) مورخہ ۲۶ رمئی ۱۹۳۵ء نمبر (پی ۵۸)
مکتوب سر راس مسعود بنام اقبال (انگریزی) مورخہ ۲۷ رمئی ۱۹۳۵ء
(نمبر پی ۶۰) مکتوب سر راس مسعود بنام اقبال (انگریزی) مورخہ ۱۸ رجون
۱۹۳۵ء سے اقبال کے وظیفے کی منظوری کا پورا پس منظر واضح ہو جاتا ہے۔
"ضرب کلیم" کا انتساب اور نواب حمید اللہ خاں کی شان میں لکھے
اقبال کے اشعار کی حقیقت بھی واضح ہو جاتی ہے۔

(۱۲) اس مجموعے کے ذریعہ سے یہ حقیقت پہلی بار واضح ہوتی ہے کہ راس مسعود کی بیٹی کا نام " نادرہ مسعود" اقبال نے نہیں ــــ بلکہ مولوی عبدالرزاق البرامکہ نے رکھا تھا۔ سر راس مسعود' ان کی ازدواجی زندگی اور ان کے انتقال سے متعلق معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

(۱۳) تمام غیر مطبوعہ مکاتیب' مندرجات اور نئی تحقیق سے جناب ممنون حسن خاں کی اہمیت پر روشنی پڑتی ہے۔ اقبال کے دوسرے مکتوب الیہ شاہ اسد الرحمٰن قدسی اور عقیدت مندوں جیسے حافظ سید علی حسین اقبال حسین خاں مرحوم اور عبد الحلیم انصاری مرحوم کے بارے میں نئی معلومات فراہم ہوتی ہیں۔

اس مجموعہ مکاتیب کی ترتیب میں اقبال حسین خاں مرحوم' عبد الحلیم انصاری مرحوم جناب سید علی حسین صاحب کے علاوہ " اقبال نامہ " (جلد اول) مُرتبہ شیخ عطا اللہ اور " اقبال اور بھوپال" از صہبا لکھنوی اور " خطوط اقبال " مرتبہ رفیع الدین ہاشمی سے بھی میں نے استفادہ کیا ہے۔

اقبال کے غیر مطبوعہ و مطبوعہ مکاتیب (انگریزی) کا زبان وخیال کی صحت کے ساتھ ترجمہ میرے لیے مشکل اور صبر آزما کام تھا۔ جس میں استاذی ڈاکٹر ابو محمد سحر صاحب نے میری بڑی دستگیری فرمائی اور مفید مشوروں سے نوازا ان کی توجہ' مہربانی اور عنایت میری لیے کسی بڑے اعزاز سے کم نہیں ہے

اعتراف ہے کہ میں ان الفاظ سے محروم ہوں جن سے ان کے شکریہ کا حق ادا کر سکوں۔

استادی پروفیسر گیان چند نے ہمیشہ میری ادبی کاوشوں کو سراہا اور حوصلہ افزائی فرمائی جس سے تحقیقی و تنقیدی کاموں کی دشوار گزار اور سخت منزلیں خوشگوار ہو گئیں۔

عزیز گرامی شکیل اعجاز نے غیر مطبوعہ مکاتیبِ اقبال کی کتابت اور طباعت کا بحسن و خوبی انتظام کیا۔ مجموعۂ مکاتیب کے سرورق، پس منظر کی تصاویر اور تزئین میں پوری دلچسپی لی۔ ان کے عملی تعاون کے بغیر "اقبال نامے" کی طباعت و اشاعت کا کام بہتر طریقہ سے ممکن نہ تھا۔ اسی کام کی وجہ سے عزیزم شیخ رحمان اکولوی کی بھی مصروفیات بھی متاثر ہوئیں۔ رفیقانِ گرامی جناب غنی اعجاز صاحب، جناب مختار شمیم صاحب اور جناب باسط خاں صاحب نے مفید مشورے عنایت کیے۔ خوشنویس جناب سہیل احمد خاں کیمسٹ کارنجوی نے غیر مطبوعہ خطوط اقبال کی کتابت جس والہانہ محبت و عقیدت سے کی ہے، اس سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔

میرے بیٹوں طارق اخلاق، خالد اخلاق، ناصر اخلاق اور یوسف اخلاق نے قیام گاہ پر ہورہی کتابت کے وقت اور طبع شدہ مواد کو دیکھ کر بڑی خوشیاں منائیں۔ جن سے مجھے اپنی زندگی میں بڑے پُر کیف و پُرمسرت لمحات میسر آئے ہیں۔

اقبال کے ایک نیاز مند اور بھوپال میں اردو صحافت کی آبرو حکیم سید قمرالحسن مرحوم کو اس مجموعہ کی جلد اشاعت کی آرزو تھی۔ برادرم سید پرویز الحسن نے اپنے شفیق والد حکیم سید قمرالحسن مرحوم کے اچانک انتقال کے صدمے کو مومنانہ شان سے برداشت کیا اور اس مجموعہ کی حیرت انگیز طریقہ سے جلد طباعت کا انتظام کیا۔ میں اپنے ان بزرگوں، رفیقوں اور عزیزوں کے تعاون سے یہ تحقیقی کام کر سکا ہوں اور سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اخلاق اثر

۲۱ر دسمبر ۱۹۸۱ء

(حال وارد)
گورنمنٹ ریسٹ ہاؤس
اکولہ

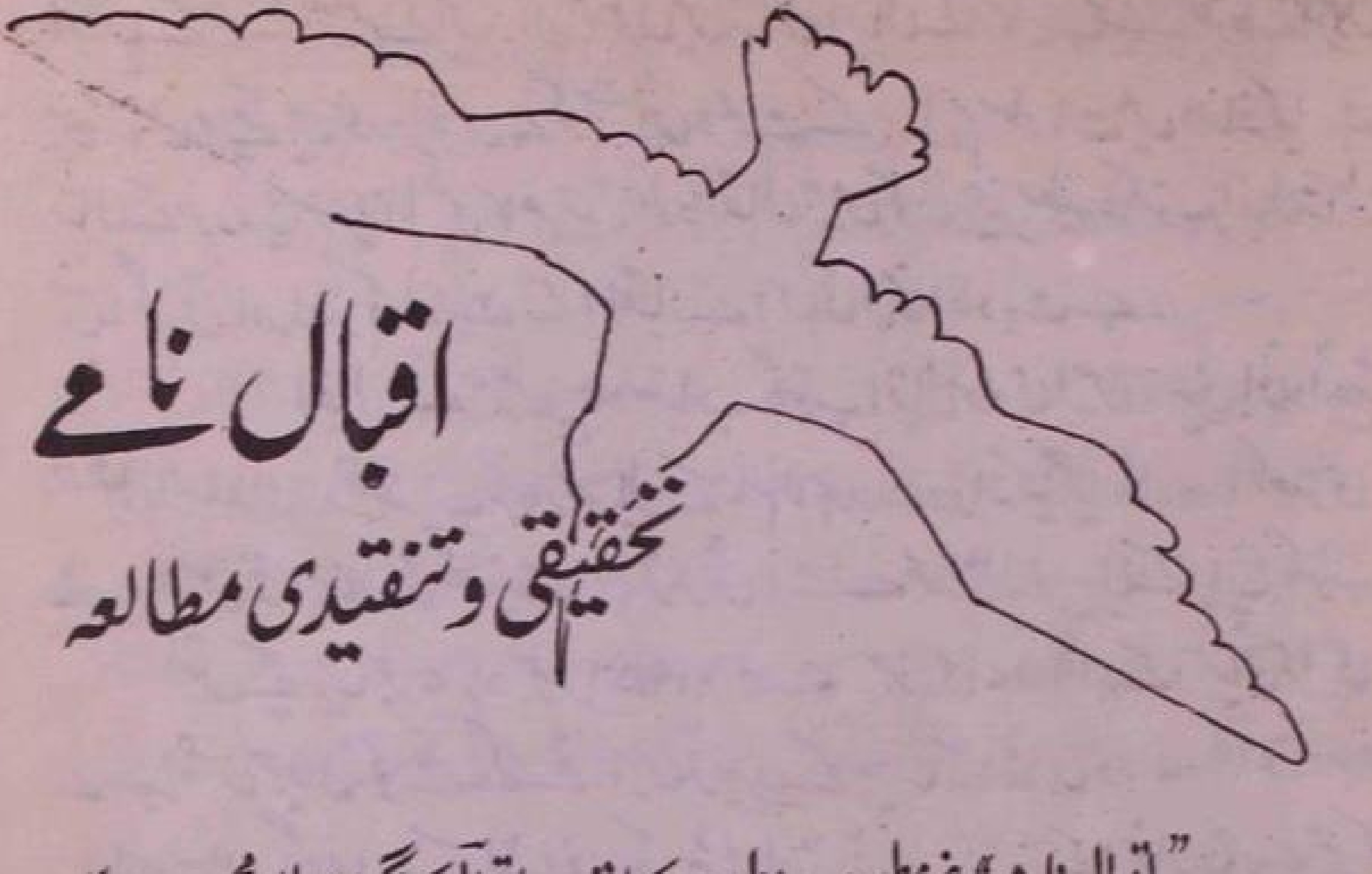

اقبال نامے

تحقیقی و تنقیدی مطالعہ

"اقبال نامے" غیر مطبوعہ و مطبوعہ مکاتیب اقبالؔ کا گیارہواں مجموعہ ہے اس مجموعے سے قبل "اقبال" مرتبہ ڈاکٹر محی الدین قادری زور (۱۹۴۲ء) "اقبال کے خطوط جناح کے نام" (انگریزی میں، ۱۹۴۲ء) اقبال نامہ" مرتبہ شیخ عطااللہ (حصہ اول ۱۹۴۵ء حصہ دوم ۱۹۵۱ء)، "مکاتیب اقبال بنام محمد نیاز الدین خاں مرحوم" مرتبہ بزم اقبال (۱۹۵۴ء) "مکتوبات اقبال بنام نذیر نیازی" مرتبہ نذیر نیازی (۱۹۵۷ء) "مکاتیب اقبال" بنام گرامی مرتبہ محمد عبداللہ قریشی (۱۹۶۹ء) "اقبال اور عبدالحق" مرتبہ ڈاکٹر ممتاز حسن (۱۹۷۳ء) "خطوط اقبال بنام عطیہ فیضی" (ترجمہ منظر عباس نقوی (۱۹۷۴ء) "اقبال کے خطوط جناح کے نام" ترجمہ عبدالرحمٰن سعید اور "خطوط اقبال" مرتبہ رفیع الدین ہاشمی (۱۹۷۶ء) ہندوستانی ایڈیشن (۱۹۷۷ء) شائع ہو چکے ہیں۔

"اقبال" از عطیہ فیضی (۱۹۵۶ء انگریزی میں) اردو ترجمہ ضیاء الدین احمد برنی (۱۹۶۹ء) دوسرا اردو ترجمہ عبدالعزیز خالد "انوار اقبال" مرتبہ بشیر احمد ڈار (۱۹۶۷ء) "لیٹرز اینڈ رائیٹنگز آف اقبال" مطبوعہ اقبال اکیڈمی کراچی (۱۹۶۷ء) جیسی کتابوں میں ڈائری، تقاریر، مضامین اور کلام بھی شامل کیا گیا ہے۔ اس لیے ان کتابوں کو مجموعہ مکاتیب میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔ "شاد اقبال" "اقبال کے خطوط جناح کے نام" "خطوط اقبال بنام عطیہ فیضی" "اقبال و عبدالحق کے خطوط" اور "خطوط اقبال" مکاتیب

اقبال کے مجموعے تسلیم کیے ہیں۔ ان مجموعوں میں شامل اقبال کے مکاتیب مختلف خطوط کے مجموعوں میں شامل ہو چکے ہیں اور مرتبین نے کوشش و محنت کے بعد اہم معلومات میں اضافہ کیا ہے مثال کے طور رفیع الدین ہاشمی کا مرتبہ "خطوط اقبال" میں کوئی غیر مطبوعہ مکتوب اقبال شامل نہیں مگر متن اور ماخذ کی اہمیت کے اعتبار سے اس کی اپنی افادیت ہے۔

"اقبال نامے" میں پہلا دستیاب مکتوب اقبال مولوی امین زبیری بانی و ایڈیٹر "ظلِ السلطان" وظیفہ یاب سرکار بھوپال کے نام لاہور سے روانہ کیا گیا تھا۔ صہبا لکھنوی نے سید انیس شاہ جیلانی کی تصنیف "نوازش نامے" سے محمد امین زبیری کے پانچ مکتوب نقل کیے ہیں جو ۷ دسمبر ۱۹۵۶ء اور ۷ جنوری ۱۹۵۷ء کے درمیان کراچی سے سید انیس جیلانی کو لکھے گئے تھے۔ امین زبیری کے بیان کے مطابق وہ ۱۹۰۷ء تا ۱۹۳۱ء سلطان جہاں بیگم صاحبہ کے لٹریری سکریٹری اور "بڑے دفتر" کے انچارج رہے جس کا تعلق مصنفین وغیرہ سے تھا۔ ۷ دسمبر ۱۹۵۶ء کے خطوط میں انھوں نے اپنی عمر ۸۶ سال میں ایک مہینہ کم لکھی تھی اور کراچی مہر ڈاک خانہ بتاریخ ۱۴ دسمبر ۱۹۵۶ء کے مکتوب میں ۸۶ برس لکھی تھی۔ امین زبیری نے اپنی تالیف خطوطِ شبلی کے بارے میں لکھا ہے کہ "خطوطِ شبلی سے اغلباً کتاب شبلی کی رنگین زندگی مراد ہے" انھوں نے "خدوخال اقبال" بھی تحریر فرمائی تھی جو سید انیس شاہ جیلانی، ان کے والد محترم، سید انیس احمد جعفری اور جوش ملیح آبادی اور مولوی عبدالحق کی نظروں سے گزر چکی تھی۔ یہ پہلی کتاب تھی جو اقبال شکنی کے لیے لکھی گئی تھی۔ اس کتاب کے بارے میں محمد امین زبیری رقمطراز ہیں کہ "آپ ذکر شبلی ملاحظہ فرمائیے جو حیات شبلی پر تنقید ہے۔ اس سے اصل حالت معلوم ہوتی ہے کہ کیسی تدلیس و تلبیس ہے۔ یہی حالت علامہ اقبال کی سوانح عمریوں کی ہے۔ میں نے ان پر تنقید لکھی ہے۔ خدوخال اقبال تاریخی نام ہے۔ لیکن اپنی ضعیف العمری کی وجہ سے نظر ثانی نہیں کر سکا۔"[۱] دوسری جگہ تحریر فرمایا کہ "خدوخال اقبال" ۱۳۷۵ھ تجویز کیا ہے۔ کتاب مطبوعہ کے ۲۰۰ صفحات ہو جائیں گے۔[۲] ۳ جنوری ۱۹۵۷ء

۱-۲ اقبال اور بھوپال از صہبا لکھنوی۔ مطبوعہ اقبال اکادمی پاکستان، کراچی۔ طبع اول اپریل ۱۹۷۳ء صفحہ ۲۷۹ — ۲۸۰

کے مکتوب میں لکھا کہ "میری کتاب دراصل ان کی سوانح عمریوں کی تنقید ہے۔ واقعات اور انہی کے خطوط ہے"[1] امین زبیری نے اپنی تصنیف "خدوخال اقبال" کے چند عنوان مجملاً تحریر فرمائے تھے جو درج ذیل ہیں۔ "تمہید۔ شاعری کی تعریف۔ سیرت نگاروں پر تنقید نقوش سیرت۔ ابتدائی حالات، متاہل زندگی۔ اقتباس خطوط بنام عطیہ بیگم غیر ملکی لباس سے نفرت۔ شان فخر و غیور۔ ایک نیشنل فنڈ۔ بلند ارادے۔ عملی زندگی، خطاب جنگ عظیم کے متعلق نظمیں۔ علی گڑھ تحریک۔ مدحت طرازی۔ خالص تعلقات۔ اقبال اور وزیر اعظم سر کشن پرشاد۔ نظام سے ملاقات۔ شاہانِ افغانستان سے خالص تعلق سر راس مسعود سے درخواستیں اور وظیفہ۔ بھوپال۔ سیاسیات۔ عام سیاسی مصروفیات تصور پاکستان تاریخی منظر۔ چودھری رحمت علی کے ایک رفیق کا بیان۔ چند تعجبات انتقال"۔[2]

چند عنوانات درج کرنے کے بعد امین زبیری نے تحریر فرمایا تھا کہ "یہ فہرست بہت مجمل ہے۔ تاہم نصف اندازہ ہوتا ہے"[3] صہبا لکھنوی کو امین زبیری سے ایک مضمون "تصور پاکستان" موصول ہوا تھا جو بقول ان کے کہیں گم ہو گیا وہ مضمون دراصل امین زبیری کی تصنیف "خدوخال اقبال" کا ایک حصہ معلوم ہوتا ہے اور ان کے مرسلہ عنوانات میں شامل ہے۔

اقبال اور امین زبیری کے درمیان خط و کتابت کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اقبال کا امین زبیری کے نام مکتوب سب سے پہلے "اقبال نامہ" جلد اول میں شائع ہوا تھا اس خط کے پس منظر کے بارے میں قمر الحسن مرحوم نے فرمایا تھا کہ سلطان جہاں بیگم علی گڑھ یونیورسٹی کی چانسلر تھیں۔ انھوں نے خواتین کی تعلیم و ترقی کے لیے نمایاں کوششیں کیں۔ خواتین کے مسائل اور ان کی دلچسپی کے موضوعات پر کتابیں لکھوائیں۔ "الحجاب" اور "ظل سلطان" میں مسائل نسواں پر مضامین لکھوائے خواتین کے کلب قائم کیے گئے۔

۱۹۱۷ء میں خواتین کی آزادی اور ان کی حدود کے بارے

---

[1] اقبال اور بھوپال از صہبا لکھنوی۔ مطبوعہ اقبال اکادمی پاکستان، کراچی طبع اول اپریل ۱۹۷۳ء ص ۲۸۱

[2] اقبال اور بھوپال از صہبا لکھنوی، مطبوعہ اقبال اکادمی پاکستان، کراچی طبع اول اپریل ۱۹۷۳ء ص ۲۸۱

[3] اقبال اور بھوپال از صہبا لکھنوی، مطبوعہ اقبال اکادمی پاکستان، کراچی طبع اول اپریل ۱۹۷۳ء ص ۲۸۱

میں مباحث چھڑے تھے جن کے بارے میں ایمن زبیری نے اقبال کی رائے معلوم کی تھی اور اقبال نے اس موضوع پر سفرجیٹ عورتوں کی تحریروں، کسی خاتون کی تصنیف "رائٹ آف ویمن" جان سٹورٹ مل کے ایک مضمون کا ذکر کیا تھا مگر اقبال کے نزدیک اس بحث پر "سب سے بہتر کتاب قرآن کریم" تھی۔

اقبال کے دوسرے مکتوب الیہ ناصر الدین اسد الرحمٰن قدسی ولد حبیب الرحمٰن ۱۸۹۱ء میں بھوپال میں پیدا ہوئے۔ بھوپال میں ان کا مقام "ثمرستان قدسی" کے نام سے مشہور تھا۔ اسی کے پاس ایک خوبصورت مسجد قائم ہے۔ حضرت قدسی نے ہندوستان سے ۱۹۴۹ء میں ہجرت کی اور بھون ضلع جہلم (پاکستان) میں قیام کیا۔ بھوپال میں حضرت قدسی کے ایک شاگرد اقبال حسین خان کا بیان تھا کہ حضرت قدسی نے ان کو وہ جلوے دکھائے تھے کہ ان کے جانے کے بعد کوئی 'بزرگ' بزرگ معلوم نہیں ہوتا تھا۔ شاہ صاحب کی اقبال سے خط و کتابت تھی جس میں سے صرف ایک خط محفوظ رہ گیا جو ۲۴ ستمبر کو لاہور سے لکھا گیا تھا۔ جہاں تک زیر نظر مکتوب کا تعلق ہے وہ غیر جذباتی انداز میں لکھا گیا تھا اور اس مکتوب سے اقبال اور شاہ قدسی یا اقبال اور گل حسن شاہ صاحب کے درمیان کسی قسم کا قریبی ربط ظاہر نہیں ہوتا۔ گل حسن شاہ صاحب کا میرٹھ سے تعلق تھا۔ اقبال کے تیسرے مکتوب الیہ محمد شعیب قریشی ہیں جو مولانا محمد علی جوہر کے داماد اور نواب حمید اللہ خاں کے پرائیوٹ سکریٹری تھے۔ وہ مشیر المہام روبکاری خاص اور ہوم ممبر ریاست جیسے عہدوں پر بھی فائز رہے۔ بھوپال آنے سے قبل محمد شعیب قریشی انڈین نیشنل کانگریس کے سکریٹری تھے۔ انھوں نے "ینگ انڈیا" اور "بامبے کرانیکل" کی ادارت کے فرائض بھی انجام دیے۔ گاندھی جی کی غیر موجودگی میں آشرم کی نگرانی بھی کرتے تھے۔ دستور ساز کمیٹی کے رکن تھے اور مسلمانوں کے لیے تحفظات چاہتے تھے۔ جب اپنے مقصد میں ناکام رہے تو انھوں نے اختلافی نوٹ لگایا تھا۔ بعد میں شعیب قریشی خلافت تحریک سے متاثر ہوئے اور طبی وفد کے ساتھ ترکی کے دورہ پر تشریف لے گئے تھے۔

اقبال اور محمد شعیب قریشی کی ملاقاتیں ہوتی تھیں اور دونوں کے درمیان مراسلت کے شواہد بھی موجود ہیں۔ مکاتیب اقبال میں محمد شعیب قریشی کا جابجا تذکرہ ملتا ہے۔ اقبال نے ۲ جنوری ۱۹۳۵ء کے خط میں قاضی تلمذ حسین کو لکھا کہ وہ اپنی "مراۃ المثنوی"

"شعیب صاحب قریشی منسٹر بھوپال کی خدمت میں" روانہ کریں۔ اقبال نے ۲ر مئی ۱۹۳۵ء کے خط میں سر راس مسعود کو نواب حمید اللہ خاں کے علیگڈھ یونیورسٹی کے چانسلر کے عہدہ سے استعفیٰ کے بارے میں یہ بھی لکھا کہ "لیکن شعیب صاحب نے مجھے لکھا تھا کہ اس کا کوئی امکان نہیں۔" ۲۴ر جنوری ۱۹۳۵ء کے خط بنام سر راس مسعود کو تحریر فرمایا کہ "شعیب صاحب کو اپنے آنے کی اطلاع دیدوں گا۔" اقبال نے "ضرب کلیم" کی جو آٹھ خصوصی جلدیں بھوپال روانہ کی تھیں ان میں سے ایک شعیب قریشی کے لیے تھی۔ یکم اگست ۱۹۳۶ء کے خط بنام سر راس مسعود میں تحریر ہے کہ "شعیب صاحب کے لیے علیحدہ پارسل" ارسال کی گئی ہے اقبال نے لیڈی امۃ المسعود کے نام اپنے خط مورخہ ۲۷ر فروری ۱۹۳۶ء میں اپنی آمد کی تاریخ تحریر کرنے کے ساتھ گزارش کی کہ "مہربانی کر کے شعیب صاحب کو مطلع کر دیجیے گا۔" ۴ر ستمبر ۱۹۳۷ء کے مکتوب بنام ممنون حسن خاں میں "شعیب صاحب کی خدمت میں سلام" کہنے کی ہدایت موجود ہے۔ ممنون حسن خاں ہی کے نام ۲ر اکتوبر ۱۹۳۷ء کے خط میں ریاست بھوپال میں اسلامی فیملی لا کے متعلق علماء سے مشورہ کے بعد وضع کیے گئے ایک "این ایکٹ مینٹ" روانہ کرنے کی فرمائش کی اور مشورہ دیا کہ "آپ کو معلوم نہیں تو شعیب صاحب سے معلوم کیجیے۔"

مکتوب اقبال بنام محمد شعیب قریشی (انگریزی) مورخہ ۱۱ر جون ۱۹۳۰ء بھوپال کے پتہ پر بھیجا گیا تھا۔ جو ممنون حسن خاں صاحب کے پاس محفوظ تھا۔ اس مکتوب میں ایک عرب کا تعارف کرایا گیا ہے، ان کی قرأت قرآن کی تعریف لکھی گئی ہے۔ شعیب قریشی کے نام یہ پہلا دستیاب مکتوب ہے۔

اقبال نے ریاض منزل، بھوپال سے سید نذیر نیازی کو پانچ اور شیش محل بھوپال سے دس مکاتیب روانہ کیے تھے۔ نذیر نیازی اقبالیات کے ماہرین میں شامل ہیں۔ انھوں نے ۱۹۵۷ء میں اپنے نام اقبال کے ۱۸۲ مکاتیب کا مجموعہ شائع کیا جو مکتوباتی ادب میں بلند مقام کا مالک ہے نذیر نیازی کی تالیف "اقبال کے حضور" اور ترجمہ "تشکیل جدید الہیات اسلامیہ" کافی مشہور ہیں نذیر نیازی کے نام اقبال کا پہلا مکتوب بھوپال سے ۵ر فروری ۱۹۳۵ء کو اور آخری مکتوب ۲۱ مارچ ۱۹۳۶ء کو ارسال کیا گیا تھا۔ اقبال نے ان خطوط میں بھوپال کے موسم، اپنے علاج اسپتال کی حالت، والدۂ جاوید کے لیے دوا، لاہور کے افسوسناک

حالات، "طلوعِ اسلام" کے ساز گار حالات، سکھوں کے دور سے قبل تاریخ پنجاب پر مضامین کی ضرورت، حالی کی سینٹنری، نواب صاحب کی صدارت، طلوعِ اسلام کے لیے مالی امداد اور اپنے سفر کے بارے میں اظہار خیال کیا ہے۔

ریاض منزل بھوپال ہی سے علامہ اقبال نے عباس علی خاں لمعہ کو ۲۰ رفروری ۱۹۳۵ء کو ایک خط روانہ کیا تھا۔ لمعہ کے بارے میں صہبا لکھنوی تحریر فرماتے ہیں کہ "ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ جاگیردار ٹڈہ پور مشرقی خاندیش اقبال کے بے حد عقیدت مند تھے۔[1]" انھوں نے لمعہ کی نظم و نثر سے دلچسپی اور ٹیگور سے لمعہ کا ذکر بھی کیا ہے۔ لمعہ اپنا کلام اقبال کو دکھاتے تھے۔ اقبال نے اپنی حالت کے بارے میں تحریر فرمایا کہ " زندہ ہوں، دل مضمحل، مسرت فنا، اللہ اللہ خیر صلّا۔" ڈاکٹر تاثیر اور سید عبدالواحد کے نزدیک لمعہ کے نام اقبال کے خطوط جعلی ہیں۔

اقبال کے ایک اہم مکتوب الیہ سر راس مسعود ہیں جن کے نام اقبال نامہ میں چوبیس مکاتیب ہیں پہلا مکتوب لاہور سے ۲ رجون ۱۹۳۴ء کو روانہ کیا گیا تھا۔ آخری مکتوب کی تاریخ ۱۰ر جون ۱۹۳۷ء ہے۔ صہبا لکھنوی نے انجمن ترقی اردو کراچی کے ترجمان ماہنامہ "قومی زبان" میں شائع شدہ مکتوب اقبال بنام سر راس مسعود مورخہ ۲۹ رجولائی ۱۹۳۶ء نقل کیا تھا۔ جس کی رفیع الدین ہاشمی کے نزدیک صحیح تاریخ ۲۹ رجون ۱۹۳۶ء ہے۔[2] جناب ممنون حسن خاں نے اقبال کے پانچ غیر مطبوعہ اور تین مطبوعہ خطوط عطا فرمائے۔ اس طرح اقبال کے سر راس مسعود کے نام مکاتیب کی تعداد اٹھائیس (۲۸) ہو جاتی ہے۔ سر راس مسعود پر جلیل قدوائی کی تصنیف "مرقعِ مسعود" شائع ہو چکی ہے پھر بھی بہت سی سوانحی تفصیلات دستیاب نہیں ہیں۔ سر راس مسعود کی تاریخ پیدائش سے انتقال تک کی بہت سی معلومات مخفی تھیں۔ "اقبال اور ممنون" کے لیے مواد کی تلاش کے دوران بہت سی تفصیلات حاصل ہو گئیں۔

سر راس مسعود ولد سید محمود ابن سر سید احمد خاں کے پوتے تھے اور ۱۵ر فروری ۱۸۸۹ء کو علی گڈھ میں پیدا ہوئے تھے۔ بھوپال میں ۳۰ رجولائی ۱۹۳۷ء کو ان کی وفات ہو گئی آکسفورڈ سے بیرسٹری کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ پٹنہ سے وکالت کا آغاز کیا۔ جلد ہی پٹنہ

---

[1] اقبال اور بھوپال از صہبا لکھنوی ص ۷۲

[2] خطوطِ اقبال مرتبہ رفیع الدین ہاشمی ص ۲۶۲

ہائی اسکول میں ہیڈ ماسٹر ہوئے۔ اس کے بعد تاریخ کے پروفیسر کی حیثیت سے کٹک کالج سے وابستہ ہو گئے۔ ۱۹۱۵ء حیدر آباد (دکن) میں ناظم تعلیمات مقرر ہوئے۔ انکی شادی زہرہ بیگم بنت صاحبزادہ آفتاب احمد خاں سابق وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڈھ سے ہو گئی۔ دو بیٹے انور مسعود اور اکبر مسعود پیدا ہوئے۔ مزاج کے فرق کی وجہ سے راس مسعود اور انکی اہلیہ کے تعلقات کشیدہ ہو کر طلاق پر ختم ہو گئے۔ راس مسعود نے دونوں بیٹوں کو اپنے پاس ہی رکھا اور مہر کے ایک لاکھ روپئے کا چیک مولوی عبدالحق کے ذریعہ سے علی گڈھ بھیج دیا۔ ۱۴ر جنوری ۱۹۲۹ء کو اقبال "اسلام میں فکر کی تعمیر جدید" کے موضوع پر توسیعی لکچر کے لیے حیدر آباد گئے، تو راس مسعود سے ملاقات ہوئی اور گہری دوستی میں تبدیل ہو گئی۔ اسی برس راس مسعود وائس چانسلر کے عہدے پر علی گڈھ چلے گئے، جہاں ان کے آکسفورڈ کے دوست جسٹس عبدالرشید کی بیٹی امۃ الرشید سے ملاقات ہوئی، تعلقات بڑھے اور زیرِ بحث بنے تو راس مسعود نے اسٹریچی ہال کی تقریر میں اپنی مدافعت کی۔ بعد میں انکی شادی امۃ الرشید سے ہو گئی تو امۃ الرشید، امۃ المسعود کے نام سے مشہور ہوئیں۔ ۱۹۳۳ء میں نادر شاہ کی دعوت پر راس مسعود، اقبال اور سید سلیمان ندوی تعلیمی نظام کے مطالعہ کے لیے افغانستان گئے۔ راس مسعود ۱۹۳۴ء میں وائس چانسلر کے عہدے سے مستعفی ہو کر انگلستان چلے گئے اور نومبر ۱۹۳۴ء میں وزیر تعلیم وصحت کے عہدے پر بھوپال آگئے۔ امۃ المسعود سے ایک مردہ بچہ پیدا ہوا۔ اسکے بعد نازرہ مسعود پیدا ہوئیں جنکی شادی ڈاکٹر احسان رشید سے ہوئی۔ بھوپال میں چند روز کی علالت کے بعد ۳۰ر جولائی ۳۷ء کو راس مسعود کا انتقال ہوا تو انکی لاش بذریعہ ریل علی گڑھ لے جائی گئی۔ زہرہ بیگم علی گڑھ سے آگرے آئیں اور لاش کے ہمراہ علی گڑھ واپس گئیں جہاں ۳۱ جولائی کو تدفین عمل میں آئی۔ بعد میں امۃ المسعود نے نوابزادہ راحت سعید چھتاری سے عقد کر لیا اور ایک عرصہ کے بعد انتقال کر گئیں۔

راس مسعود کے نام اقبال کا پہلا مکتوب مورخہ ۲ر جون ۳۴ء علی گڑھ کے پتہ پر تحریر کیا گیا تھا۔ اقبال نے راس مسعود کا موجودہ پتہ اور آئندہ پروگرام معلوم کرنے کے بعد کسی "اہم مسئلہ" پر رابطہ قائم کرنا چاہا تھا۔ جس کا تعلق استعفے سے نہ تھا۔ باقی ستائیس مکاتیب میں سے چھبیس[26] لاہور سے لکھے گئے تھے اور ایک شیش محل، بھوپال سے راس مسعود کو ریاض منزل، بھوپال کے پتے پر تحریر کیا گیا تھا۔ ان خطوط کے مطالعہ میں اقبال کے وظیفہ کو اہمیت دی گئی ہے۔ ۲۰ر مارچ ۳۵ء کے مکتوب میں اقبال "معاملہ معلومہ" اور مارچ کے آخر میں لکھے جانے والے خط کے ...

بے تابی سے منتظر تھے ۔ ۲۹ رمارچ ۳۵ء کے مکتوب میں حیدر آباد سے ناامید ہونے کے باوجود جواب کے لیے "شدت سے منتظر" تھے۔ ۱۴ راپریل ۳۵ء کے مکتوب میں راس مسعود کی تجویز اور نواب بھوپال کے مکتوب بنام نواب بھاول پور کا۔ ۲۶ راپریل ۳۵ء کے مکتوب میں اقبال "اس سلسلے میں ناامید تھے"۔ ۲ رمئی ۳۵ء کے مکتوب میں نواب بھوپال کے چانسلر کے عہدے سے استعفے کے بعد نواب بہاول پور کے نام کے لیے مشورہ مانگا تھا۔ ۱۲ رمئی ۳۵ء کے مکتوب میں واضح طور پر تحریر فرمایا کہ "میری خواہش ہے کہ اعلیٰ حضرت خود مجھے اپنی ریاست سے پنشن منظور کردیں تاکہ اس قابل ہوجاؤں کہ قرآن کریم پر اپنی کتاب لکھ سکوں"۔ یہ بھی تحریر فرمایا کہ "میں اس کے لیے تیار ہوسکتا ہوں کہ اس کتاب کو اعلیٰ حضرت کی نذر کردوں اور اس پر کسی قسم کا حق نہ رکھوں"۔ ۱۳ رمئی ۳۵ء کے مکتوب میں وضاحت تھی کہ "تھوڑی سی پنشن" کافی ہوگی اور یہ کہ "ہزاروں کی ضرورت نہیں"۔ اور "زندگی کے آخری دن گذار رہا ہوں"۔ ۲۶ رمئی ۳۵ء کو راس مسعود نے نواب بھوپال سے اقبال کے وظیفے کے احکامات حاصل کرلیے۔ اور اسی دن اقبال کو مبارکباد کا تار دیا۔ ایک خط بھیجنے کا اشارہ دیا۔ اس کے فوراً بعد ہی اقبال کا مکتوب مورخہ ۲۳ رمئی ۳۵ء موصول ہوا جسمیں اعلیٰ حضرت کی خدمت میں "اس مسئلہ" کو پیش کرنے کا لکھا تھا۔ اور اپنی اہلیہ کے انتقال کی خبر دی تھی۔ راس مسعود نے اسی دن تعزیت کا تار اقبال کو روانہ کیا۔ دوسرے دن یعنی ۲۷ رمئی ۳۵ء کو تفصیلی خط تحریر کیا کہ نواب بھوپال نے آپ کی ادب اور اسلام کی خدمت کے اعتراف میں ۵۰۰ ر (پانچ سو روپے) ماہانہ کا تاحیات وظیفہ یکم جون ۳۵ء سے منظور کیا ہے۔ اور پہلی ادائیگی جولائی ۳۵ء کے پہلے ہفتے میں ہوگی۔ قرآنِ کریم پر اقبال کی تصنیف انکی اپنی ملکیت ہوگی اور ان کے بعد ان کی اولاد کی۔ راس مسعود نے یہ بھی تجویز کیا کہ پیش لفظ یا سرورق پر نواب صاحب کی امداد ظاہر کردی جائے۔ بہتر تو یہ ہوگا کہ کتاب کا انتساب نواب صاحب کے نام کردیا جائے اور اس میں نواب صاحب کی مدد کی، جس کے بغیر کتاب کی اشاعت ناممکن تھی، وضاحت کردی جائے۔ راس مسعود نے اقبال کے جواب یا منظوری کے لیے تحریر کیا تھا۔ تاکہ وہ وظیفے کے اجراء کے لیے احکامات جاری کروادیں۔ ابھی یہ مکتوب راستے میں ہی تھا کہ اقبال نے ایک اور خط مورخہ ۳۰ رمئی ۳۵ء لکھا جسمیں تعزیت اور مبارکباد کے تار کا ذکر تھا۔ وہ سمجھتے تھے کہ نئے مکان میں منتقل ہونے کی مبارکباد دی گئی تھی۔ اس لیے انہوں نے پھر تحریر کیا تھا کہ "کیا آپ اعلیٰحضرت سے مل سکے؟" یہ مکتوب روانہ کیا ہی گیا کہ راس مسعود کا مکتوب مورخہ ۲۷ رمئی ۳۵ء موصول ہوا۔ اس لیے اقبال نے ۳۰ رمئی ۳۵ء کے دوسرے مکتوب میں

شکریہ ادا کیا۔ یہ مکتوب راس مسعود کو ۱۸ر جون ۳۵ء کو موصول ہوا۔ اسی دن انہوں نے اقبال کو وظیفے کی ادائیگی اور اپنی اندور کی روانگی کی خبر دی اور ان سے المسعود کی صحت کیلئے دعا کی درخواست کی۔ راس مسعود نے مفتی انوارالحق کو وظیفے کی ادائیگی کے احکامات جاری کرنے کے لیے لکھا۔ چونکہ جواب میں کافی تاخیر ہو گئی تھی اس لیے اقبال نے ۱۵ر جون ۳۵ء کو تحریر کیا کہ "آپکے خط کے انتظار میں ہوں۔ امید کہ ضروری احکام متعلقہ پنشن صادر ہو گئے ہوں گے"۔ ۲۴ر جون ۳۵ء کے مکتوب میں "لیڈی مسعود کے لیے دست بدعا" تھے۔ ۲ر جولائی ۳۵ء کے مکتوب میں تار موصول ہونے کی اطلاع دی۔ اور صحت کی دعا دی مگر "نفسیاتی وجوہ" سے مردہ لڑکے کی پیدائش پر اظہارِ غم نہیں کیا۔ ۱۸ر ستمبر ۳۵ء کے مکتوب میں ان کے نزدیک "نواب صاحب بھوپال کی پنشن قبول کرنے کے بعد کسی اور طرف نگاہ کرنا آئین جواں مردی نہیں"۔ ۲ر اکتوبر ۳۵ء وی آنا میں علاج کے لیے مشورہ مانگا تھا۔ ۱۰ دسمبر ۳۵ء کو تحریر کیا کہ "کتابوں کا پارسل مل گیا ہو گا"۔ علیا حضرت میمونہ سلطان کے پاس "بالِ جبریل" کا ایک نسخہ ہے جس پر درج ہے۔ "تقدیم علیا حضرت بیگم صاحبہ بھوپال خلداللہ اجلالہا اخلاص کیش، اقبال لاہور ۲۸ جنوری ۳۵ء"۔ دسمبر میں اقبال کے بھیجے ہوئے کسی پارسل کا سراغ نہیں ملتا۔ ۱۱ر دسمبر ۳۵ء کو آغا خاں سے مالی امداد کے تعلق سے تحریر فرمایا کہ "نواب صاحب بھوپال نے جو رقم میرے لیے مقرر فرمائی ہے وہ میرے لیے کافی ہے"۔ ۱۰ر مارچ ۳۶ء کے ذریعہ سے سید احمد عباس کا تعارف کرایا۔ ۲ر مئی ۳۶ء کو استفسار فرمایا کہ "کیا تم نے سر آغا خاں والے معاملے کا اعلیٰ حضرت سے ذکر کیا تھا؟"۔ ۲۹ر جون ۳۶ء کے خط میں "ضربِ کلیم" کے تیار نہ ہونے کے سلسلے میں پریس کے "قصور" کا ذکر تھا۔ انھوں نے ۳ر اپریل کی شب بھوپال میں سرسید کو خواب میں دیکھنے اور حضور رسالت مآب میں عرض کرنے کے سلسلے میں سرسید کی ہدایت، فارسی زبان میں اپنے ۶۰ تازہ اشعار کی، چھوٹی سی نظم کے مثنوی "پس چہ باید کرد اے اقوامِ شرق" کا حصہ بننے کے بارے میں تحریر فرمایا تھا۔ یکم اگست ۳۶ء کے مکتوب میں "ضربِ کلیم" کی آٹھ جلدیں بھوپال روانہ کرنے کی خبر دی تھی۔ علیا حضرت میمونہ سلطان کے پاس "ضربِ کلیم" کا ایک نسخہ محفوظ ہے جس پر درج ہے "تقدیم علیا حضرت نواب بیگم صاحبہ دولت ابد پیوند۔ بندۂ اخلاص کیش محمد اقبال لاہور یکم اگست ۳۶ء"۔ "مثنوی پس چہ باید کرد اے اقوامِ شرق" کا ایک نسخہ بیگم شہریار رشید الظفر کے پاس محفوظ ہے جس پر درج ہے۔ "تقدیم والا مراتب پرنس رشید الظفر خاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ، محمد اقبال لاہور ۲۶ر اکتوبر ۱۹۳۶ء"۔ اقبال نے "ضربِ کلیم" کا انتساب نواب حمید اللہ خاں کے نام سے کیا تھا اور انکو خراجِ عقیدت پیش کیا تھا۔ ۲۷ر اگست ۳۶ء کے مکتوب میں نواب بھوپال کے "تلطف آمیز" خط کا ذکر تھا۔ ۱۵ر جنوری ۳۷ء کے خط میں تحریر فرمایا کہ "انشاء اللہ دربار رسالت ﷺ

جو کچھ میں نے عرض کیا ہے قبول ہوگا۔" مکتوب مورخہ ۱۹ ؍ اپریل ۳۷ء راس مسعود کے کشمیر میں موسم منتظر ہونے کی تصدیق چاہی تھی۔ تین جون ۳۷ء کے مکتوب میں جاوید کے ماموں کے انتقال کی خبر دی تھی۔ ۸ ؍ جون ۳۷ء کے مکتوب میں بچوں کی تربیت کے لیے جرمن خاتون کی آزمائشی آمد کی اطلاع تھی۔ ۱۰ جون ۳۷ء کے مکتوب میں وصیت شیخ اعجاز احمد کی جگہ راس مسعود کا انتخاب تھا۔ اس مکتوب میں شیخ اعجاز احمد کے بارے میں اقبال کی یہ رائے کہ "مگر افسوس کہ دینی عقائد کی رو سے قادیانی ہے۔ تم کو معلوم ہے کہ آیا ایسا عقیدہ رکھنے والا آدمی مسلمان بچوں کا Guardian ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اس کے علاوہ" حذف کر دیا گیا تھا اور "لیکن" کا اضافہ کر دیا گیا تھا۔ راس مسعود نے ۱۴ جون ۳۷ء کو اس مکتوب کا جواب دیا تھا اور اپنی ہر ممکن مالی امداد کا یقین دلایا تھا اور مشورہ دیا تھا کہ کسی ایسے شخص کو ولی مقرر کیا جائے جو پنجاب میں مقیم ہو۔

لیڈی امۃ المسعود کے نام اقبال کے تین مکاتیب ہیں۔ ۲۷ فروری ۳۶ء کے مکتوب میں اپنی آمد کی اطلاع دی تھی تو یکم اگست ۳۶ء کے خط میں راس مسعود کے انتقال پر ذاتی غم کا اظہار کیا۔ ۲۸ ؍ اکتوبر ۳۷ء کا مکتوب انور مسعود کی ملازمت کی سفارش کے بارے میں ہے۔ مولانا سید سلیمان ندوی کے نام اقبال کے ستر (۷۰) مکاتیب ہیں۔ ان میں سے چار بھوپال سے لکھے گئے تھے۔ ان مکاتیب میں مذہبی مسائل، مذہبی کتب، فن شاعری اور اپنی شاعری پر اظہار خیال کیا گیا تھا۔ اقبال نے خواجہ الیف۔ ایم۔ شجاع کو ۵ ؍ اگست ۳۶ء کو اپنے بھوپال کے علاج کے بارے میں تحریر کیا تھا۔ اپنے علاج کے سلسلے میں اقبال نے ڈاکٹر عبدالباسط کو لاہور سے چار مکاتیب روانہ کیے تھے۔ اقبال نے بھوپال ہی سے قاضی تلمذ حسین کو ۸ ؍ مارچ ۳۶ء کو انکی تصنیف "مرآۃ المثنوی" بہاول پور بھیجنے کی ہدایت کی تھی۔

ممنون حسن خاں اقبال کے اہم مکتوب الیہ ہیں۔ ان کے نام اقبال کے ۱۰ ؍ مکاتیب ہیں ان میں سے ایک مکتوب اقبال کا آخری مکتوب ہے۔ ممنون حسن خاں کے والد کا نام مولوی اصغر خاں، والدہ کا نام لطف النساء بیگم تھا۔ مشہور انقلابی اشفاق اللہ ان کے عزیز تھے۔ ممنون صاحب ریاست بھوپال میں اہم عہدوں پر فائز رہے۔ پورے دور حمیدی کو دیکھا۔ مشہور شخصیتوں کے ساتھ کام کیا۔ انہوں نے مشہور ماہر اقتصادیات پروفیسر کے۔ ٹی۔ شاہ اور مشہور عالم ماہر مالیات مسٹر غلام محمد کے ساتھ بطور اسپیشل اسسٹنٹ کام کیا۔ ان دونوں نامور حضرات کو نواب بھوپال نے ریاست کے اقتصادی جائزے کے لیے مدعو کیا تھا۔ سر راس مسعود کی بھوپال تشریف آوری کے بعد ممنون صاحب موصوف کے معتمد مقرر کیے گئے اس دوران جب بھی اقبال بھوپال تشریف لائے، ممنون صاحب نے انکی خدمت بطور سکریٹری انجام دی۔ راس مسعود کے انتقال کے بعد محمد شعیب قریشی معتمد مقرر ہوئے۔ ممنون صاحب انڈر سکریٹری، سول ڈیفنس کنٹرولر، فوڈ کنٹرولر، ٹیکسٹائل کمشنر، لائبریرین حمیدیہ لائبریری، ڈائرکٹر آثار قدیمہ، سکریٹری پبلک سروس کمیشن ڈائرکٹر انڈسٹریز اور لیبر کمشنر جیسے معزز عہدوں پر فائز رہے۔ جب مشہور عالم ماہر قانون سر ظفر اللہ خاں کو نواب بھوپال نے اہم آئینی کاموں کے لیے مدعو کیا تھا تو ممنون صاحب کو ان کے ساتھ اسپیشل آفیسر مقرر کیا گیا تھا۔ ممنون صاحب کی خدمات کے اعتراف میں نواب صاحب نے ان کو "بہادر" کے خطاب سے نوازا تھا۔

بھوپال سے متعلق اقبال کے خطوط کے مطالعے سے اقبال کے وظیفے، علاج اور تعلقات پر روشنی پڑتی ہے۔ انکی تصانیف "ضرب کلیم" مثنوی "پس چہ باید کرد اے اقوام شرق" اور خطوط کے پس منظر واضح ہو جاتے ہیں۔ اقبال پرستی اور اقبال شکنی کی مثالیں ملتی ہیں۔ اقبال ضرورت مند ضرور تھے، خود غرض نہ تھے۔ اپنے علاوہ دوسروں کی مالی امداد کے لیے بھی کوشاں رہتے تھے۔ حرف سوال زبان پر ضرور آیا۔ مگر انہوں نے خود کو ایک مخصوص معیار سے گرنے نہ دیا۔

بنام محمد امین زبیری

لاہور

۲۹ر اپریل ۱۹۱۷ء

مخدومی، السلام علیکم

آپ کا نوازش نامہ مل گیا ہے۔ میری رائے میں اس بحث پر سب سے بہتر کتاب قرآن کریم ہے۔ تدبر شرط ہے اس میں تمام باتیں موجود ہیں بلکہ Modern Eugenics کے تمام مسائل بھی اس میں موجود ہیں زمانہ حال کی سفریجٹ عورتوں نے اس پر بہت کچھ لکھا ہے ایک کتاب Rights of women میری نظر سے گزری ہے۔ کسی عورت کی لکھی ہوئی ہے مگر افسوس ہے کہ مصنف کا نام ذہن میں محفوظ نہیں جان سٹورٹ مل نے بھی اس پر ایک مفصل مضمون لکھا تھا۔

مخلص

محمد اقبال

بنام شاہ اسد الرحمٰن قدسی

مکرم بندہ۔ السلام علیکم

گل حسن شاہ صاحب قریباً ایک سال ہوا رحلت فرما گئے۔

محمد اقبال

۲۴ر ستمبر ۲۰ء

لاہور

بنام محمد شعیب قریشی

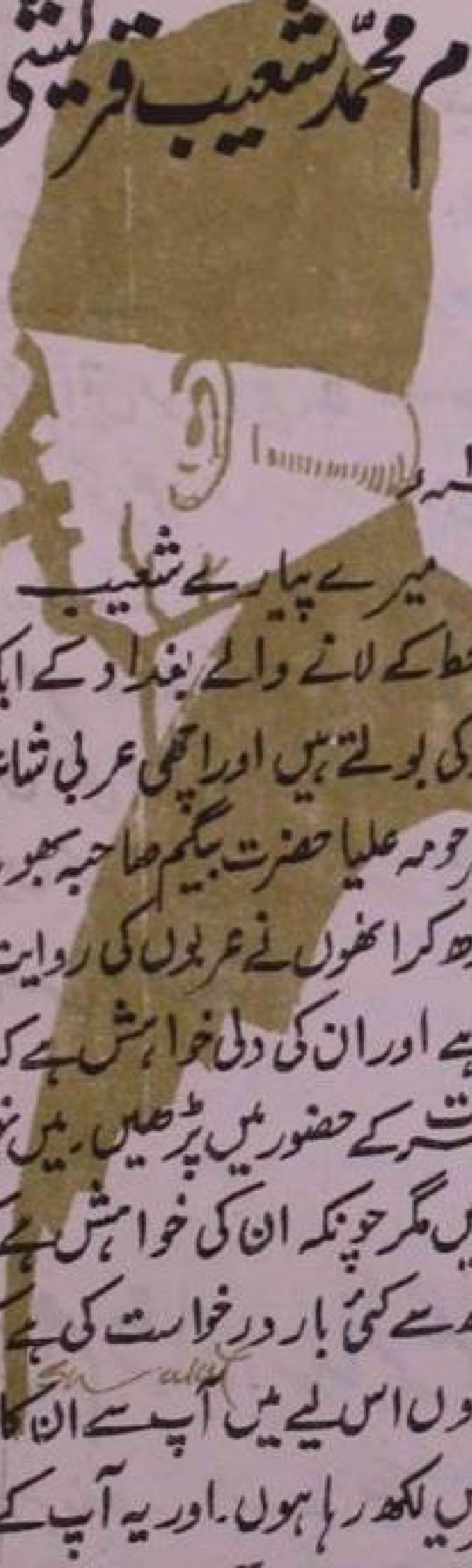

لاہور

۱۱ر جون ۱۹۳۰ء

میرے پیارے شعیب

اس خط کے لانے والے بغداد کے ایک نوجوان ہیں یہ بہت اچھی ترکی بولتے ہیں اور اچھی عربی شاعری کرتے ہیں اخباروں میں مرحومہ علیا حضرت بیگم صاحبہ بھوپال کی وفات کے بارے میں پڑھ کر انھوں نے عربوں کی روایت کے مطابق ایک مرثیہ لکھا ہے اور ان کی دلی خواہش ہے کہ یہ اپنی اس نظم کو اعلیٰ حضرتؒ کے حضور میں پڑھیں، میں نہیں جانتا کہ یہ ممکن ہے یا نہیں مگر چونکہ ان کی خواہش ہے کہ یہ ایسا کریں اور انھوں نے مجھ سے کئی بار درخواست کی ہے کہ میں ایک تعارفی خط لکھ دوں اس لیے میں آپ سے ان کا تعارف کرانے کے لیے چند سطریں لکھ رہا ہوں۔ اور یہ آپ کے اوپر چھوڑتا ہوں کہ اس سلسلہ میں جو بہتر سمجھیں وہی کریں۔ اگر ان کو اپنا لکھا ہوا مرثیہ اعلیٰ حضرت کے حضور میں پڑھنے کا موقع ملتا ہے تو مجھے یقین ہے کہ ان کے سننے والوں کے لیے ایک نیا تجربہ

ہوگا۔ میں نے ان کو قرآن پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ جس طریقہ سے یہ لوگ پڑھتے ہیں اس سے مجھے ان خاموش اور بے راستہ ریگستانوں کی یاد آجاتی ہے جن کی بے پناہ خاموشی میں خدا نے خود کو انسانوں کے سامنے سب سے پہلے آشکار کیا تھا۔

یہ امید کرتے ہوئے کہ آپ اچھے ہوں گے اور آپ کی شادی کی مبارک باد دیتے ہوئے۔

آپ کا مخلص

محمد اقبال

بنام نذیر نیازی

(۱)

بھوپال ــــ ریاض منزل

۵ر فروری ۱۹۳۵ء

ڈیر نیازی صاحب السلام علیکم

آپ کا خط کل ملا۔ الحمد للہ خیریت ہے۔ کھانسی کی شکایت اب باقی نہیں رہی۔ بھوپال کا موسم نہایت عمدہ ہے۔ امید ہے اس کا اثر صحت پر بہت اچھا پڑے گا۔ طبی معائنہ کل ختم ہوا۔ یہاں کے ڈاکٹر نہایت ہوشیار ہیں اور ہسپتال بھی نہایت عمدہ ہے طبی معائنہ سے جو نہایت مکمل تھا حکیم صاحب کی بہت سی باتوں کی تائید ہوئی بہر حال آج ۱۱ بجے سے Ultra violet Rays کا عمل شروع ہوگا۔ جو

ابتدا میں صرف ۷ منٹ روزانہ ہوگا۔ باقی خدا کے فضل و کرم سے خیریت ہے۔ والسلام

محمد اقبال ۵ر فروری۔ ۳۵ء

(۲)

ڈیر نیازی صاحب   السلام علیکم

اس سے پہلے ایک خط لکھ چکا ہوں۔ دوائی جو آپ نے ارسال کی تھی مل گئی ہے امید ہے آواز والی دوائیں بھی لاہور پہونچ گئی ہوں گی بجلی اور Ultra violet Rays سے علاج شروع ہے ایک آدھ ہفتے کے بعد معلوم ہوگا کہ اس سے فائدہ ہوتا ہے یا نہیں ڈاکٹر صاحبان یقین دلاتے ہیں کہ ضرور ہوگا۔ امید ہے آپ کا مزاج بخیر ہوگا۔ باقی خدا کے فضل و کرم سے ہر طرح خیریت ہے۔ فروری کے آخر تک بلکہ مارچ تک ایسا ہی رہے گا اعلیٰحضرت نواب صاحب اس وقت دہلی ہیں۔ ۱۷ر فروری کو واپس آئیں گے۔ والسلام

محمد اقبال۔ بھوپال

۹ر فروری ۱۹۳۵ء

(۳)

بھوپال - ریاض منزل

۱۱ر فروری ۱۹۳۵ء

ڈیر نیازی صاحب السلام علیکم

اس سے پہلے ایک اور خط لکھ چکا ہوں۔ امید ہے پہونچا ہو گا۔ مجھے یاد آتا ہے کہ آپنے جاوید کی والدہ کے لئے دوا لیکر دہلی سے اسی روز روانہ کر دی تھی جس روز میں دہلی سے بھوپال روانہ ہوا۔ مگر بھائی صاحب کا ایک خط ۹ر فروری کا لکھا ہوا آج مجھے بھوپال میں ملا جس سے معلوم ہوا کہ دوا آج تک نہیں پہونچی مہربانی کر کے فوراً ڈاکخانہ سے معلوم کریں کہ کیا معاملہ ہے اور اگر ممکن ہو تو اور دوا لیکر جلد ارسال کر دیں باقی خدا کے فضل سے خیریت ہے۔ یہاں موسم بہت اچھا ہے بجلی کا علاج شروع ہے میں انشاءاللہ آخر فروری تک واپس ہوں گا۔ والسلام

محمد اقبال

اس خط کا جواب جلد دیں۔

(۴)

بھوپال - ۱۱ر فروری ۱۹۳۵ء

ڈیر نیازی صاحب السلام علیکم

میں نے آپ کو ابھی خط دوا کے متعلق لکھا ہے۔ بھائی صاحب کا خط لاہور سے آیا تھا کہ دوا مرسلہ نیازی صاحب ابھی تک نہیں

پہونچی مجھے اس سے بہت تعجب ہوا کیونکہ آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ دوا ارسال کر دی ہے مگر اب معلوم ہوا کہ آپ کی مرسلہ دوا کا پارسل لاہور پہونچ گیا مگر وہاں سے ڈاک خانہ لاہور نے اسے بھوپال بھیج دیا کیونکہ میں آتی دفعہ ڈاک خانہ کو ہدایت دے آیا تھا کہ میرے خطوط اور پارسل بھوپال بھیج دئے جائیں چونکہ آپ نے یہ پارسل میرے پتہ پر بھیجا تھا اس لئے ڈاکخانہ والوں نے وہیں سے اسکو Redirect کر دیا لہٰذا آپ متردد نہ ہوں۔ میں یہ پارسل یہاں سے لاہور بھیج رہا ہوں۔ والسلام

محمد اقبال

(۵)

بھوپال ۱۳ فروری ۱۹۳۵ء

ڈیر نیازی صاحب السلام علیکم

آپ کو میں نے کل دو خط لکھے ہیں امید ہے کہ پہونچے ہونگے دوا کا پارسل جو جاوید کی والدہ کیلئے تھا لاہور سے واپس ہو کر یہاں آ گیا تھا۔ اب میں نے لیکر وہاں بھیج دیا ہے بجلی کا علاج ابھی صرف چار دفعہ ہوا ہے کچھ خفیف سا فرق آواز میں ہے مگر زیادہ وضاحت سے آٹھ دس دفعہ کے علاج کے بعد معلوم ہوگا اس واسطے آپ ابھی حکیم صاحب والی دوا ارسال نہ کریں۔

موسم بہت اچھا ہے۔ ڈاکٹر صاحب صبح و شام دیکھتے ہیں اور بہت پُر امید ہیں کہ مہینے کے اختتام تک نمایاں

رفع ہوگا۔ نبض کی حالت اور دل اور پھیپھڑوں کی حالت
بہت عمدہ ہے انشاءاللہ اس ماہ کے آخر تک واپس ہوں گا
بشرطیکہ کوئی خاص امر مانع نہ ہوا۔

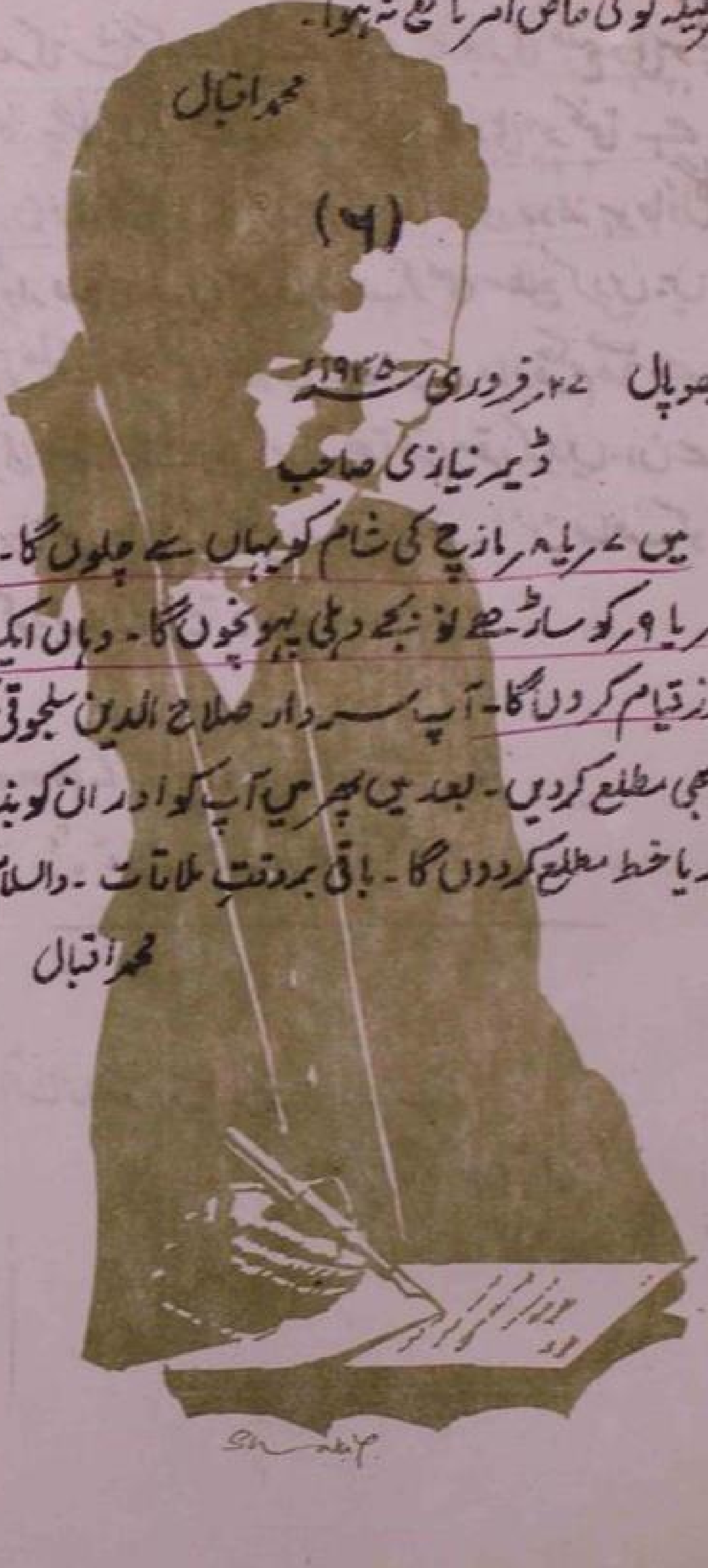

محمد اقبال

(۶)

بھوپال ۲۷ر فروری ۱۹۳۵ء

ڈیر نیازی صاحب

میں ۷ر یا ۸ر مارچ کی شام کو یہاں سے چلوں گا۔ اور
۸ر یا ۹ر کو ساڑھے نو بجے دہلی پہونچوں گا۔ وہاں ایک
روز قیام کروں گا۔ آپ سردار صلاح الدین سلجوقی صاحب
کو بھی مطلع کردیں۔ بعد میں پھر میں آپ کو اور ان کو بذریعہ
تار یا خط مطلع کردوں گا۔ باقی بروقتِ ملاقات۔ والسلام

محمد اقبال

بھوپال - ۴ر مارچ ۱۹۳۵ء

ڈیئر نیازی صاحب - السلام علیکم

میں ۷ر کی شام کو یہاں سے چلوں گا ۸ر کی صبح دہلی پہونچ
جاؤں گا۔ یہ گاڑی نو بجے یا ساڑھے نو بجے دہلی پہونچتی ہے۔
۸ر کا دن دہلی ٹھہروں گا اور ۹ر کی شام لاہور روانہ ہو جاؤں گا
آپ سردار صلاح الدین سلجوقی صاحب کو بھی مطلع کر دیں۔ میں
نے ان کو علیحدہ خط بھی لکھ دیا ہے اس کے علاوہ حکیم صاحب سے
بھی ۹ر کی صبح کا وقت (۸ر یا ساڑھے آٹھ) مقرر کر دیں۔ ان سے
ملے بغیر لاہور جانا ٹھیک نہیں۔ ہاں راغب احسن صاحب کو
مطلع کر دیں ان کا پتہ یہ ہے۔

2, Canning - Lane
New - Delhi.

باقی انشاء اللہ وقتِ ملاقات۔ والسلام

محمد اقبال

(۸)

شیش محل۔ بھوپال

یکم اگست ۱۹۳۵ء

ڈیر نیازی صاحب۔ السلام علیکم

میری صحت ترقی کر رہی ہے۔ الحمد للہ۔ اگر آپ لاہور سے واپس آ گئے ہوں تو اطلاع دیں۔

والسلام

محمد اقبال

(۹)

بھوپال ۹، اگست ۱۹۳۵ء

ڈیئر نیازی صاحب! السلام علیکم

آپ کا خط ابھی ملا ہے۔ الحمد للہ خیریت ہے۔ میں بھی خدا کے فضل سے اچھا ہوں۔ جاوید بھی راضی خوشی ہے۔ لاہور کے حالات افسوسناک ہیں۔ خدا تعالیٰ رحم کرے۔ مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی کہ "طلوعِ اسلام" کے لئے فضا سازگار ہے۔ آپ جب دہلی آئیں تو مجھے اطلاع دے دیں۔ میں ۲۸ اگست تک اپنے علاج کا کورس ختم کر لوں گا۔ باقی خدا کے فضل سے خیریت ہے۔ سلامت اللہ شاہ صاحب سے سلام کہہ دیں۔ علی بخش بھی سلام لکھواتا ہے۔

والسلام

محمد اقبال۔ بھوپال

(۱۰)

بھوپال ۱۰ اگست ۱۹۳۵ء

ڈیئر نیازی صاحب السلام علیکم

آپ کا خط مل گیا ہے۔ الحمد للہ خیریت ہے۔ صحت خوب ترقی کر گئی ہے آواز میں بھی فرق ہے امید ہے اب کے علاج

سے فائدہ ہوگا۔ شاید ایک دفعہ اور بھوپال آنا پڑے گا یعنی اس ہفتے کے بعد آپ دہلی پہونچ جائیں تو وہاں پہونچتے ہی مجھے خط لکھ دیں میں غالباً ۲۶ یا ۲۸ اگست کو یہاں سے روانہ ہوں گا۔ طلوعِ اسلام کے متعلق جو کچھ آپ نے مجھے لکھا اس سے بڑی خوشی ہوئی۔ صورِ اسرافیل کا ایک ٹکڑا بھیج دوں گا۔ یا دہلی پہونچ کر خود لکھ دوں گا۔ میرے خیال میں ایک نئی فیچر جو "طلوعِ اسلام" کیلئے ضروری ہے یہ ہے کہ سکھوں کے دور سے پہلے کی تاریخ پنجاب پر مفصل مضمون لکھے جائیں۔ چودھری محمد حسین صاحب سے اس بارے میں مشورہ کریں انھوں نے حال ہی میں مسلمانوں کی تاریخ کے اس حصے کا مطالعہ کیا ہے اور وہ لکھتے ہیں کہ میں اسے پڑھ کر دنگ رہ گیا ہوں۔ پنجاب کے مسلمانوں کی بیداری کے لئے اس حصہ تاریخ پر لکھنا ضروری ہے۔ باقی خیریت ہے "طلوعِ اسلام" کے پہلے نمبر میں ہی ایک مضمون تاریخی ضروری ہے۔ والسلام

محمد اقبال

(۱۱)

بھوپال۔ ۲۱ اگست ۱۹۳۵ء

ڈیر نیازی صاحب۔ السلام علیکم

آپ کا خط ابھی ملا ہے اس سے پہلے ہی ایک خط آپ کو دہلی کے پتہ پر لکھ چکا ہوں شاید یہ خط اسی کا جواب ہے۔ سفارشی

تحریر ملفوف ہے اس کو ٹائپ کرالیں یا ایسے ہی ساتھ ٹانک دیں۔ عبدالعلی صاحب کو میں نہیں جانتا۔ مسعود سے دریافت کروں گا۔ اگر وہ جانتے ہوئے تو ان سے لکھوا دوں گا۔

"طلوع اسلام" کا پہلا نمبر سید راس مسعود کے نام بھی ارسال فرمائیے مولانا حالی کی سینٹیری اکتوبر کے آخر میں ہوگی ان پر ایک مضمون آپ کے نمبر میں ہو جائے تو بہت اچھا ہے۔ یا دوسرے نمبر میں بشرطیکہ دوسرا نمبر اکتوبر کے وسط سے پہلے نکل جائے تاکہ آپ کا رسالہ سینٹیری کے موقع پر تقسیم ہو سکے سینٹیری پانی پت میں ہوگی۔ اعلیٰحضرت نواب صاحب بھوپال صدر ہوں گے۔ میں بھی پانی پت اس موقع پر پہونچ جاؤں گا۔ بلکہ اعلیٰحضرت کے متعلق بھی اس رسالے میں کچھ ہو جائے تو اور بھی اچھا ہو۔ مولانا حالی پر جو مضمون ہو کسی اچھے مبصر کے قلم سے ہونا چاہئیے۔ میرے خیال میں بہتر ہو کہ آپ کا پہلا نمبر ہی وسط اکتوبر میں نکلے میں انشاءاللہ ۲۸ اگست کی شام کو یہاں سے روانہ ہو کر ۲۹ کی صبح کو دہلی پہونچوں گا۔ روانگی سے پہلے اطلاع دوں گا۔

محمد اقبال

(۱۲)

ڈیئر نیازی صاحب السلام علیکم

آپ کا خط ابھی ملا ہے۔ الحمدللہ کہ خیریت ہے میں ۲۸ اگست کی شام کو سات بجے یہاں سے روانہ ہو کر ۲۹ کی صبح ۸ بجے

دہلی پہونچوں گا دن بھر ریلوے اسٹیشن پر قیام رہے گا
رات کی گاڑی میں وہاں سے روانہ ہوکر ۳۰ کی صبح انشاءاللہ
لاہور۔ دہلی سے میرے لئے دو سیٹ سکینڈ کلاس لوئر برتھ
ریزرو کرا چھوڑیں۔ ہمارے وہ ہندو دوست جنھوں نے
دہلی سے ۵ بجے شام چلنے کا مشورہ دیا تھا ان سے مدد لیجئے۔
باقی وقت ملاقات۔ والسلام

محمد اقبال

۲۴ اگست ۱۹۳۵ء

(۱۴۳)

بھوپال۔ شیش محل

۳ مارچ (۱۹۳۶)

ڈیر نیازی صاحب۔ السلام علیکم

میں کل مع الخیر بھوپال پہونچ گیا۔ سید راس مسعود کے پاس کوئی نمبر "طلوع اسلام" کا آج تک نہیں پہونچا ان کے نام تمام نمبر فوراً بھجوا دیجئے۔ مزید کوشش بھی کی جائیگی سید صاحب کا نام بھی اپنے خریداروں میں لکھ لیجئے۔ میں نے ان سے آپ کی مدد کا وعدہ لے لیا ہے اور اعلیٰحضرت سے خود بھی کہوں گا۔ افغانستان والے معاملے کو بھی Pursue کرنا چاہئے۔

باقی ہر معاملے میں خدا پر بھروسہ رکھنا مسلمان کا کام ہے۔

محمد اقبال

(۱۴)

بھوپال ۸ر مارچ ۱۹۳۶ء

ڈیر نیازی صاحب ۔ السلام علیکم

امید ہے یہ خط آپ کو دہلی میں مل جائے گا ۔ آپ ایک عرضداشت اعلیٰ حضرت کے نام رسالہ " طلوع اسلام " کی مدد کیلئے لکھئے اور تینوں رسالے بھی ان کے نام ارسال کر دیجئے ۔ عرضداشت میں رسالہ کے اغراض و مقاصد اور اس کا نصب العین عمدہ الفاظ میں بیان کیجئے نیز یہ بھی لکھئے کہ اس وقت سارے ہندوستان میں علمی اداروں اور رسالوں کی حوصلہ افزائی کرنے والی سوائے اعلیٰ حضرت کی ذات والاصفات کے اور کون ہے ۔ ؟ یہ عرض داشت میرے نام ارسال کیجئے تاکہ میں اس پر اپنی سفارش لکھ کر سید راس مسعود کے پاس بھیج دوں ۔ والسلام

محمد اقبال

(۱۵)

بھوپال ۔ ۱۳ ر مارچ ۱۹۳۶ء

ڈیر نیازی صاحب ۔ السلام علیکم

آپ کی عرض داشت پہونچ گئی ہے ۔ میں انشاءاللہ ۹ ر اپریل کی شام کو لاہور پہونچ جاؤں گا ۔ باقی خدا کے فضل سے خیریت ہے ۔

والسلام

محمد اقبال

بنام عباس علی خاں لمعہ

مخدومی! تسلیم

میں یہ خط آپ کو بھوپال سے لکھ رہا ہوں۔ اس سے قبل بھی آپ کو ایک خط لکھ چکا ہوں۔ ملا ہوگا۔ آپ کی تازہ نظم میں پڑھ کر بہت خوش ہوا۔ اس میں اصلاح کی گنجائش نہیں ہے۔ میں یہ سن کر بہت خوش ہوا کہ آپ مثنوی مولانائے روم سے استفادہ حاصل کر رہے ہیں۔ دنیا کے متعلق جو کچھ آپ نے لکھا ہے، وہ آپ کی عمر کے لحاظ سے بالکل درست ہے مگر آپ کو اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ دنیا ایک بہت اہم مقام ہے۔ اور اس سے صحیح استفادہ حاصل کرنے کے لئے ہمیں ان کا اہل بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔ مولانا رومی کو بغور پڑھئے اور اس بات کا ہمیشہ خیال رکھئے کہ جو کچھ آپ کا ضمیر اس خصوص میں آپ کو مشورہ دے اس سے انکار نہ ہو۔ گلے کی حالت اب رو بصحت ہے۔ آپ کے گراں قدر مشوروں کا شکریہ۔

نگہدار آنچہ در آب و گلِ تست
سرور و سوز و مستی حاصلِ تست

شاعر 218
مولانا روم
461

تہی دیدم سبوئے ایں و آں را
مئے باقی بہ مینائے دلِ تست

آپ نے میرا حال دریافت فرمایا ہے۔ شکریہ۔
زندہ ہوں، دل مشتعل، مسرت فنا، اللہ اللہ خیر صلّا۔

خدا حافظ

مخلص۔ محمد اقبال، لاہور
۲۰ فروری ۱۹۳۵ء

بنام سر راس مسعود

(۱)

لاہور۔ ۱۰ر مارچ ۱۹۳۵ء

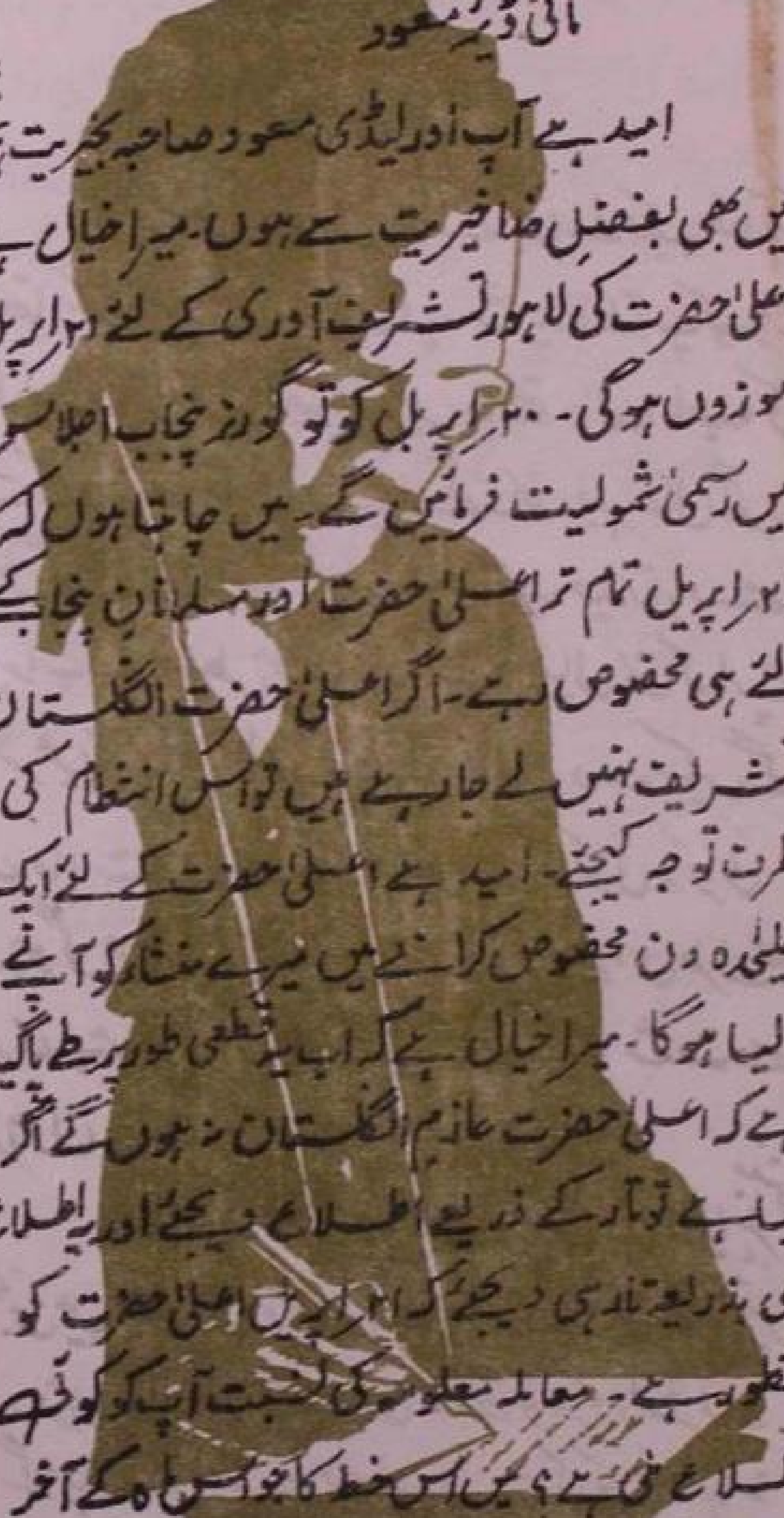

مائی ڈیر مسعود

امید ہے آپ اور لیڈی مسعود صاحبہ بخیریت ہونگے میں بھی بفضلِ خدا خیریت سے ہوں۔ میرا خیال ہے اعلیٰ حضرت کی لاہور تشریف آوری کے لئے ۲۱ر اپریل موزوں ہوگی۔ ۲۰ر اپریل کو تو گورنر پنجاب اجلاس میں رسمی شمولیت فرمائیں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ ۲۱ر اپریل تمام تر اعلیٰ حضرت اور مسلمانانِ پنجاب کے لئے ہی مخصوص رہے۔ اگر اعلیٰ حضرت انگلستان تشریف نہیں لے جا رہے ہیں تو اس انتظام کی طرف توجہ کیجئے۔ امید ہے اعلیٰ حضرت کے لئے ایک علیحدہ دن مخصوص کرانے میں میرے منشاء کو آپنے پا لیا ہوگا۔ میرا خیال ہے کہ اب یہ قطعی طور پر طے پا گیا ہے کہ اعلیٰ حضرت عازمِ انگلستان نہ ہوں گے اگر ایسا ہے تو تار کے ذریعے اطلاع دیجئے اور یہ اطلاع بھی بذریعہ تار ہی دیجئے کہ ۲۱ر اپریل اعلیٰ حضرت کو منظور ہے۔ معاملہ معلومہ کی نسبت آپ کو کوئی اطلاع ملی ہے؟ میں اس خط کا جو اس ماہ کے آخر میں آپ مجھے لکھنا چاہتے ہیں بیتابی سے منتظر ہوں۔ لیڈی مسعود صاحبہ کی خدمت میں سلام اور انور کو دعا۔

محمد اقبال

لاہور

۲۹ مارچ ۱۹۳۵ء

ضروری

ڈیر مسعود کئی دن ہوئے میں نے ایک خط آپکو لکھا تھا مگر تا حال جواب نہیں آیا۔ شاید خط آپ کو ملا نہ ہو کیونکہ ان دنوں آپ بھوپال میں نہ تھے والدہ ماجدہ کی علالت کی وجہ سے علی گڈھ چلے گئے تھے۔ بہر حال اگر وہ خط مل گیا ہو تو جواب لکھئے۔ شاید آپ حیدر آباد سے کسی جواب کے منتظر ہوں گے آپ کا خیال تھا کہ مارچ کے آخر میں آپ کسی قطعی فیصلے کی اطلاع دے سکیں گے میرے حالات اس امر کے مقتضی ہیں کہ کوئی نہ کوئی فیصلہ ہو گو میں آپ سے چھپا نہیں سکتا کہ مجھے اس طرف سے نا امیدی ہے غرض کہ میں آپ کے جواب کا شدت سے منتظر ہوں۔

اس امر کی اطلاع آپ نے نہیں دی کہ آیا ہز ہائینس جلسۂ انجمن میں جلوہ افروز ہوں گے یا نہیں اور مجھ سے ہز ہائینس نے خود فرمایا تھا کہ اگر انگلستان نہ گئے تو ضرور تشریف لائیں گے یہاں اس خبر سے جوش مسرت کی کوئی انتہا نہ رہی مہربانی کر کے مطلع فرمائیے کہ آیا ہز ہائینس ولایت تشریف لے جائیں گے۔ مولوی غلام محی الدین سکریٹری انجمن نے ۲ـ۳ روز ہوئے مجھے اطلاع دی کہ آپ کی طرف سے

کوئی اطلاع نہیں ملی مہربانی کر کے جلد اطلاع دیجئے۔

جب سے میں بھوپال سے واپس آیا ہوں

لوگ زمینوں کے متعلق دریافت کرتے ہیں میرے پاس کوئی ان شرائط کی کاپی نہیں ہے جن کے مطابق آراضی دیجاتی ہے۔ اس وقت بھی جب میں یہ خط لکھ رہا ہوں ایک صاحب اسی غرض کیلئے بیٹھے ہیں میں نے ان کو خط لکھ دینے کا وعدہ کیا ہے اور وہ خود بھوپال حاضر ہوں گے شرائط کی کاپی ارسال کروا دیجئے تاکہ میں زمین کے خواستگاروں کو دکھا سکوں۔

زیادہ کیا عرض۔ امید کہ آپ کا مزاج بخیر ہوگا۔ لیڈی مسعود صاحبہ کی خدمت میں آداب۔ میں ان کے لئے دعائے صحت کرتا ہوں۔ انور میاں کو دعا۔ اور حکیم صاحب سے بھی سلام کہئے۔ والسلام

محمد اقبال

(۳)

انگریزی

لاہور

۱۴ر اپریل ۱۹۳۵ء

مائی ڈیر مسعود

امید ہے آپ کو میرا وہ خط جس میں مس فرکوہرسن کا خط ملفوف تھا مل گیا ہوگا۔ خط کشیدہ پارہ کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ کیا وہ کاغذات بھی آپ کو مل گئے ہیں جو مس موصوفہ نے آپ کو بھیجے تھے۔ میں اور دوسرے چند احباب اعلیحضرت کے استعفار کے متعلق ایک بیان اورینٹ پریس میں بھیج رہے ہیں۔ میرے متعلق آپ کی جو تجویز ہے اس کا سراغ مجھے انجام کار مل ہی گیا۔ مجھے یہ اطلاع ایک بھاولپوری دوست کی معرفت ملی ہے اور یہ معلوم ہوا ہے کہ نواب صاحب بھوپال نے نواب صاحب بھاولپور کے نام ایک خط لکھا ہے۔ اس خط کے مضمون سے بھی مجھے تھوڑی بہت آگاہی ہوئی ہے۔ کیا میری اطلاع درست ہے اس خط کا جواب موصول ہو جانے پر میں اس مسئلہ میں اپنی رائے آپ پر ظاہر کرسکوں گا لیڈی مسعود صاحبہ کی خدمت میں سلام اور انور کو پیار

محمد اقبال

(۴)

انگریزی

لاہور

۲۶ر اپریل ۱۹۳۵ء

مائی ڈیئر مسعود

نوازش نامہ موصول ہوا۔ آپ کی علالت کی اطلاع باعثِ تشویش ہوئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد آپ کو صحت کامل عطا فرمائے۔ میں انشاء اللہ مئی کے آخر تک بھوپال آسکوں گا۔ میری بیوی گذشتہ دس سال سے بیمار اور تلّی کے جگر کے عوارض میں مبتلا ہے اور اب بوجہ بخار زیادہ کمزور ہوگئی ہے۔

ہم لوگ انشاء اللہ تعالیٰ وسط مئی تک اپنے نئے مکان میں چلے جائیں گے۔ خدا کرے اس وقت تک میری بیوی میں چلنے پھرنے کی ہمت پیدا ہو جائے آپ نے میرے متعلق جس دلچسپی کا اظہار فرمایا ہے اس کے لئے آپ کا ممنون ہوں اگرچہ مجھے آپ سے یہ کہنے میں کچھ تامل نہیں کہ مجھے اس سلسلہ میں کامیابی کی کچھ زیادہ توقع نہیں۔ مجھے کچھ عرصہ پہلے تو اس خیال سے مسرت تھی کہ آپ کے اس کوشش میں کامیاب ہونے کی قوی امید تھی اور اس طرح میرے لئے ممکن ہو سکتا تھا کہ میں قرآن کریم پر عہدِ حاضر کے افکار کی روشنی میں اپنے وہ نوٹ تیار کر لیتا جو عرصہ سے میرے زیرِ غور ہیں لیکن اب تو نہ معلوم کیوں ایسا محسوس کرتا ہوں کہ میرا یہ خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکے گا اگر مجھے حیاتِ مستعار کی بقیہ گھڑیاں وقف کر دینے کا امکان

میری رائے تو میں سمجھتا ہوں قرآنِ کریم کے ان نوٹوں سے بہتر میں کوئی پیشکش مسلمانانِ عالم کو نہیں کر سکتا۔

بہر حال دیدہ باید۔ ہر امر اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ اگر عالمِ جدید میں اسلام کی اس خدمت کا شرف میرے لئے مقدر ہو چکا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی تکمیل کے لئے ضروری ذرائع بہم پہونچا دے گا۔

لیڈی مسعود صاحبہ کی خدمت میں سلام کہیے علی بخش آپ دونوں کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہے۔ جاوید بھی آپ اور لیڈی مسعود صاحبہ کی خدمت میں آداب عرض کرتا ہے

محمد اقبال

لاہور۔ ۲ر مئی ۱۹۳۵ء

مائی ڈیر مسعود

امید ہے آپ اور لیڈی مسعود صاحبہ دونوں بخیریت ہوں گے۔ الحمدللہ میری تشویش ذرا کم ہو گئی ہے۔ میری بیوی کو ایک آپریشن کرانا پڑا گو یہ بڑا ہی ہولناک اور ناقابلِ برداشت منظر تھا۔ لیکن بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کی زندگی بچ گئی۔ میں انشاءاللہ مئی کے آخر میں آپ دونوں کے پاس پہونچ جاؤں گا۔ آپ نے کوئی اطلاع نہیں دی۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں معاملہ جوں کا توں ہی ہے۔

یونیورسٹی کا چانسلر اب کون ہوگا؟ کاش اعلیٰ حضرت نواب صاحب بھوپال اپنے استعفے پر دوبارہ غور فرما سکتے لیکن شعیب صاحب نے مجھے لکھا تھا کہ اس کا کوئی امکان نہیں۔ یہ ممکن بلکہ اغلب ہے کہ لارڈ ولینگڈن نواب صاحب کو استعفے پر مکرر غور کرنے پر ضرور مائل کریں گے۔

مجھے اطلاع دیجئے کہ اعلیٰ حضرت کا اس سلسلے میں کیا ارادہ ہے اگر اعلیٰ حضرت رضامند نہ ہوں تو پھر کیا آپ کی رائے میں نواب صاحب بھاولپور اس منصب کے لئے موزوں ہوں گے۔

محمد اقبال

لاہور

۱۲ر مئی ۱۹۳۵ء

ذاتی اور خفیہ

میرے پیارے مسعود

آپ کے خط کے لیے بہت بہت شکریہ مجھے کل لیڈی مسعود کا ایک خط ملا۔ جس میں انھوں نے مطلع کیا ہے کہ وہ تقریباً مئی کے آخر میں اندور جائیں گی مہربانی کر کے مجھے وہ صحیح تاریخ لکھئے جب آپ بھی ان کے پاس جائیں گے تب میں اس اطلاع کے پیش نظر اپنا پروگرام بناؤں گا۔

میں اس معاملے میں تھوڑی پریشانی محسوس کر رہا ہوں ایسا لگتا ہے کہ آپ اب بھی پُر امید ہیں۔ مجھے اعتراف ہے کہ میں مایوسی محسوس کر رہا ہوں چنانچہ یہ مطلع کیجیے کہ اعلیٰ حضرت بھوپال کب تشریف لا رہے ہیں تاکہ میں بالآخر یہ سمجھ سکوں کہ آیا اس اسکیم سے جو اعلیٰ حضرت کے ذہن میں ہے کوئی بات نکلے گی یا نہیں۔ میری خواہش ہے کہ اعلیٰ حضرت خود مجھے اپنی ریاست سے پنشن منظور کر دیں تاکہ میں اس قابل ہو جاؤں کہ قرآن پر اپنی کتاب لکھ سکوں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ ایک بے نظیر کتاب اور ان کے نام اور شہرت کو بقائے دوام بخشے گی۔ یہ جدید اسلام کے لیے ایک بڑی خدمت ہو گی اور میں شیخی نہیں بگھار رہا ہوں جب یہ کہتا ہوں کہ آج دنیائے اسلام میں میں ہی وہ واحد شخص ہوں جو اس کو کر سکتا ہے۔ اگر آپ چاہیں تو میں اس

کے لئے تیار ہو سکتا ہوں کہ اس کتاب کو اعلیٰ حضرتؒ کی نذر، کردوں اور اس پر کسی طرح کا کوئی حق نہ رکھوں یہ ایک قابلِ غور تجویز ہے۔

مہربانی کرکے مجھے لکھئے کہ کیا آپ اس تجویز کو اعلیٰ حضرتؒ کے سامنے رکھنا مناسب سمجھتے ہیں۔ اگر آپ کا ایسا خیال نہ ہو تو مہربانی کرکے اسے ان کے سامنے نہ رکھئے اور یہ لکھئے کہ اعلیٰ حضرتؒ کی اسکیم کی حقیقت کیا ہے۔ آپ ہندوستانی فرمانرواؤں کو مجھ سے بہتر طور پر سمجھتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت بھوپال مستثنیات میں سے ہیں اور ان کو کچھ ایسی روایات ورثہ میں ملی ہیں جو ان میں سے اکثر کو نہیں ملیں۔ اس لئے اس بات کی امید کم ہے کہ وہ اعلیٰ حضرت کے خیالات سے ہمدردی رکھیں گے۔ تاہم انتظار کیا جائے اور دیکھا جائے مگر مہربانی کرکے کوشش ضرور کیجئے اور دیکھئے کہ موجودہ امید و بیم کی حالت کسی نہ کسی طرح ختم ہو اگر ہم ناکام ہوئے تو میں فوراً ہی کوئی دوسرا منصوبہ بناؤں گا۔ میرے حالات فوری کارروائی کے مقتضی ہیں۔

میری بیوی رو بہ صحت ہیں۔ وہ بہت کمزور ہیں اور ہم لوگ آئندہ دو ہفتوں تک نئے مکان میں منتقل نہیں ہو سکیں گے۔

آپ کا ہمیشہ

محمد اقبال

(۷)

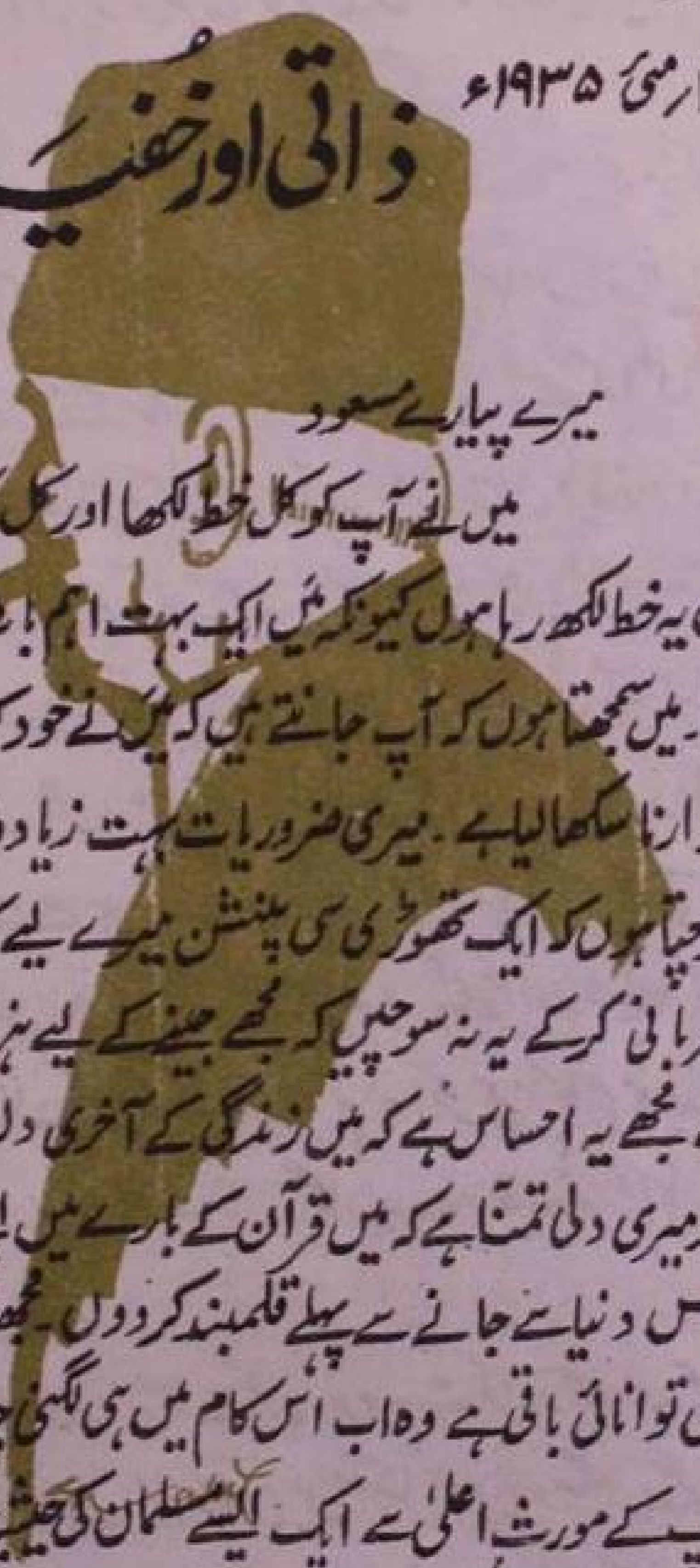

لاہور

۱۳ر مئی ۱۹۳۵ء

میرے پیارے مسعود

میں نے آپ کو کل خط لکھا اور کل کے خط کے تسلسل میں یہ خط لکھ رہا ہوں کیونکہ میں ایک بہت اہم بات لکھنا بھول گیا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ جانتے ہیں کہ میں نے خود کو سادہ زندگی گزارنا سکھا لیا ہے۔ میری ضروریات بہت زیادہ نہیں ہیں، میں سوچتا ہوں کہ ایک تھوڑی سی پینشن میرے لیے کافی ہوگی۔ مہربانی کر کے یہ نہ سوچیں کہ مجھے جینے کے لیے ہزاروں کی ضرورت ہے مجھے یہ احساس ہے کہ میں زندگی کے آخری دن گزار رہا ہوں اور میری دلی تمنا ہے کہ میں قرآن کے بارے میں اپنے افکار کو اس دنیا سے جانے سے پہلے قلمبند کر دوں۔ مجھ میں جو تھوڑی سی توانائی باقی ہے وہ اب اس کام میں ہی لگنی چاہیئے۔ تاکہ میں آپ کے مورثِ اعلیٰ سے ایک ایسے مسلمان کی حیثیت سے ملوں جس نے اس عظیم عقیدہ کے تئیں جو اس نے ہم سب کو دیا ہے، اپنا فرض پورا کر دیا۔

تمہارا ہمیشہ

محمد اقبال

(۸)

لاہور ۲۳ مئی ۱۹۳۵ء

مائی ڈیئر مسعود

نوازش نامہ کے لئے جس سے ایک گونہ اطمینان ہوا۔ میری خواہش تو حقیقت میں اس انسان کی خواہش ہے جو قبر میں پاؤں لٹکائے ہوئے بیٹھا ہے اور سفر آخرت سے پہلے کچھ نہ کچھ خدمت انجام دینے کا تمنائی ہے۔ مجھے امید ہے آپ اعلیٰ حضرت کی خدمتِ اقدس میں اس مسئلے کو پیش کر دیں گے۔ اعلیٰ حضرت کے مراحم خسروانہ کا کس زبان سے شکریہ ادا کروں کہ بھوپال میں میری آسائش کا ان کو اس قدر خیال ہے۔ میری بیوی خطرناک طور پر بیمار ہے، شاید یہ اس کے آخری لمحات ہیں۔ لہٰذا میرے لئے لاہور سے اس وقت باہر جانا ممکن نہیں۔ آپ کو بعد میں اطلاع دے سکوں گا۔ مجھے اطلاع دیجئے کہ آپ اور لیڈی مسعود صاحبہ کب بھوپال واپس آئیں گے۔ میرا خیال ہے کہ لیڈی مسعود صاحبہ تو کچھ دیر اندور میں مزید قیام فرمائیں گی۔ اور آپ جون کے آخر میں بھوپال واپس پہونچ جائیں گے۔ لیڈی مسعود صاحبہ کی خدمت میں میرا سلام کہئے۔ اور انور کو دعا۔ کیا حکیم صاحب ابھی وہاں ہی ہیں۔ امید ہے انھیں ملازمت مل گئی ہوگی۔

والسلام۔ محمد اقبال

ساڑھے پانچ بجے میری بیوی کا انتقال ہو گیا۔

اقبال

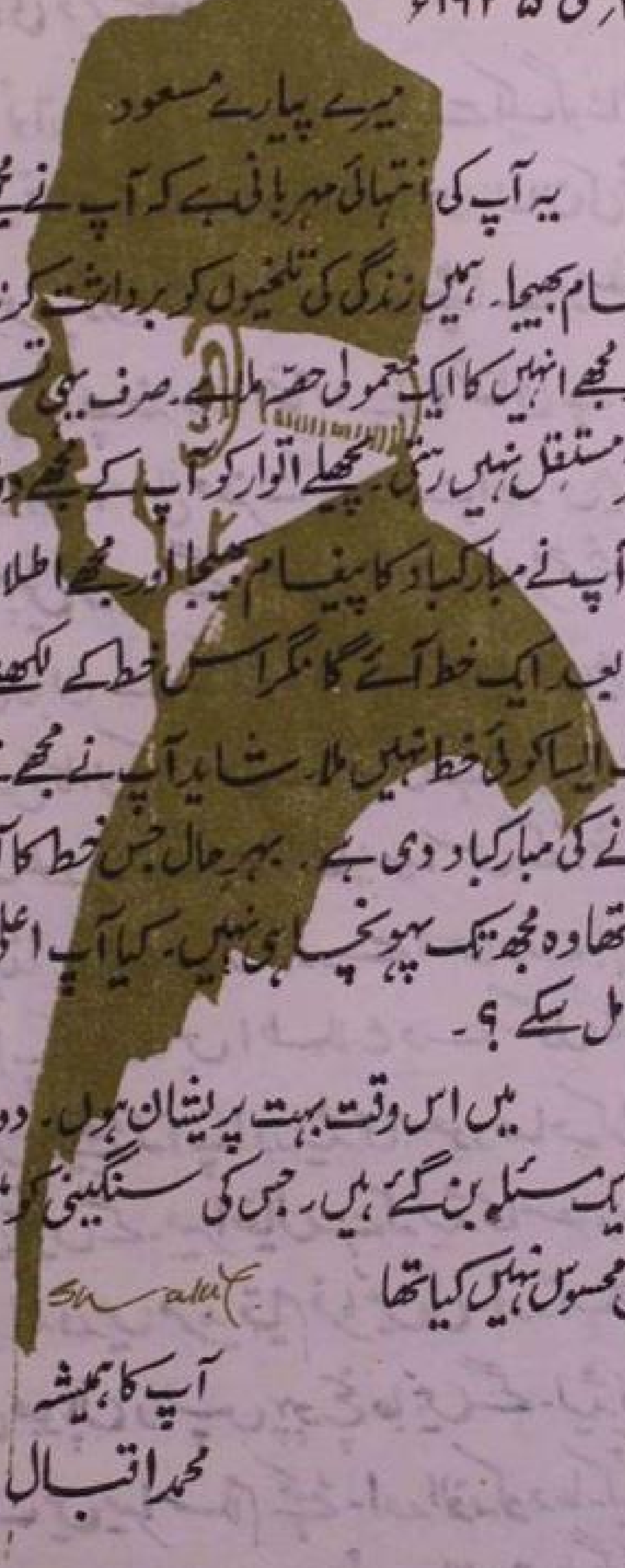

لاہور

۳۰ مئی ۱۹۳۵ء

میرے پیارے مسعود

یہ آپ کی انتہائی مہربانی ہے کہ آپ نے مجھے ایک تعزیتی پیغام بھیجا۔ ہمیں زندگی کی تلخیوں کو برداشت کرنا ہی ہوتا ہے اور مجھے انہیں کا ایک معمولی حصہ ملا ہے۔ صرف یہی تسلی ہے کہ کوئی چیز مستقل نہیں رہتی۔ پچھلے اتوار کو آپ کے مجھے دو تار ملے۔ پہلے میں آپ نے مبارکباد کا پیغام بھیجا اور مجھے اطلاع دی کہ تار کے بعد ایک خط آئے گا۔ مگر اس خط کے لکھنے کے وقت تک ایسا کوئی خط نہیں ملا۔ شاید آپ نے مجھے نئے گھر میں منتقل ہونے کی مبارکباد دی ہے۔ بہرحال جس خط کا آپ نے وعدہ کیا تھا وہ مجھ تک پہونچا ہی نہیں۔ کیا آپ اعلیٰ حضرت سے مل سکے ؟۔

میں اس وقت بہت پریشان ہوں۔ دونوں بچے میرے لیے ایک مسئلہ بن گئے ہیں، جس کی سنگینی کو میں نے پہلے کبھی محسوس نہیں کیا تھا

آپ کا ہمیشہ

محمد اقبال

(۱۰)

لاہور

۳۰ مئی ۱۹۳۵ء

ڈیر مسعود۔ آپ کا والا نامہ ابھی ملا ہے۔ میں کس زبان سے اعلیحضرت کا شکریہ ادا کروں۔ انھوں نے ایسے وقت میں میری دستگیری فرمائی جب کہ چاروں طرف سے میں آلام و مصائب میں محصور تھا خدا تعالیٰ ان کی عمر و دولت میں برکت دے۔ ہندوستان کے مسلمان شرفا میں سے کون ہے جو اعلیحضرت کا یا ان کے دودمان عالی کا ممنون احسان نہیں ہے۔

دور دستاں را باحساں یاد کردن ہمت است
ورنہ ہر نخلے بپائے خود ثمر می افگند

میرا یہ عریضہ اعلیحضرت کو سنا دیجئے میں خود حاضر ہو کر بھی شکریہ عرض کروں گا۔ اب میری درخواست صرف اسقدر ہے کہ احکام اس پنشن کے تو باقاعدہ جاری ہونگے ہی سرکار عالی اپنے ہاتھ سے بھی اسی مضمون کا ایک خط مجھے لکھ دیں جو آپ نے مجھے لکھا ہے یہ خط میری اولاد میں بطور یادگار کے رہے گا اور وہ اس پر فخر کریں گے۔ میں انشاءاللہ یا تو چالیسویں کے بعد حاضر ہونگا یا جب آپ اور لیڈی مسعود ایبٹ آباد سے اگست میں مع الخیر انگلینڈ سے بھوپال آجائینگے تو مہربانی کرکے مجھے یہ لکھ دیجئے کہ اگر میں جون کے آخر میں آؤں تو اپنے بھوپال پہنچنے کی کس کو اطلاع دوں۔ ممنون صاحب کو اطلاع

دیدوں یا جکو آپ لکھیں ۔ لیڈی مسعود کی خدمت میں سلام
عرض ہو ۔ جاوید آداب کہتا ہے ۔
باقی آپ کا شکریہ کیا ادا کروں ۔ مسلمانوں کے
ساتھ ہمدردی سادات کی آبائی میراث ہے ۔ بالخصوص آپ
کے خاندان کے ۔ والسلام

محمد اقبال

(۱۱)

لاہور

۱۵ر جون ۳۵ء

ڈیر مسعود۔ امید کہ آپ اور لیڈی مسعود بہمہ نوع
خیریت سے ہوں گے۔ میں آپ کے خط کے انتظار میں
ہوں۔ امید کہ وزارتی احکام متعلقہ پنشن صادر ہو گئے
ہوں گے۔ اب صرف مجھے اس خط کا انتظار ہے جس کا ذکر
میں نے گزشتہ خط میں کیا تھا اگر اعلیحضرت جبرٹ سے
واپس تشریف لے آئے ہوں تو وہ خط لکھوا کر بھجوا دیجے
کل اعلیحضرت ظاہر شاہ کا تار تعزیتی آیا تھا اور آج سردار
صلاح الدین سلجوقی اعلیحضرت کا زبانی پیغام لائے ہیں۔
بہت حوصلہ افزا اور دل خوش کن پیغام ہے۔

زیادہ کیا عرض کروں۔ سوائے دعاے
ترقی مراتب کے۔ لارڈ لوتھین کا خط ابھی لندن سے آیا
ہے وہ پوچھتے ہیں کہ۔ روڈز لیکچرز کے لئے کب آؤ گے اب
بچوں کو چھوڑ کر کہاں جا سکتا ہوں ان کی ماں کی وصیت
ہے کہ ان بچوں کو ایک دن کے لئے بھی اپنے سے جدا نہ کرنا۔
لیڈی مسعود کی خیریت سے آگاہ کیجئے اور
میری طرف سے انھیں سلام کہئے۔ والسلام

محمد اقبال

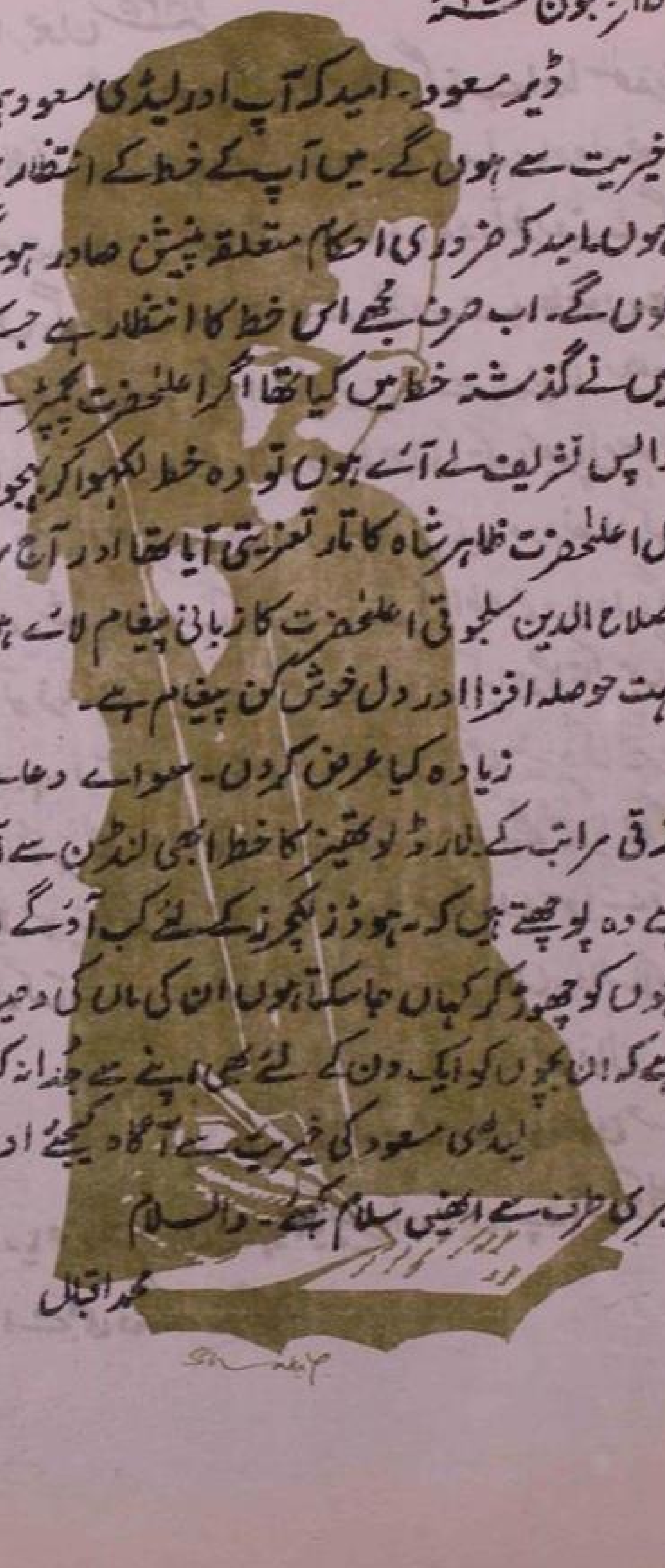

(۱۲)

لاہور

۲۴ر جون ۱۹۳۵ء

ڈیر مسعود۔ آپ کا خط مل گیا ہے اور اعلیٰحضرت کا والا نامہ بھی موصول ہو گیا ہے جسے میں نے سادہ اور خوبصورت فریم میں لگوا دیا ہے۔ آپ شاید اندور تشریف لے گئے ہوں گے۔ میں لیڈی مسعود کے لئے دست بدعا ہوں۔ جب ان کو فراغت ہو تو مجھے ان کی خیریت سے بذریعہ تار مطلع کیجئے میں انشاء اللہ وسط جولائی تک بھوپال پہونچوں گا۔ جاوید کو ہمراہ لانا ہو گا۔ وہ ہر روز ایک دو دفعہ یاد کر لیتا ہے۔ شعیب صاحب کو اپنے آنے کی اطلاع دیدوں گا۔ مگر یہ تو فرمائیے کہ میرا ایڈریس بھوپال میں کیا ہو گا تاکہ میں گھر میں وہ ایڈریس چھوڑ جاؤں اس طرح بچی منیرہ کی خیریت کی خبر مجھے روز ملتی رہے گی جس جگہ مجھے ٹھیرنا ہو گا اس جگہ کا پتہ لکھ دیجئے۔ زیادہ کیا عرض کروں سوائے اس کے کہ آپ سے ملنے کے واسطے تڑپ رہا ہوں۔ والسلام

محمد اقبال

ہاں آپ کا پرائیویٹ سکریٹری ممنون حسن ریاض منزل ہی میں ہو گا یا کہیں اور۔ میں اپنے آنے کی اطلاع اسے بھی دے دونگا۔

(۴۳)

لاہور
۲ر جولائی ۱۹۳۵ء

ڈیر مسعود ابھی آپ کا تار ملا جس سے اطمینان خاطر ہوا۔ خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ آپ کا خط ملنے سے اس وقت تک میری طبیعت نہایت پریشان تھی۔ گذشتہ رات بھی میں دیر تک ان کے لئے دعا کرتا رہا۔ دوران قیام بھوپال میں انھوں نے جو توجہ مجھ پر مبذول کی ہیں اسے کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ امید ہے کہ اب وہ جلد صحت کامل حاصل کریں گی اور آپ کی طبیعت کو بھی اطمینان نصیب ہوگا۔ زیادہ کیا عرض کروں سوائے اس کے کہ موسم سخت گرم ہے۔ بارش کا انتظار ہے۔ کل سے مطلع غبار آلود ہے۔

میری طرف سے انھیں سلام کہئے اور دعائے صحت

آپ کا
محمد اقبال

(۱۴)

لاہور ۱۸ ستمبر ۱۹۳۵ء

ڈیر مسعود۔ تمہارا خط جس میں دو نامے ملفوف تھے
ابھی ملا ہے۔ الحمد للہ کہ خیریت ہے میں بھی خدا کے فضل و
کرم سے اچھا ہوں۔

انشاء اللہ ۲۴ یا ۲۵ اکتوبر کو پانی پت پہونچوں گا
جو چند اشعار فارسی کے لکھے تھے وہ میں نے خواجہ سجاد حسین
صاحب کی خدمت میں ان کی درخواست پر بھیج دئے ہیں
جاوید کے ماموں کو بھی آج قالین کے لئے پھر لکھ دیا ہے۔
اطمینان فرمایئے۔

باقی رہا وہ معاملہ سو اس میں تمہارے اس خط
کے بعد میں کیا عرض کروں۔ اعلیحضرت نواب صاحب بھوپال
کی پنشن قبول کرنے کے بعد کسی اور طرف نگاہ کرنا آئین
جوانمردی نہیں ہے لیکن میں آپ کو اپنا دوسرا Self
خیال کرتا ہوں اس لئے جو کچھ آپ لکھتے ہیں اس پر عمل کرتا ہوں
اخباروں میں اس کا چرچا مناسب نہیں معلوم ہوتا اور
اس کی ادائیگی بھی حضرت اعلیحضرت ہی کی ہونی چاہئے جیسا کہ
آپ نے مجھ سے زبانی کہا تھا۔ زیادہ کیا عرض کروں۔

لیڈی مسعود سلام قبول کریں۔ جاوید سلام عرض
کرتا ہے۔ علی بخش بھی آداب کہتا ہے۔ والسلام

محمد اقبال

لاہور

لاہور ۲۰ر اکتوبر ۱۹۳۵ء

ڈیئر مسعود۔ ایک خط اس سے پہلے لکھ چکا ہوں جو امید ہے تم کو مل گیا ہوگا۔ جواب کا ابھی تک انتظار ہے۔ امید ہے کہ آپ اور بیگم مسعود مع الخیر ہوں گے۔ میرے ایک دوست جو یہاں کے سادات میں سے ہیں۔ ذیابیطس کے پرانے بیمار تھے۔ حال میں تندرست ہو کر وائینا آسٹریا سے واپس آئے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ دوران علاج میں انھوں نے اپنے ڈاکٹر سے میرے مرض کا بھی ذکر کیا تھا جس پر ڈاکٹر نے کہا کہ اگر وہ بیمار یہاں آ جائے تو میں گارنٹی کرتا ہوں کہ بالکل تندرست ہو جائے گا۔ شاہ صاحب فروری میں پھر وائینا جانے والے ہیں اور اصرار کرتے ہیں کہ میں بھی ان کے ساتھ وہاں چلوں اور وہاں چل کر علاج کراؤں۔ آپ اس بارے میں کیا مشورہ دیتے ہیں؟۔ فی الحال میری صحت ترقی کر رہی ہے آواز میں بھی قدرے امپروومنٹ ہے۔ ڈاکٹر عبدالباسط نے جو فوٹو میرے سینے کا لیا تھا اسے ڈاکٹر رحمٰن وائینا بھیجنے والے تھے۔ معلوم نہیں ابھی تک بھیجا ہے یا نہیں۔ ڈاکٹر صاحب (عبدالباسط) کو خط لکھ کر دریافت کیا ہے وہاں سے اکسپرٹ اوپینین آ جانے پر ہی آخری فیصلہ کروں گا۔ فی الحال میں آپ کی رائے چاہتا ہوں باقی خدا کے فضل سے خیریت ہے۔ جاوید آداب عرض کرتا ہے۔ اور علی بخش سلام لکھواتا ہے۔ والسلام۔ محمد اقبال

بیگم مسعود صاحبہ سے سلام عرض کیجئے انشاء اللہ پانی پت میں ملاقات ہوگی۔

کل سکھو بھٹی کے بقایا چندے کی تعمیر ہوگی امید کہ پانی پت پہنچنے کے کام ختم ہو جائے گا۔

لاہور

۱۰ دسمبر ۱۹۳۵ء

ڈیر مسعود۔ تمہارا خط ابھی ملا۔ کل شام کے قریب تار بھی ملا۔ الحمد للہ کہ خیریت ہے۔ میں اعلیحضرت کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ معلوم ہوتا ہے ان کو میری آسائش کا بہت خیال ہے خدائے تعالیٰ اجر عظیم ان کو عطا فرمائے۔

ہز ہائنس آغاخان کو بھی خط لکھ دوں گا۔

اطمینان فرمائیے۔ اس سے پہلے ایک خط آپ کی خدمت میں لکھ چکا ہوں امید ہے پہونچ گیا ہوگا اور کتابوں کا پارسل بھی مل گیا ہوگا۔ اندور سے رشید صاحب کا خط بھی آیا تھا ان کو بھی جواب لکھ دیا تھا۔ لیڈی مسعود صاحبہ کی خدمت میں عرض ہے کہ میں نے حکیم نابینا صاحب کی خدمت میں ان کی علالت کا تذکرہ کر دیا تھا وہ نومبر میں تمہارے ساتھ دہلی آئیں تو ضرور انکو نبض دکھائیں۔

لاہور میں گرمی کی بے انتہا شدت ہے بارش کا نام و نشان نہیں ہے سرحد پر جنگ باقاعدہ شروع ہوگئی ہے معلوم ہوتا ہے مسجد شہید گنج کا اثر وہاں بھی جا پہونچا ہے۔ اور راولپنڈی میں کیا تمام پنجاب میں مسجد کی بازیابی کے لئے جوش و خروش بڑھ رہا ہے خدائے تعالیٰ مسلمانوں پر اپنا فضل کرے۔ زیادہ کیا لکھوں۔ جاوید آپ کی اور لیڈی مسعود کی خدمت میں آداب لکھواتا ہے علی بخش بھی آداب عرض کرتا ہے۔ والسلام

محمد اقبال

لاہور

لاہور ۱۱ر دسمبر ۱۹۳۵ء

ڈیر مسعود۔ کل خط لکھ چکا ہوں۔ آج اس تمام معاملے پر کامل غور و فکر کرنے کے بعد پھر لکھتا ہوں آپ اس خط کو کانفیڈنشل تصور فرمائیں۔ آپ کو یاد ہوگا میں نے آپ سے بھوپال میں آپ کے بیڈ روم میں گفتگو کی تھی۔ میرا خیال تھا کہ میرا خیال معلوم کر لینے کے بعد آپ نے شاید اس تجویز کو ڈراپ کر دیا ہوگا اس کے بعد جب کبھی کا آپ نے مجھ سے ذکر کیا تھا میں سمجھ رہا تھا کہ کوئی اور معاملہ ہے۔ بہر حال آپ کو معلوم ہے کہ اعلیٰحضرت نواب صاحب بھوپال نے جو رقم میرے لئے مقرر فرمائی ہے وہ میرے لئے کافی ہے اور اگر کافی نہ بھی ہو تو میں کوئی امیرانہ زندگی کا عادی نہیں۔ بہترین مسلمانوں نے سادہ اور درویشانہ زندگی بسر کی ہے۔ ضرورت سے زیادہ کی ہوس کرنا روپیہ کا لالچ ہے جو کسی طرح بھی کسی مسلمان کے شایانِ شان نہیں ہے آپ کو میرے اس خط سے یقیناً کوئی تعجب ہوگا کیونکہ جن بزرگوں کی آپ اولاد ہیں اور جو ہم سب کے لئے زندگی کا نمونہ ہیں ان کا شیوہ ہمیشہ سادگی اور قناعت رہا ہے ان حالات پر نظر کرتے ہوئے مجھے اس رقم کو قبول کرتے ہوئے حجاب آتا ہے اور میں بے حد تذبذب کی حالت میں ہوں مجھے نہیں معلوم کہ آپ کی ہز ہائینس آغا خان سے کیا خط و کتابت ہوئی ہے اور مجھے اندیشہ ہے کہ میری اس تحریر کو ناشکری پر محمول نہ کیا جائے

بہر حال میں نے ہز ہائینس آغا خان کو شکریہ کا خط لکھ دیا ہے گو اس میں مندرجہ بالا خیالات کا اظہار مطلق نہیں کیا گیا اور اخلاقاً مجھ کو ایسا کرنے کی جرأت بھی نہ ہونی چاہئے تھی۔ آپ جب اس معاملے پر غور کریں گے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ اس کے بہت پہلو ہیں اور میں نے تمام پہلوؤں کو مدِ نظر رکھ کر آپ کو یہ خط لکھا ہے آپ مہربانی کر کے مجھ کو جلد اس امر سے اطلاع دیں کہ آیا آپ کو میرے ان خیالات سے اتفاق ہے یا نہیں اگر اتفاق نہیں ہے اور اب اس تجویز کا ڈراپ کرنا قرینِ مصلحت نہیں ہے تو پھر میں ایک اور تجویز پیش کرتا ہوں اور وہ یہ کہ ہز ہائینس آغا خان یہ پنشن جاوید کو عطا کر دیں اس وقت تک کہ اس کی تعلیم کا زمانہ ختم ہو جائے یا جس وقت تک ہز ہائینس مناسب تصور کریں بعض پرائیوٹ وجوہ کی بنا پر جن کا کچھ نہ کچھ حال آپ کو معلوم بھی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کی تعلیم کی طرف سے بکلی اطمینان ہو جائے میں نہیں کہہ سکتا کہ ہز ہائینس آغا خان میری اس تجویز کی نسبت کیا خیال کریں گے میں نے اپنی مشکلات کا حال آپ کو لکھ دیا ہے اب آپ جو تجویز چاہیں کریں اور مجھ کو اپنے خیالات سے مطلع کریں جہاں تک ممکن ہے جلد۔ آخری فیصلے تک اس بات کا پریس میں جانا مناسب نہیں ہے۔ امید ہے مزاج بخیر ہو گا۔ والسلام

محمد اقبال۔

لاہور

(۱۸)

ڈیر مسعود۔ ملفوفہ خط سید احمد عباس کا
ہے جو مدینہ منورہ میں روضۂ حضور رسالت مآب کے محافظ
ہیں۔ میں نے پہلے بھی تم سے ان کا ذکر کیا تھا۔ نہایت عمدہ
سفرنامہ ہندوستان کا لکھ رہے ہیں۔ عربی زبان کے ادیب
ہیں اور شرفائے عرب میں ان کا خاندان بلند مرتبت ہے
یہ خط ہز ہائینس کی خدمت میں بھجوا دیجئے چونکہ ان کو یہاں
کے دستور کا علم نہیں اس واسطے انھوں نے اپنا خط میرے
خط میں ملفوف کر دیا ہے اگر اعلیٰحضرت نے ان کو اجازت
دی تو یہاں آئیں گے۔ پٹیالہ نے ان کی بڑی قدر افزائی
کی اور بڑی خاطر و مدارات کی اگر وہ آئیں تو تم بھی ان
کو دعوت دینا اور کرنل راجسن سے بھی تو مجھے ملا دیجئے۔
تم کہتے تھے کہ وہ اب یہاں سے چلے جانے والے ہیں۔ والسلام

محمد اقبال

شیش محل۔ ۱۰ مارچ ۱۹۳۶ء

لاہور۔ ۲ رمئی ۱۹۳۶ء

ڈیئر مسعود

کئی دن سے تمہارا خط نہیں ملا۔ میں منتظر ہوں۔ خیر خیریت تو لکھ دیا کیجیے۔ اگر تم مصروف ہو تو ممنون صاحب سے کہہ دیجیے کہ دو حرف لکھ دیا کریں۔ میری صحت خدا کے فضل سے بحال ہو گئی ہے بلکہ میں کہہ سکتا ہوں کہ اس بیماری سے پہلے جو حالت تھی وہ عود کر آئی ہے البتہ ابھی آواز میں ترقی نہیں ہوئی جتنی کہ امید تھی۔ گو پہلے سے بہتر ہے۔ نیازی اور انجمن حمایت اسلام کی عرضداشت کا کیا ہوا؟ کیا تم نے سر آغا خاں والے معاملے کا اعلیٰ حضرت سے ذکر کیا تھا؟ یہ بات میرے دل میں کھٹک رہی ہے۔ معلوم نہیں اعلیٰ حضرت کیا خیال کریں۔

زیادہ کیا لکھوں۔ پنڈت جواہر لال نہرو کا خط آیا تھا۔ آج کل مسٹر محمد علی جناح لاہور آئے ہوئے ہیں۔ اور یہاں کی مختلف پولیٹیکل پارٹیوں میں اتحاد کی کوشش کر رہے ہیں۔ امید کہ تم اور بیگم صاحبہ اچھے ہوں گے۔

محمد اقبال

(۴۰)

لاہور۔

۲۹ر جون ۱۹۳۶ء

ڈیر مسعود۔ تمہارا خط ابھی ملا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ تم اب خدا کے فضل و کرم سے بالکل اچھے ہو کیونکہ خط میں تم نے اپنی صحت کے متعلق ایک حرف بھی نہیں لکھا۔ ضرب کلیم یا اعلان جنگ زمانہ حاضر کے خلاف افسوس کہ ابھی تک تیار نہیں ہوئی۔ یہ میرا قصور نہیں پریس کا قصور ہے۔ اب ۴ر جولائی کو کتاب کی طباعت ختم ہو گئی تو Advance کاپی ارسال کر دوں گا۔ ۳ر اپریل کی شب کو جب میں بھوپال میں تھا میں نے تمہارے دادا رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا۔ مجھ سے فرمایا کہ اپنی علالت کے متعلق حضور رسالت مآب کی خدمت میں عرض کرو۔ میں اسی وقت بیدار ہو گیا اور کچھ شعر عرض داشت کے طور پر فارسی زبان میں لکھے کل ساٹھ شعر ہوئے لاہور آکر خیال ہوا کہ یہ چھوٹی سی نظم ہے اگر کسی زیادہ بڑی مثنوی کا ایک حصہ ہو جائے تو خوب ہو۔ الحمد للہ کہ یہ مثنوی بھی اب ختم ہو گئی۔ مجھ کو اس مثنوی کا گمان بھی نہ تھا۔ بہر حال اس کا نام ہوگا "پس چہ باید کرد اے اقوام شرق"۔ ضرب کلیم کی طباعت کے بعد اس کی کتابت شروع ہو گی۔ باقی خدا کے فضل و کرم سے خیریت ہے۔

اقبال اور
۱۱۹

تم اپنی خیریت سے اطلاع دو۔ لیڈی مسعود سلام قبول کریں۔ علی بخش تم دونوں کو آداب عرض کرتا ہے۔

محمد اقبال

(۲۱)

لاہور یکم اگست ۱۹۳۶ء

ڈیر مسعود۔ آج میرے منشی طاہر دین آپ کی خدمت میں "ضرب کلیم" کی چھ کاپیاں ارسال کر رہے ہیں۔ ان میں سے ایک کاپی آپ کی ہے اور باقی خاندانِ شاہی کیلئے ایک اعلیٰحضرت کیلئے۔ ایک ہز ہائنس کیلئے ایک شہزادی ولیعہد کیلئے اور دو اعلیٰحضرت کے دونوں بھتیجوں کیلئے۔ اعلیٰحضرت کیلئے جو کاپی ہے اس پر میرا نام کتاب کے صفحے پر ڈیڈی کیشن کے اشعار کے نیچے لکھا ہے اگر کوئی اور کاپی مطلوب ہو تو اطلاع دیجئے۔

ڈاکٹر عبدالباسط صاحب اور شعیب صاحب کیلئے علیحدہ پارسل میں کاپیاں ان کے نام ارسال کیگئی ہیں۔

امید کہ آپکا مزاج بخیر ہوگا۔ بیگم مسعود سلام قبول کریں۔ جاوید سلام عرض کرتا ہے۔ علی بخش بھی آداب کہتا ہے۔ والسلام

محمد اقبال

میں خدا کے فضل سے اچھا ہوں شاید کہ دنوں میں بھوپال آؤں۔

لاہور۔

۲۷ اگست ۱۹۳۶ء

ڈیر مسعود۔ تمہارا خط ابھی ملا ہے۔ الحمدللہ کہ خیریت ہے میرا ابھی یہی فیصلہ ہے جو تم نے کیا ہے۔ یہ واقعی اٹل ہے۔ میں نے تو پارلیمنٹری بورڈ کی صدارت سے بھی استعفیٰ دے دیا ہے۔ بورڈ کی میٹنگ کل ہو گی آج کے سول اینڈ ملٹری گزٹ میں جو نوٹ اس استعفا پر نکلا ہے ممکن ہے تمہارے ملاحظہ سے گزرا ہو۔ بورڈ کے ممبر اصرار کر رہے ہیں کہ کچھ دن کے لئے اسے ملتوی کر دوں۔ بہرحال اس ماہ کے اختتام تک میں اس کی صدارت سے دستبردار ہو جاؤں گا۔ جس روز کتب تمہارے نام سے ارسال کی گئیں اس روز صرف آٹھ کتابیں جلد ہو کر آئی تھیں، آٹھ کی آٹھ بھوپال ارسال کر دی گئیں۔ بعد میں جو جلدیں ہوئیں وہ .....ordinary قسم کی جلدیں تھیں۔ اس لئے لیڈی مسعود کے نام ارسال نہ کی گئی۔ امید ہے کل تک اور عمدہ جلدیں بن کر آئیں گی تو انھیں ارسال کر دوں گا۔ مطمئن رہیے مجھے یاد ہے بھولا نہیں ہوں۔ اعلیٰ حضرت کا خط بھی نہایت تلطف آمیز تھا جو انھوں نے اپنے ہاتھ سے لکھا تھا۔

باقی رہی کتاب سو یہ ایک Topical چیز ہے۔ اس کا مقصود یہ ہے کہ بعض خاص خاص مضامین پر میں اپنے خیالات کا اظہار کر دوں جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔ یہ ایک اعلانِ جنگ ہے زمانہ حاضر کے نام اور "ناظرین" سے میں نے خود کہا

ہے کہ۔ "میدانِ جنگ میں نہ طلب کر نوائے چنگ۔"
نوائے چنگ یہاں موزوں نہیں ہے اس کتاب کا
Realistic ہونا ضروری ہے اور نوائے چنگ کی تلافی
Epigramatic style سے کیگئی ہے۔ والسلام۔

محمد اقبال۔ لاہور

لاہور - ۱۵ر جنوری ۱۹۳۷ء

ڈیر مسعود - ابھی تمہارا خط ملا - کیا خوب! میں گذشتہ رات علی بخش سے کہہ رہا تھا کہ مسعود کا خط کئی دن سے نہیں آیا فکر و تردد ہے - آج دوپہر کو تمہارا خط مل گیا - الحمد للہ میری صحت دن بہ دن ترقی کر رہی ہے آواز میں بھی فرق آ رہا ہے - انشاء اللہ دربارِ رسالتؐ میں جو کچھ میں نے عرض کیا ہے قبول ہوگا - امسال تمہارا حضور میں حاضری کا قصد تھا مگر بعض موانع پیش آ گئے - انشاء اللہ امید ہے کہ سال آئندہ) حج بھی کروں گا اور دربارِ رسالتؐ میں بھی حاضری دوں گا - اور وہاں سے ایک ایسا تحفہ لاؤں گا کہ مسلمانانِ ہند یاد کریں گے - یہ تحفہ بھی اعلیٰ حضرت کی نذر کیا جائے گا - خدا تعالیٰ انھیں عمر دراز عطا فرمائے - باقی خدا کے فضل و کرم سے خیریت ہے - لاہور میں الیکشن کی گرم بازاری ہے - پنجاب میں الیکشن کے سلسلے میں اب تک قتل کی دو وارداتیں ہو چکی ہیں - سرحد پر پھر جنگ اور قصہ وہی مسجد شہید گنج کا - امید کہ لیڈی مسعود بخیریت ہوں گی - ان کی خدمت میں آداب عرض ہو - علی بخش آپ دونوں کی خدمت میں آداب عرض کرتا ہے - جاوید بھی جو ابھی اسکول سے آیا ہے سلام عرض کرتا ہے - فروری یا مارچ میں دہلی جانے کا قصد ہے - ممکن ہوا تو چند روز کے لئے بھوپال بھی آؤں گا -

تمہارا مخلص محمد اقبال

(۲۴)

لاہور - ۱۹ اپریل ۱۹۳۷ء

ڈیئر ود - کئی دنوں سے تمہاری خیریت معلوم نہیں ہوئی - امید ہے کہ لیڈی مسعود اور بچی خدا کے فضل و کرم سے مع الخیر ہوں گی - ان کی خیریت سے مطلع کیجئے - میں ایک روز کے لئے دہلی گیا تھا - حکیم نابینا کی دوائی سے صحت بہت ترقی کر رہی ہے - تم اپنی خیریت سے مطلع کرو - گرمی کا آغاز لاہور میں ہو گیا ہے - گو رات کو ذرا سردی ہو جاتی ہے - رات میں نے ایک کشمیری بزرگ سے سنا کہ تم کشمیر کے ہوم منسٹر بننے والے ہو - کیا اس افواہ میں کوئی صداقت ہے؟ امید نہیں کہ اعلیٰ حضرت نواب صاحب بھوپال تم کو بھوپال چھوڑنے کی اجازت دیں - والسلام

تمہارا مخلص

محمد اقبال

میں نے یہ خط ایک دوست سے لکھوایا ہے معاف رکھنا - آنکھ کا معائنہ کرایا ہے ڈاکٹر نے کہا ہے کہ دوسرے معائنہ تک لکھنا پڑھنا بند کر دو -

جاوید تم کو اور لیڈی مسعود کو سلام کہتا ہے اور علی بخش بھی سلام عرض کرتا ہے -

(۲۵)

لاہور

۳ر جون ۱۹۳۷ء

ڈیئر مسعود۔ کئی دن سے تمہاری خیریت نہیں معلوم ہوئی۔ امید ہے۔ کہ تم اور لیڈی مسعود بخیریت ہوں گے۔ اور نادرہ بھی تندرست ہوگی میں بھی خدا کے فضل و کرم سے اچھا ہوں۔

تم کو یہ سن کر افسوس ہوگا کہ جاوید کا ماموں خواجہ عبد الغنی جس سے تم دلی میں ملے تھے۔ چند روز ہوئے۔ بقضائے الہیٰ فوت ہوگیا۔ دلی سے مسوری پہونچ کر ایک روز دفعتہ گرتے ہی، بے ہوش ہوگیا۔ اور پانچ دن بے ہوش رہ کر عالم بے ہوشی میں ہی اس عالم فانی سے کوچ کر گیا۔ خدا تعالیٰ اس کی مغفرت کرے۔ نہایت نیک اور مخلص انسان تھا۔ میرے دونوں بچوں سے بہت محبت رکھتا تھا۔ اور مجھے اس پر بھروسہ تھا۔ اس کی ناگہانی موت نے مجھ کو بے حد پریشان کیا ہے۔ ماں کی طرف سے ان دونوں بچوں یہی بازو تھا۔ باپ کی طرف سے جو رشتہ دار ان کے ہیں۔ ان سے کسی قسم کی کوئی توقع نہیں ہے اگرچہ میں نے تمام عمر اپنے مقدور سے زیادہ ان کی خدمت کی ہے۔ اس ساری پریشانی میں ایک خیال مجھے تسکین دیتا رہا۔ اور وہ یہ کہ جو میری زندگی میں ان بچوں کا محافظ پرورش کرنے والا ہے۔ وہی میرے بعد بھی ان کی حفاظت اور پرورش کرے گا۔ اس کے علاوہ میں اپنے حقیقی عزیزوں سے زیادہ تم پر بھروسہ رکھتا ہوں۔ خدا تعالیٰ تم کو عمر نوح عطا کرے۔ اور میں اپنی

زندگی میں تم کو اس سے بھی زیادہ با اقبال دیکھوں۔ زیادہ کیا لکھوں۔ لاہور میں گرمی کی سخت شدت ہے۔ امید کہ جون کے آخر میں بارش ہو گی۔ لیڈی مسعود صاحبہ کی خدمت میں آداب۔ نادرہ کو دعا۔ جاوید بھی آداب کہتا ہے اور علی بخش بھی۔ والسلام

محمد اقبال

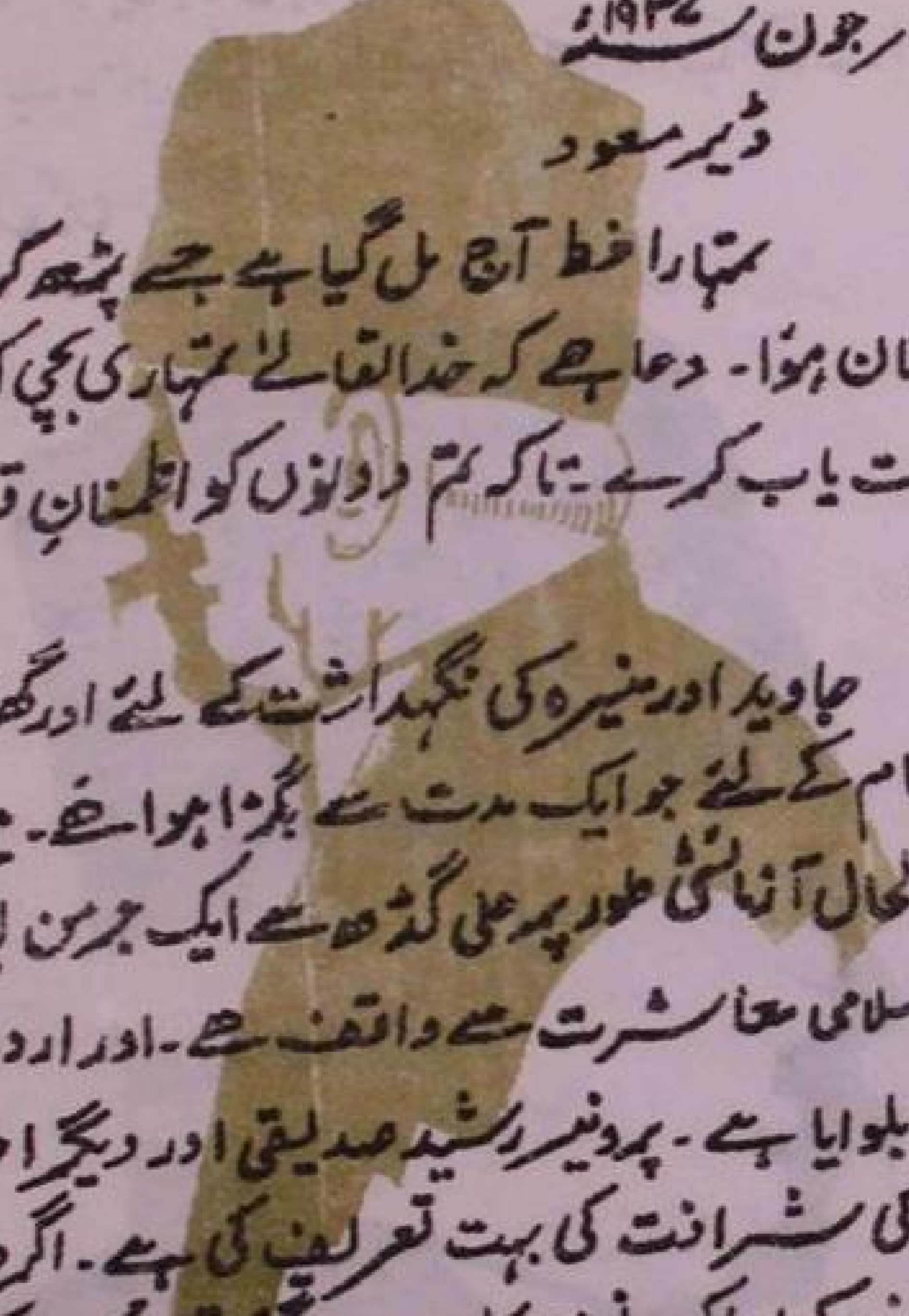

لاہور

۸ر جون ۱۹۳۷ء

ڈیر مسعود

تمہارا خط آج مل گیا ہے جسے پڑھ کر بہت اطمینان ہوا۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ تمہاری بچی کو جلد صحت یاب کرے۔ تاکہ تم دونوں کو اطمینانِ قلب حاصل ہو۔

جاوید اور منیرہ کی نگہداشت کے لیے اور گھر کے عام انتظام کے لیے جو ایک مدت سے بگڑا ہوا ہے۔ میں نے فی الحال آزمائشی طور پر علی گڑھ سے ایک جرمن لیڈی کو جو اسلامی معاشرت سے واقف ہے۔ اور اردو بول سکتی ہے۔ بلوایا ہے۔ پروفیسر رشید صدیقی اور دیگر احباب نے اس کی شرافت کی بہت تعریف کی ہے۔ اگر وہ اپنے فرائض کے ادا کرنے میں کامیاب ہوگئی تو مجھے بیفکری ہو جائے گی جاوید کی عمر اس وقت تقریباً تیرہ سال ہے۔ اور منیرہ کی تقریباً سات سال۔ ماں کی موت سے ان کی تربیت میں بہت نقص رہ گئے ہیں۔ اسی واسطے میں نے مذکورہ بالا انتظام کیا ہے۔ یہ جرمن لیڈی جن کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ علی گڑھ کے ایک پروفیسر کی بیوی کی بہن ہے جو ایک مدت سے علی گڑھ میں مقیم رہتی ہے۔ شاید تم انہیں جانتے ہوگے۔ باقی تمہارے خط سے مجھے بے انتہا تسلی ہوئی اور تمہارا وعدہ بھی مجھکو اچھی طرح یاد ہے۔ زیادہ کیا لکھوں

گرمی شدید ہے۔ علی بخش سلام کہتا ہے۔ اور جاوید سلام عرض کرتا ہے۔

ہاں یہ سن کر تعجب کرو گے کہ سر اکبر حیدری کا خط مجھ کو لندن سے آیا ہے اور بہت دلخوش کن ہے۔ والسلام

محمد اقبال

لاہور

۱۰ جون ۱۹۳۷ء

ڈیئر مسعود - پرسوں میں نے تمہیں ایک خط لکھا تھا امید ہے کہ پہنچا ہوگا - اس خط میں ایک بات لکھنا بھول گیا - جواب لکھتا ہوں -

میں نے جاوید اور منیرہ کے چار guardians مقرر کیے تھے یہ guardians از روئے وصیت مقرر کیے گئے تھے جو سب رجسٹرار لاہور کے دفتر میں موجود ہے نام ان کے حسب ذیل ہیں -

۱ - شیخ ظاہر الدین - یہ میرے کلارک ہیں - جو تقریباً بیس سال سے میرے ساتھ ہیں - مجھکو ان کے اخلاص پر کامل اعتماد ہے (۲) چودھری محمد حسین ایم - اے سپرنٹنڈنٹ پریس برانچ سول سکریٹریٹ لاہور - یہ بھی میرے قدیم دوست ہیں - اور نہایت مخلص انسان (۳) شیخ اعجاز احمد بی - اے - ایل - ایل بی سب جج دہلی (۴) عبد الغنی مرحوم عبد الغنی بیچارے کی بابت میں تم کو اطلاع دے چکا ہوں اس کی جگہ خان صاحب میاں امیر الدین سب رجسٹرار لاہور کو مقرر کرنے کا ارادہ ہے - نمبر (۳) شیخ اعجاز احمد میرا بڑا بھتیجا ہے - نہایت صالح آدمی ہے مگر افسوس کہ دینی عقائد کی رو سے قادیانی ہے - تم کو معلوم ہے - کہ آیا ایسا عقیدہ رکھنے والا آدمی مسلمان بچوں کا guardian

* کہ قادیانیوں کے عقیدے کے مطابق تمام مسلمان کافر ہیں - اسواسطے یہ امر شرعاً مشتبہ ہے

ہو سکتا ہے۔ یا نہیں۔ اس کے علاوہ وہ خود بہت عیال
دار ہے اور عام طور پر لاہور سے باہر رہتا ہے۔ میں چاہتا
ہوں کہ اس کی جگہ تم کو Guardian مقرر کر دوں۔ مجھے امید

ہے۔ کہ تمہیں اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ یہ درست ہے۔
کہ تم لاہور سے بہت دور ہو۔ لیکن اگر کوئی معاملہ ایسا ہوا۔
تو لاہور میں رہنے والے Guardians تمہارے ساتھ
خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ باقی خدا کے فضل سے خیریت ہے
لاہور کا درجہ کسی قدر کم ہو گیا ہے۔ لیڈی مسعود قبول
کریں۔ نادرہ کیلئے دعا کرتا ہوں۔ امید ہے۔ کہ تم کو اب
نقرس سے آرام ہوگا۔ کہتے ہیں کہ Odex اس کے لئے
بہت مفید ہے۔ یہ ایک تو مرہم کی صورت میں ہوتی ہے
دوسری سیال صورت میں مؤخر الذکر کے استعمال
میں سہولت ہے۔ والسلام

محمد اقبال

بنام لیڈی امۃ المسعود

۱

لاہور ۲۶؍ فروری سنہ ۱۹۳۶ء

ڈیر بیگم صاحبہ۔ آپ کا والا نامہ مل گیا ہے۔
نان خطائی کے لئے تو میں نے کئی دن سے کہہ رکھا ہے۔ انشاءاللہ ۲۸ تک امرتسر سے تیار ہو کر آ جائے گی۔ ستھور کی میٹھی بھی امید کل تک یا پرسوں تک مل جائے گی۔ ہمراہ لاؤں گا۔
میں انشاءاللہ العزیز ۲۹؍ فروری شام کو یہاں سے روانہ ہو کر ۲؍ مارچ کی دوپہر آپ کی خدمت میں پہونچوں گا۔
مہربانی کر کے شعیب صاحب کو مطلع کر دیجئے گا۔ مسعود صاحب سے بھی سلام کہئے۔ انھوں نے میرے کسی خط کا جواب نہیں دیا آج ڈاکٹر عبدالباسط صاحب کو بھی خط لکھ دیا ہے اب ایک ماہ سے زیادہ نہ ٹھیر سکوں گا۔ کیونکہ ایسٹر کی تعطیلوں میں انجمن حمایت اسلام لاہور کا سالانہ جلسہ ہے اور بعض خاص حالات کی وجہ سے ان دنوں میرا یہاں موجود ہونا ضروری ہے باقی خدا کے فضل سے خیریت ہے۔

محمد اقبال

٢

لاہور یکم اگست ۱۹۳۷ء

مائی ڈیر لیڈی مسعود۔ میں آپ کو صبر و شکر کی تلقین کیونکر کروں جب کہ میرا دل تقدیر کی شکایتوں سے خود لبریز ہے۔ مرحوم سے جو میرے قلبی تعلقات تھے ان کا حال آپ کو اچھی طرح معلوم ہے۔ اس بنا پر میں اگر یہی کہہ سکتا ہوں کہ جب تک زندہ ہوں آپ کے دکھ درد میں شریک ہوں۔ غالباً مرحوم کے دوستوں میں سے کوئی بھی ایسا نہ ہوگا جس کے دل پر مرحوم نے اپنی دلنوازی بلند نظری اور سیر چشمی کا گہرا نقش نہ چھوڑا ہو۔

مسعود اپنے باپ دادا کے تمام اوصاف کا جامع تھا اس نے قدرت سے دادا کا دل اور باپ کا دماغ پایا تھا۔ اور جب تک جیا اسی دل و دماغ سے ملک و ملت کی خدمت کرتا رہا۔ خدا تعالیٰ اسے غریق رحمت کرے۔ کل شام کے اخباروں سے معلوم ہوا کہ مرحوم کی میت علی گڑھ لائی گئی ہے اس وجہ سے میں نے کل صبح آپ کو بھوپال کے پتہ پر تار دیا تھا اور والدہ ماجدہ مرحوم کو علی گڑھ کے پتے پر اس کے بعد ہز اکسلینسی سردار صلاح الدین خاں سلجوقی قنصل جنرل افغانستان مقیم شملہ کا تعزیتی تار بھی میرے نام آیا جس میں انھوں نے خواہش کی تھی کہ ان کا پیغام ہمدردی مرحوم کے اعزہ تک پہونچا دیا جائے یہ تار بھی میں نے بھوپال بھیج دیا تھا امید کہ آپ تک پہونچ جائے گا والدہ ماجدہ تک بھی سردار صاحب کا پیغام ہمدردی پہونچا دیجیے۔

زیادہ کیا لکھوں۔ ہم سب پریشان ہیں اور خدا تعالیٰ سے آپ کے اطمینان قلب کی دعا مانگتے ہیں۔ والسلام محمد اقبال

علی بخش آداب کہتا ہے اور بے حد رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

لاہور   لاہور - ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۷ء

۳

ڈیر لیڈی مسعود صاحبہ ـــ میں نے انور کے
خط کا جواب لکھ دیا تھا اس کے بعد ڈاکٹر ظفر الحسن
پروفیسر علی گڈھ سے مشورہ کیا تو معلوم ہوا کہ وہ وارڈن نیو
کالج کو خط لکھ سکتے ہیں۔ مسعود مرحوم نے نیو کالج ہی میں تعلیم
پائی تھی اور کالج کے موجودہ وارڈن ان کو جانتے تھے۔ اس
بنا پر جو تجویز آخری میرے ذہن میں آئی ہے وہ یہ ہے کہ ڈاکٹر
ظفر الحسن مذکورہ بالا کالج کے وارڈن کو یہ لکھیں کہ وہ
انور کے لئے سر ہیری ہیگ گورنر یوپی کو لکھیں کہ وائسرائے
ہند انور کے خاندان کی خدمات کا لحاظ کرتے ہوئے اس
نوجوان کو جو اپنے قد و قامت اور تعلیم کے لحاظ سے ہر طرح
موزوں ہے امپیریل پولیس سروس میں لئے جانے کی ـ
سفارش کریں اور چونکہ انور اس وقت نواب صاحب بھوپال
کی سروس میں ہے اس لئے وائسرائے اعلیٰ حضرت نواب
صاحب بھوپال سے مشورت فرمائیں۔ یہ مختصر مضمون وارڈن
کے اس خط کا ہونا چاہئے جو نیو کالج کا وارڈن سر ہیری ہیگ
کو لکھے ـــ

اگر انور کی درخواست پر اعلیٰ حضرت وائسرائے
کی خدمت میں سفارش کرنے کو تیار ہو جائیں تو یہ بات سب سے اچھی ہے
اس صورت میں وارڈن نیو کالج صرف سر ہیری ہیگ کی خدمت
میں یہ لکھیں کہ انور کی بابت وائسرائے سے خود سفارش کریں اگر اس
تجویز سے آپ کو اتفاق ہو تو آپ ڈاکٹر ظفر الحسن صاحب کو علیگڈھ
خط لکھ دیں کہ وہ نیو کالج خط لکھ کر سر ہیری ہیگ کے نام سفارشی
خط جلد منگوائیں۔

محمد اقبال

بنام سید سلیمان ندوی

(۱)

بھوپال۔ شیش محل۔ ۱۹؍ جولائی سنہ ۱۹۳۵ء

مخدوم و مکرم جناب قبلہ مولوی صاحب۔ السلام علیکم

میں گلے کے برقی علاج کیلئے کچھ مدت کیلئے بھوپال میں مقیم ہوں اس خط کا جواب یہیں مذکورہ بالا پتہ پر عنایت فرمایئے۔

۱۔ کیا فقہ اسلامی کی رو سے توہین رسول قابلِ تعزیر جرم ہے اگر ہے تو اس کی تعزیر کیا ہے۔

۲۔ اگر کوئی شخص جو اسلام کا مدعی ہو، یہ کہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو حضور رسالتمآبؐ پر جزوی فضیلت حاصل ہے اس لئے کہ مرزا قادیانی ایک زیادہ متمدن زمانے میں پیدا ہوئے ہیں تو کیا ایسا شخص توہینِ رسول کے جرم کا مرتکب ہے؟ بالفاظِ دیگر اگر توہینِ رسول جرم قابلِ تعزیر ہے تو عقیدۂ مذکور توہینِ رسول کی حد میں آتا ہے یا نہیں؟

۳۔ اگر توہینِ رسول کی مثالیں کتب فقہ میں مذکور ہوں تو مہربانی فرماکر ممنون فرمایئے۔ امید ہے کہ اس عریضہ کا جواب جلد ملے گا۔ زیادہ کیا عرض کروں۔ میری صحت پہلے سے بہتر ہے امید ہے اس دفعہ کے علاج سے زیادہ فائدہ ہوگا۔ والسلام

مخلص

محمد اقبال (لاہور)

حال وارد بھوپال

(۲)

بھوپال۔ شیش محل
یکم اگست ۱۹۳۵ء

مخدوم و مکرم جناب مولانا۔ السلام علیکم

آپ کا والا نامہ مجھے ابھی ملا ہے جس کیلئے سراپا سپاس ہوں۔ چند امور اور بھی دریافت طلب ہیں ان کے جواب سے بھی ممنون فرمایئے۔

ا یکمہ، مجمع البحار صـ ۸۵ میں حضرت عائشہؓ کا ایک قول نقل کیا گیا ہے یعنی یہ کہ حضور رسالت مآبؐ کو خاتم النبیین کہو لیکن یہ نہ کہو کہ ان کے بعد کوئی اور نبی نہیں ہوگا۔

مہربانی کر کے کتاب دیکھ کر یہ فرمایئے کہ آیا اس قول کے اسناد درج ہیں اور اگر ہیں تو آپ کے نزدیک ان اسناد کی حقیقت کیا ہے؟ ایسا ہی قول دُرِّ منثور جلد پنجم صفحہ ۲۰۴ میں ہے اس کی تصدیق کی بھی ضرورت ہے میں نے یہاں بھوپال میں یہ کتب تلاش کیں افسوس اب تک نہیں ملیں۔

۔۔۔ نجح الکرامہ صـ ۴۲۲ - ۴۳۱ حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کے متعلق ارشاد ہے "من قال بسبب نبوتہ کفر حقا"۔

اس قول کی آپ کے نزدیک کیا حقیقت ہے؟

۳۔ "لو عاش ابراھیم لکان نبیا" اس حدیث کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ نوویؒ اسے معتبر نہیں جانتا۔ ملا علی قاری کے نزدیک معتبر ہے کیا اس کے اسناد درست ہیں۔ بخاری کی حدیث "اماکم منکم" میں واؤ حالیہ ہے کیا۔ اگر حالیہ ہو تو اس حدیث کا یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کے دوبارہ آنے سے

مسلمانوں کو کوئی تعلق نہیں کیونکہ جس وقت وہ آئیں گے مسلمانوں کا امام خود مسلمانوں میں سے ہوگا۔

۴۔ ختم نبوت کے متعلق اور بھی اگر کوئی بات آپ کے ذہن میں ہو تو اس سے آگاہ فرمائیے۔ زیادہ کیا عرض کروں۔ امید کہ مزاج بخیر ہوگا۔ والسلام

مخلص

محمد اقبال

(۳)

بھوپال ۱۷ اگست ۱۹۳۵ء

مخدومی۔ السلام علیکم

آپ کا نوازش نامہ ابھی ملا ہے جس کیلئے سراپا سپاس ہوں میں بھی یہاں حمیدیہ لائبریری اور بعض پرائیوٹ احباب سے کتابیں منگوا کر دیکھتا رہا۔ الحمدللہ کہ بہت سی باتیں مل گئیں۔ اس مطالعہ سے مجھے بے انتہا فائدہ ہوا اور آپ کے خط نے تو اور بھی راہیں کھول دی ہیں۔

میں نے کبھی اپنے آپ کو شاعر نہیں سمجھا۔ اس واسطے کوئی میرا رقیب نہیں اور نہ میں کسی کو اپنا رقیب تصور کرتا ہوں۔ فن شاعری سے مجھے کبھی دلچسپی نہیں رہی۔ ہاں بعض مقاصد خاص رکھتا ہوں جن کے بیان کیلئے اس ملک کے حالات و روایات کی رُو سے میں نے نظم کا طریقہ اختیار کر لیا ہے، ورنہ

نہ بینی خیر ازاں مردِ فرودست
کہ برمن تہمتِ شعر و سخن بست (نظیری؟)

مخلص محمد اقبال

بھوپال ۲۳ر اگست ۱۹۳۵ء

مخدوم مکرم جناب مولانا — السلام علیکم

ایک عریضہ لکھ چکا ہوں۔ امید کہ پہونچ کر ملاحظہ عالی سے گزرا ہوگا ایک بات دریافت طلب رہ گئی تھی جواب عرض کرتا ہوں کیا علماء اسلام میں کوئی ایسے بزرگ بھی گزرے ہیں جو حیات و نزول مسیح ابن مریم کے منکر ہوں؟ یا اگر حیات کے قائل ہوں تو نزول کے منکر ہوں؟ معتزلہ کا عام طور پر اس مسئلہ میں کیا مذہب ہے؟ امید کہ آپ کا مزاج بخیر ہوگا میں ۲۸ر اگست کی شام کو رخصت ہو جاؤں گا علاج کا کورس اس روز صبح ختم ہو جائے گا اس خط کا جواب لاہور کے پتہ پر ارسال فرمائیے۔ والسلام

مخلص۔ محمد اقبال

بنام خواجہ الیف ایم شجاع

بھوپال۔ ۵ راگست ۱۹۳۰ء

ڈیر مسٹر شجاع

میں بغرض علاج برقی بھوپال میں مقیم ہوں اور اگست کے آخر تک یہیں رہوں گا میری صحتِ عامہ پہلے کی نسبت بہت اچھی ہے اور آواز میں بھی کسی قدر فرق ہے امید ہے کہ اس دفعہ کے علاج سے بہت فائدہ ہوگا۔ رُبِ شہتوت کی نسبت کچھ عرض نہیں کر سکتا لیکن بعض لوگوں نے مجھ سے کہا ہے کہ مفید ہے بہر حال آزمانے پر معلوم ہوگا۔ میں آپ کا نہایت شکر گزار ہوں کہ آپ نے محض میرے لئے اس درخت کی حفاظت کی۔ اگر اس کا پھل فائدہ بھی نہ کرے تو ممکن ہے آپ کے اخلاص کی برکت سے فائدہ ہو جائے۔ باقی خدا کے فضل سے خیریت ہے۔ والسلام۔

محمد اقبال

بنام ڈاکٹر سیّد عبدالباسط

(۱)

لاہور ۲ ؍ اکتوبر ۳۵ء

مخدومی ڈاکٹر صاحب۔ آپ کا خط ملا جس کے لئے سراپا سپاس ہوں۔ آپ کو یاد ہو گا۔ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ وہ فوٹو جو آپ نے میرے سینے کا لیا تھا۔ اسے اکسپرٹ اوپنین کیلئے وائنا بھیج دیا جائے تو بہت مناسب ہے ڈاکٹر خان بہادر صاحب سے بھی یہی عرض کیا تھا کہ وہ ڈاکٹر رحمٰن صاحب سے کہکر اسے وائنا بھجوا دیں اور یہ نیز کہ ایکسپرٹ کی فیس جو ہو گی میں ادا کر دوں گا معلوم نہیں ڈاکٹر صاحب نے بھجوایا ہے یا نہیں مہربانی کر کے ان سے دریافت کر کے جہاں تک ممکن ہو جلد اطلاع دیجئے۔

میرے ایک دوست جو یہاں کے سادات میں سے ہیں اور مرض ذیابطیس کے پرانے بیمار تھے حال میں یورپ گئے تھے کل ہی تندرست ہو کر وائنا سے واپس آئے ہیں۔ انھوں نے اپنے ڈاکٹر صاحب سے میرے مرض کا بھی ذکر کیا تھا جس پر ڈاکٹر نے کہا کہ اگر وہ بیمار یہاں آ جائے تو میں گارنٹی کرتا ہوں کہ وہ تندرست ہو جائے گا۔ میرے دوست نومبر میں پھر جانے والے ہیں اور مجھ سے کہتے ہیں کہ میں ان کے ہمراہ چلوں ابھی بہت وقت باقی ہے۔ اگر وائنا سے اکسپرٹ اوپنین آ جائے تو میں آخری اور قطعی فیصلہ ان کے ساتھ جانے کا کروں جمت

میری آپ کی عنایت سے پہلے سے بہت بہتر ہے آواز میں بھی قدرے ترقی ہے سید راس مسعود کو بھی میں نے آج خط لکھا ہے اور ان سے اس بارے میں مشورہ کیا ہے مہربانی کرکے اس خط کا جواب جلد عنایت فرمائیے۔ جاوید آداب عرض کرتا ہے۔ والسلام

علی بخش بھی سلام لکھواتا ہے۔ مخلص۔ محمد اقبال

(۲)

لاہور ۱۸ ر اکتوبر ۳۵ء

ڈیر ڈاکٹر صاحب۔ السلام علیکم

آپ کا والانامہ کچھ دن ہوئے، مل گیا تھا۔ جس کیلئے سپاس گزار ہوں۔ خدا کے فضل و کرم سے میری صحت اچھی ہے اور آواز میں بھی امپروومنٹ ہے بلغم بھی اب بہت کم ہو گئی ہے صبح کے وقت البتہ آتی ہے۔ میں نے ڈاکٹر انصاری اور سید راس مسعود سے خط و کتابت کی ہے اور دونوں حضرات نے دانا جانے کے خیال کی تائید کی ہے مگر جانے کے متعلق آخری فیصلہ کرنے سے پہلے چند باتوں کا جاننا ضروری ہے ڈاکٹر انصاری نے مجھے ڈاکٹر مظفر علی صاحب کا پتہ بھیج دیا ہے اور خود بھی ان کو خط لکھا ہے اب آپ مہربانی کرکے (جہاں تک ممکن ہو جلد) وہ فوٹو ڈاکٹر مظفر علی صاحب کی خدمت میں بھجوا دیں۔ اس فوٹو کے ساتھ بیماری کی ہسٹری پر ایک نوٹ بھی ڈاکٹر رحمٰن صاحب یا ڈاکٹر خان بہادر صاحب سے لکھوا کر ان کی خدمت میں ارسال کریں علاوہ اس کے جو تھوڑا سا اختلاف آپ میں اور ڈاکٹر رحمٰن صاحب میں فوٹو کے متعلق تھا اس پر

بھی ایک نوٹ خود لکھ کر ڈاکٹر مظفر علی صاحب کو بھجوا دیں
یہ سب نوٹ اور دیگر امور جو آپ کے نزدیک ضروری ہوں
لکھوا کر اور ٹائپ کروا کر بھجوائیں تو میں بے حد شکر گزار ہوں گا
ڈاکٹر مظفر علی صاحب کا پتہ یہ ہے۔

Dr. M. Ali M. D.
IX Harmoniegasse,
4/5 Wien,
(Austria)

فوٹو بھوپال سے جانے کے بعد میں خود ڈاکٹر صاحب
مظفر علی کی خدمت میں خط لکھوں گا اور دریافت طلب امور
ان کی خدمت میں لکھوں گا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اس امر کی
طرف خاص توجہ دے کے فوٹو مع نوٹ ضروری جلد ڈاکٹر
صاحب کی خدمت میں بھجوا کر مجھے مطلع فرمائیں گے۔ زیادہ
کیا عرض کروں۔ امید کہ آپ کا مزاج بخیر و عافیت ہو گا
صاحبزادے کو سلام کہیے اور بچوں کو دعا۔ والسلام

مخلص

محمد اقبال

اس خط کی رسید سے بھی اطلاع دیجئے۔ اکسپرٹ
کے لئے فیس جو بھی ہو گی، میں ادا کروں گا۔ آپ ڈاکٹر مظفر علی
کو لکھ دیجئے کہ فوٹو کیلئے مزید خط و کتابت میں ان سے خود
کر لوں گا۔ اور جو فیس وہ لکھیں گے وہ بھیج دونگا یا وہاں
جا کر ادا کر دونگا۔

محمد اقبال

اگر فوٹو اور متعلقہ کاغذات بھوپال سے واپس
پہونچنے میں کچھ دقت ہو تو تمام چیزیں یہاں لاہور میرے
پتے پر رجسٹرڈ بھجوا دیں میں یہاں سے ڈاکٹر مظفر علی صاحب
کی خدمت میں خود ارسال کروں گا۔ والسلام
محمد اقبال
بہتر ہو کہ ہوائی ڈاک میں یہ سب کچھ مرسل ہو۔

(۳)

ڈیر ڈاکٹر صاحب۔ السلام علیکم۔ امید ہے مزاج بخیر ہوگا
سید مسعود کے خط سے معلوم ہوا کہ فوٹو آسٹریا بھیج دئے گئے
امید ہے آج کل میں مجھے ...... وہاں سے جواب آئے گا....
مہربانی کرکے معلوم کریں کہ جنوری میں وہاں موسم کیسا ہوتا ہے
اور آیا دسمبر کی تعطیلات میں ہسپتال تو بند نہ ہوگا۔
اور آپ بھی کرسمس میں وہیں ہوں گے یا جانے کا ارادہ
ہے۔ باقی خدا کے فضل سے خیریت ہے۔ والسلام

مخلص

محمد اقبال۔ لاہور
۷ دسمبر ۳۵ء

(۴)

لاہور ۱۲ دسمبر ۳۵ء

ڈیر ڈاکٹر صاحب۔ السلام علیکم
اس سے پہلے بھی ایک پوسٹ کارڈ آپ کی خدمت میں لکھ

چکا ہوں آج ڈاکٹر مظفر علی صاحب کا خط (وائنا آسٹریا) سے آیا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ بھوپال سے کوئی کاغذات ان کو موصول نہیں ہوئے۔ یہ خط ۶ دسمبر کا لکھا ہوا ہے اور ہوائی ڈاک سے آیا ہے۔ مہربانی کر کے معلوم کیجئے کہ جو کاغذات آپ نے ارسال کرائے تھے وہ کونسی تاریخ ارسال کئے گئے تھے ممکن ہے وہ اب تک ڈاکٹر مظفر علی صاحب تک نہ پہونچے ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ بالکل نہ پہونچیں اس واسطے میری طرف سے ڈاکٹر رحمٰن اور ڈاکٹر خان بہادر صاحب سے عرض کریں کہ وہ میری بیماری کا ایک مفصل ہسٹری شیٹ پھر تیار فرمائیں اگر میرے بھوپال آنے تک یہ شیٹ تیار ہو جائے تو میں ان کا نہایت شکر گزار ہونگا پھر میں بھوپال آتے ہی یہ ہسٹری شیٹ اور نیا فوٹو لے کر ڈاکٹر مظفر علی کی خدمت میں ارسال کروں گا۔ چونکہ معاملہ اہم ہے اس لئے آپ کی خاص توجہ کا محتاج ہے۔ میں غالباً جنوری کے پہلے ہفتے میں حاضر خدمت ہوں گا۔ باقی خدا کے فضل سے خیریت ہے۔

امید کہ آپ کا مزاج بخیر ہوگا۔ لاہور میں سب امن و امان ہے۔

مخلص

محمد اقبال

(۵)

لاہور ۴ فروری ۳۶ء

مخدومی ڈاکٹر صاحب۔ السلام علیکم

آپ کا نوازش نامہ موصول ہوا جس کے لئے بہت شکر گزار ہوں۔ سید مسعود کو میں نے چند روز ہوئے خط لکھا تھا۔ انشاء اللہ فروری کے آخری ہفتے میں بھوپال حاضر ہوں گا۔ اتنے میں سید مسعود بھی کلکتے سے واپس آ جائیں گے۔ آپ کے خط سے یہ معلوم کر کے مسرت ہوئی کہ اب ان کو نزلہ وغیرہ سے افاقہ ہے اور وہ کلکتہ کے سفر کے قابل ہیں۔ ان سردیوں میں مجھے بھی نزلہ سے سخت تکلیف رہی جو اب خاصی ہے گو آواز میں کوئی خاص نمایاں ترقی نہیں ایک دو روز سے معلوم ہو جائے گا۔ باقی خدا کے فضل و کرم سے خیریت ہے۔

جاوید اور اس کی بہن اچھے ہیں۔ جاوید آداب عرض کرتا ہے علی بخش بھی آداب کہتا ہے۔

والسلام۔

مخلص محمد اقبال

بنام قاضی تلمذ حسین

بھوپال۔ ۸ر مارچ ۳۶ء

جناب قاضی صاحب۔ السلام علیکم

میں ابھی تک علیل ہوں اور یہاں بھوپال میں برقی علاج کے لئے مقیم ہوں اس وقت بھاولپور کی ریاست ہندو مسلم مناقشات میں الجھی ہوئی ہے۔ موقع موزوں نہیں تاہم اگر مراۃ المثنوی وہاں بھیجنا چاہیں تو عرض داشت مقبول حسن قریشی ہوم ممبر ریاست کے نام بھیجئے میں نے ان کے نام ایک خط لکھ دیا ہے۔ جو اسی لفافہ میں بند ہے خط بھی عرض داشت کے ہمراہ بھیجئے

والسلام

محمد اقبال

بنام سلامت اللہ شاہ

بھوپال - ۲۸ مارچ ۱۹۳۶ء

ڈیر سلامت اللہ شاہ صاحب۔

معلوم نہیں نیازی صاحب لاہور پہونچے یا نہ پہونچے۔ میں نے جو خط ان کو لکھا تھا اس کا کوئی جواب انھوں نے نہیں دیا۔ میں نے انکو لکھا تھا کہ طلوع اسلام کی مدد کیلئے ایک عرض داشت اعلیٰ حضرت نواب صاحب بھوپال کے نام لکھ کر میرے نام فوراً ارسال کر دیں عرض داشت کا مضمون بھی میں نے اس خط میں لکھ کر دیا تھا وہ اب تک خاموش ہیں۔ اگر انھوں نے تساہل کیا تو معاملہ دوسرے سال پر پڑ جائے گا اس وقت بجٹ تیار ہو رہا ہے اگر وہ فوراً عرض داشت بھیج دیں تو کام اسی سال ہو جائے گا جہاں کہیں بھی ہوں ان کو تاکید کر دیں عرض داشت میں اعلیٰ حضرت کو ایڈریس کیا جائے اور میرے پاس بھیجا جائے تاکہ میں اس پر اپنی سفارش لکھ سکوں۔ والسلام

محمد اقبال

بنام ممنون حسن خاں

(۱)

لاہور

۱۶ ر جولائی ۱۹۳۷ء

ڈیر ممنون صاحب۔ آپ کا خط مل گیا ہے۔ میں بہت متردد ہوں۔ بارہ دن کا لیریا اور اس پر مسلسل سر درد مجھے اندیشہ ہے کہ مسعود بہت کمزور ہو گئے ہوں گے۔ خدا تعالیٰ ان کو جلد صحت کامل عطا فرمائے۔ میرا یہ خط وصول کرتے ہی آپ ان کی خیر خیریت سے آگاہ کریں۔ تاکہ تردد رفع ہو امید کہ لیڈی مسعود اور بچی دلربی تندرست ہوں گی۔ میری طرف سے دعا کیجئے۔

اب کے لاہور میں بھی بخار کا زور رہا۔ اور اب بھی ہے گو نسبتاً کم ہے۔ لیکن اب برسات شروع ہو گئی ہے اور موسم بدل گیا ہے باقی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خیریت ہے سید مسعود کی خیر خیریت سے بہت جلد آگاہ کریں۔ تاکید مزید ہے۔

بھوپال میں تو آج کل خوب بارش ہوتی ہوگی۔ جاوید میاں اچھے ہیں۔ آج کل ان کو آم کھانے سے کام ہے۔ صبح و شام یہی مشغلہ ان کا ہے۔ امتحان میں عربی میں فیل اور انگریزی میں خرسٹ۔ علی بخش کی طرف سے سید صاحب کو لیڈی مسعود صاحبہ کو آداب عرض کیجئے جاوید بھی سلام عرض کرتا ہے والسلام

محمد اقبال

(۲)

لاہور

۳۱ر جولائی سنہ ۱۹۳۷ء

ڈیر ممنون

سید مسعود مرحوم کے انتقال کی ناگہانی خبر صبح اٹھتے ہی اخبار "زمیندار" سے معلوم ہوئی۔ میں نے اس خبر کو مشتبہ سمجھ کر آپ کے نام تار لکھا کہ اتنے میں سول ملٹری گزٹ سے مرحوم کے انتقال کی سرکاری اطلاع معلوم ہوئی۔ سخت پریشان ہوں۔ مفصل حالات سے مجھے آگاہ کیجئے۔ میرے لئے یہ صدمہ ناقابلِ برداشت ہے مرحوم کے ساتھ جو قلبی تعلقات میرے تھے وہ آپ کو معلوم ہیں ابھی ان کی والدہ اور لیڈی مسعود کے نام تار دے رہا ہوں۔ آپ کے خط کا مجھے بھیجنے سے انتظار ہے والسلام

محمد اقبال

(۳)

لاہور

۳۱ر جولائی سنہ ۱۹۳۷ء

ڈیر ممنون

صبح میں آپ کو خط لکھ چکا ہوں۔ آج صبح سے دوپہر تک مرحوم کے جاننے والے اور ان کے غائبانہ معترف تعزیت کے لئے آتے رہے۔ راس مسعود کا رنج عالمگیر ہے۔ یہ تار جو

اس خط کے ساتھ بھیج رہا ہوں سردار صلاح الدین سلجوقی قونصل جنرل افغانستان مقیم شملہ کا ہے۔ ان کی خواہش ہے کہ مرحوم کے اعزا تک پہونچا دیا جائے مہربانی کر کے یہ تار لیڈی مسعود اور مرحوم کی والدہ کو دکھادیں۔ والسلام

محمد اقبال

(۴)

لاہور

۲؍اگست ۱۹۳۷ء

ڈیر ممنون

میں آپ کے خط کا کئی دن سے منتظر ہوں مہربانی کر کے مفصل خط لکھئے علی گڈھ کے خطوط سے معلوم ہوا کہ راس مسعود کے صاحبزادے انور ہندوستان میں ہیں۔ مجھے یہ بات پہلے معلوم نہ تھی آج میں نے انھیں بھی خط لکھا ہے۔ اطلاع دیجئے کہ آیا انور اپنے مرحوم باپ سے مل سکا یا نہیں۔ نیز یہ کہ لیڈی مسعود صاحبہ کیسی ہیں مجھے اندیشہ ہے خدا نخواستہ وہ علیل نہ ہوں ان کی صحت و عافیت سے جلد اطلاع دیں میں ذرا سفر کے قابل ہوں تو سید مسعود کے مزار پر فاتحہ خوانی کیلئے علی گڈھ جانے کا قصد رکھتا ہوں وہاں سے انشاء اللہ تعالیٰ ایک دو روز کیلئے شاید بھوپال میں بھی آسکوں۔ زیادہ کیا لکھوں سوائے اس کے کہ بہت پریشان ہوں۔ خط کا جواب بہت جلد دو۔ والسلام

محمد اقبال

(۵)

۷؍اگست ۱۹۳۷ء

ڈیر ممنون صاحب مسعود مرحوم کے کتبۂ مزار کیلئے
میں نے مندرجہ ذیل رباعی انتخاب کی ہے

نہ پیوستم دریں بستاں سرا دل
ز بندِ ایں و آں آزادہ رفتم
چو بادِ صبح گردیدم دمِ چند
گلاں را رنگ و آبے دادہ رفتم

یہ رباعی میں نے اپنے کتبۂ مزار کے لئے لکھی تھی لیکن تقدیرِ الٰہی یہ تھی کہ مسعود مرحوم مجھ سے پہلے اس دنیا سے رخصت ہو جائے حالانکہ عمر کے اعتبار سے مجھ کو ان سے پہلے جانا چاہئے تھا۔ اس کے علاوہ رباعی کا مضمون مجھ سے زیادہ ان کی زندگی اور موت پر صادق آتا ہے

لیکن اگر صرف ایک ہی مطلع ان کے سنگ مزار پر لکھنا ہو تو مندرجہ ذیل شعر میرے خیال میں بہتر ہو گا۔

اے برادر من ترا از زندگی دادم نشاں
خواب را مرگِ سبک داں مرگ را خوابِ گراں

باقی خیریت ہے۔ مسعود کا غم باقی رہے گا۔ جب تک میں باقی ہوں۔ میرے پہلے خط کا مفصل جواب دیجئے۔ والسلام

محمد اقبال

(۶)

لاہور

۲۳؍ اگست ۱۹۳۶ء

ڈیر ممنون

مسعود مرحوم کی وفات پر جو اشعار میں نے لکھے تھے وہ آج میں نے رسالہ اردو میں چھپنے کیلئے حیدر آباد (دکن) بھیج دئے ہیں مدیر رسالہ مولوی عبدالحق مسعود نمبر نکالنے والے ہیں امید کہ یہ رسالہ آپ کو بھوپال میں مل جائے گا خود بھی پڑھیئے اور لیڈی مسعود کو بھی سنائیے۔ لیڈی مسعود صاحبہ کی خیریت سے آگاہ کیجئے۔ اکبر ولایت سے آیا، یا نہیں۔ اور انور کیا اس وقت بھوپال میں ہے۔ رشید صاحب بھوپال میں ہیں یا اندور چلے گئے۔ تمام حالات و کوائف سے مفصل آگاہ کیجئے اعلیحضرت نواب صاحب اس وقت بھوپال میں ہیں یا شملہ میں آپ محکمۂ تعلیم میں رہیں گے یا اعلیحضرت کے اسٹاف میں لے لئے جائیں گے مؤخر الذکر جگہ آپ کے لئے بہتر ہے۔ باقی خدا کے فضل و کرم سے سب خیریت ہے۔ والسلام

آپ کا

محمد اقبال

(۷)

لاہور
۴ ستمبر ۱۹۳۷ء

ڈیر ممنون

آپ کا خط ابھی ملا ہے۔ جس کے لئے بہت شکریہ۔ میں لیڈی مسعود صاحبہ کی طرف سے بہت متفکر رہتا ہوں۔ مجھے اندیشہ ہے کہ ان کی صحت پہ مرحوم کی موت کا بہت خراب اثر پڑے گا بچی کی صحت اور پرورش کیلئے ان کا تندرست رہنا نہایت ضروری ہے اس کے علاوہ اس خیال نے کہ راس مسعود کوئی وصیت نہ کر سکے میرے افکار میں اور اضافہ کر دیا ہے آپ مجھ کو باقاعدہ خط لکھتے رہیئے۔ انور ریاض منزل ہی میں ہیں یا کسی اور جگہ۔ میری طرف سے انھیں دعا ر کہیئے۔ لیڈی مسعود صاحبہ کی خدمت میں حاضر ہو کر میری جانب سے بہت بہت سلام کہیئے اور جو کچھ میں نے اوپر لکھا ہے عرض کر دیجئے جاوید سلمۂ تندرست ہے اور آداب کہتا ہے۔ لاہور میں یکم اگست سے لیکر اس وقت کہ ۴ ستمبر ہے مطلق بارش نہیں ہوئی۔ ہاں شعیب صاحب کی خدمت میں بھی سلام کہیئے۔ والسلام

مخلص
محمد اقبال

(۸)

لاہور

۲۵ ستمبر ۱۹۳۷ء

ڈیر ممنون

میں نے آپ کو جو رباعی مرحوم مسعود کے کتبہ مزار کے لئے لکھ کر بھیجی تھی اس کی ایک نقل مجھے بھیج دیں شاید آپ نے وہ رباعی اب تک علی گڑھ نہیں بھیجی میاں الوز ملیں تو ان سے کہیے کہ میں نے جو کچھ ان کو لکھا تھا اس کے جواب کا منتظر ہوں۔ 97

امید کہ لیڈی مسعود کا مزاج اب اچھا ہوگا میری طرف سے بہت بہت دعا کہیے۔ باقی خیریت ہے۔ والسلام

مخلص

محمد اقبال

(۹)

لاہور

۲ اکتوبر ۱۹۳۷ء

ڈیر ممنون صاحب آپ کا خط مل گیا ہے الحمد للہ کہ خیریت ہے میری حالت بھی خدا کے فضل و کرم سے بہتر ہے لیکن ابھی طویل سفر کے لائق نہیں الوز کا خط بھی آج آیا تھا۔ ابھی اس کا بھی جواب لکھا ہے رباعی اور شعر جو آپ نے خط میں لکھے ہیں والدہ ماجدہ مسعود مرحوم کی خدمت میں بتوسط خواجہ غلام السیدین بھیج دئے گئے ہیں کیونکہ سیدین صاحب کا خط

اس بارے میں چند روز ہوئے آیا تھا۔

شاید آپ کو معلوم ہوگا کہ ریاست بھوپال میں اسلامی فیملی لا کے متعلق علماء کے مشورہ کے بعد ایک Enactment وضع کیا گیا تھا اگر آپ کو معلوم نہیں تو شعیب صاحب سے معلوم کیجئے اور اس کی ایک کاپی لیکر مجھے بھیج دیجئے زیادہ کیا لکھوں سوائے اس کے کہ مسعود نہیں بھولتا۔ ڈاکٹر عبد الباسط کہیں مل جائیں تو ان سے میرا سلام کہدیجئے علی ہٰذ القیاس خان بہادر ڈاکٹر احمد بخش اور ڈاکٹر رحمان صاحب سے بھی۔

والسلام

محمد اقبال

(۱۰)

جاوید منزل لاہور
۱۹ر اپریل ۱۹۳۸ء

ڈیر ممنون

آپ کا خط کئی روز ہوئے ملا تھا افسوس کہ بشدید علالت کی وجہ سے میں جواب نہ لکھوا سکا۔ دمے کے متواتر دوروں نے مجھے زندگی سے تقریباً مایوس کر دیا تھا۔ مگر اب خدا کے فضل سے کچھ افاقہ ہے گو کلی طور پر ابھی صحت نہیں ہوئی آنکھوں کا آپریشن مارچ میں ہونے والا تھا مگر دمے کی وجہ سے اسے ملتوی کرنا پڑا۔ اب بشرطِ زندگی انشاء اللہ ستمبر میں ہوگا۔

حیات صاحب سے میرا بہت بہت سلام کہیے۔ اب
آپ کے فرائض منصبی کیا ہیں کیا آپ اعلیحضرت کی پیشی
میں ہیں زیادہ کیا لکھوں۔ امید کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔

مخلص

محمد اقبال

بنام ڈاکٹر محمد دین تاثیر

بھوپال شیش محل ۲۲ر جولائی ۱۹۳۵ء

ڈیر تاثیر صاحب السلام علیکم

جاوید کیلئے الف لیلہ کا نسخہ جو آپ نے بھیجا ہے مجھے آج یہاں بھوپال میں موصول ہوا۔ جاوید بھی میرے ساتھ ہے۔ وہ کتاب دیکھ کر بہت خوش ہے اور آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہے۔

میں یہاں بھوپال میں بغرض علاج برقی مقیم ہوں۔ اور اگست کے آخر تک علاج جاری رہے گا۔ بہ نسبت سابق حالت بہتر ہے۔ اور ڈاکٹر صاحبان یقینی امید دلاتے ہیں کہ آواز عود کر آئے گی۔ اعلیٰ حضرت نواب صاحب بھوپال نے نہایت دردمندی سے میرا علاج کرایا ہے۔ اس کے علاوہ جب ان کو سر راس مسعود سے معلوم ہوا کہ میں ایک کتاب مقدمۃ القرآن لکھنا چاہتا ہوں۔ تو اس ارادے کی تکمیل کے لئے مجھے انھوں نے تاحیات پانچ سو روپیہ ماہوار کی لٹریری پنشن عطا فرمائی ہے۔ آپ کو شاید اس کا علم اخباروں سے ہو گیا ہو گا۔ اب ذرا صحت اچھی ہوئی تو انشاء اللہ اس کتاب کو لکھنا شروع کر دوں گا۔ اسی سال کے دوران میں امید ہے۔ صور اسرافیل بھی ختم ہو جائے گی۔ پھر کچھ مدت کیلئے مقدمۃ القرآن کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دوں گا۔ باقی اب زندگی میں کوئی دلچسپی مجھ کو نہیں رہی صرف جاوید و منیرہ کی خاطر زندہ ہوں۔

انگلستان آنا بھی اب ممکن نہیں رہا۔ اگر میں کچھ مدت کے لئے ادھر چلا جاؤں تو ان بچوں کی نگرانی کون کریگا۔ اسکے علاوہ میرے لئے ان کی جدائی بھی مشکل ہے۔ انکی ماں کی آخری وصیت بھی یہ تھی کہ جب تک یہ دونوں بچے بالغ نہ ہو جائیں ان کو اپنے سے نہ جدا کرنا۔

باقی خدا کے فضل و کرم سے خیریت ہے۔ لاہور سے فساد کی خبریں آرہی ہیں ملٹری نے فائر کر دیے تھے۔ آج کی خبر ہے کہ ۱۰ مسلمان مارے گئے۔ زخمیوں کی تعداد تو معلوم نہیں ہے۔ ملٹری اور پولیس کے آدمی بھی زخمی ہوتے ہیں۔ یہ سب کچھ مسجد شہید گنج کے انہدام کے سلسلے میں ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔ یہ سمجھ لو کہ انگریزی تدبّر کے اب آخری دن ہیں۔ زیادہ کیا عرض کروں۔

علی بخش سلام کہتا ہے، جاوید آداب لکھواتا ہے۔

محمد اقبال

حاشیہ پر۔

میاں صاحب کے باغ کے آم لاہور سے کھا کر روانہ بھوپال ہوا تھا اگرچہ ان آموں کا موسم کچھ میرے بعد شروع ہوگا۔

آپ نے ارادہ کیا تھا کہ جاوید نامہ پر لکچر دیں گے۔ وہ لکچر لکھا گیا یا ابھی معرض التوا میں ہے۔ لکھا جائے تو ایک کاپی ضرور ارسال کیجئے۔

محمد اقبال

بنام خواجہ صاحب

شیش محل بھوپال

۲۴ر جولائی ۳۵ء

ڈیر خواجہ صاحب۔ السلام علیکم

آپ کا خط لاہور سے ہوتا ہوا آج یہاں بھوپال میں مجھے ملا جہاں پر بغرض علاج برقی مقیم ہوں۔ ڈاکٹروں نے دوبارہ معائنہ کیا ہے۔ حالت دل کی بہ نسبت سابق بہت اچھی ہے۔ آواز میں بھی کسی قدر فرق ہے۔ امید ہے اب زیادہ فائدہ ہوگا۔

بنک کا سود غالباً جائز ہے اس کے متعلق غالباً شاہ عبدالعزیزؒ کا فتویٰ بھی ہے۔ اشتراکیت اور اسلام کی بحث طویل ہے، اس خط میں نہیں سما سکتی اور نہ طویل خط لکھ سکتا ہوں۔ انشاءاللہ انٹروڈکشن میں اس پر تفصیلاً لکھوں گا پردہ کے متعلق قرآن کے احکام واضح ہیں۔ زینت کا چھپانا لازم ہے البتہ زینت کے متعلق علماء میں اختلاف ہے۔ بعض اس میں چہرے کو داخل نہیں سمجھتے۔ بالعموم زینت میں چہرہ اور ہاتھ دونوں کو داخل سمجھتے ہیں۔ طریق پردہ کا کیا ہو، یہ ہر ملک اور زمانے کے مذاق اور حالات پر منحصر ہے۔ برقع جو ہمارے ہاں رائج ہے اس کا کہیں ذکر قرآن میں نہیں ہے۔ البتہ جلباب یعنی چادر کا ذکر ہے۔ میری والدہ ہمیشہ چادر پہنتی تھی اور برقع کو خلاف شرع سمجھتی تھی۔ بہر حال آپ نے دیکھا ہوگا کہ عورتوں کے متعلق ہٹلر جو تعلیم دے رہا ہے وہ عین قرآن کی روح کے مطابق ہے۔

(وقرن فی بیوتکن) عورت کا مقدم فرض نسل انسانی کی حفاظت ہے۔ اس خیال کو اس Legislation پر جو عورتوں کے متعلق ہو نظر انداز نہ کرنا چاہیے۔

صور اسرافیل شاید اس سال کے اختتام پر چھپ جائے۔ انٹروڈکشن کا ابھی آغاز نہیں ہوا۔

محمدؐ اقبال

بنام محمد عبدالجمیل بنگلوری

(انگریزی)

بھوپال ۸ مارچ ۱۹۳۶ء

ڈیر مسٹر جمیل!

نوازش نامہ موصول ہوا۔ یاد آوری کے لیے ممنون ہوں میں بدستور بیمار ہوں۔ بھوپال میں برقی علاج ہو رہا ہے۔ بوجہ علالت روڈز لیکچرز فی الحال منسوخ کر دیے گئے ہیں۔ "بالِ جبریل" گذشتہ سال شائع ہوئی اور "ضربِ کلیم" امید ہے آئندہ اپریل میں شائع ہو جائے گی۔ ان دونوں کتابوں کے لیے تاج کمپنی لاہور کو اور "اسلام اور احمدیت" کے لیے انجمن خدام الدین لاہور کو لکھیے۔

مخلص

محمد اقبال

بنام پروفیسر فضل شاہ گیلانی

(انگریزی)

بھوپال شیش محل

۱۷ مارچ ۱۹۳۶ء

میرے عزیز پروفیسر گیلانی

آپ کے خط کا بہت بہت شکریہ جو لاہور سے ہوتا ہوا مجھے بھوپال میں موصول ہوا جہاں چند دنوں کیلئے بغرض حلق کے علاج مقیم ہوں۔ اس میں تھوڑا سا افاقہ ہوا ہے، لیکن میں محسوس کرتا ہوں کہ مجموعی حیثیت سے میری صحت میں بہت گراوٹ آگئی ہے اور یہ کہ مجھے میرے باقی دنوں میں بہت زیادہ محتاط رہنا پڑے گا۔

آپ احمدیت سے متعلق میرے مضمون کا جو کچھ بھی چاہیں کریں مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

بال جبریل پر مضمون بہت اچھا لکھا گیا ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ مسلمانوں کی نوجوان نسل نے وہ مطلب نکالنا شروع کر دیا ہے جس سے میری مراد ہے مجھے اُمید ہے کہ اُردو نظموں کا ایک اور مجموعہ بعنوان ضرب کلیم اپریل یا مئی کے مہینے میں شائع ہو جائے گا۔

مجھے امید ہے کہ میں اپریل کے پہلے ہفتہ میں لاہور لوٹنے کے قابل ہو جاؤں گا۔

شکریہ کے ساتھ۔

آپ کا مخلص

محمد اقبال

بنام عبد الرشید

(انگریزی)

مائی ڈیر رشید!

گرامی نامہ کیلئے جو ابھی ابھی موصول ہوا سراپا سپاس ہوں آپ کو معلوم ہی ہے کہ اسمٰعیل اور مسعود کیلئے میرے دل میں کس درجہ محبت ہے اور ان کی خوشی کیلئے میں ہر ممکن کوشش کے لئے تیار ہوں۔ لیکن اس خاص معاملے میں میں آپ سے یہ ضرور کہوں گا کہ نفسیاتی وجوہ کی بنا پر اس الم انگیز یاد کو تازہ رکھنے کا سامان بہم پہنچانا مناسب نہ ہوگا۔ اس یاد کے امومت کی اہلیت پر اثر انداز ہونے کا احتمال ہے۔ میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ اس سلسلہ کو اس وقت تک کے لئے نہ چھیڑیے۔ جب تک خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے دوسرا بچہ عطا فرمائے۔ اُس وقت آپ کتبے پر یہ شعر کندہ کرا دیجئے:۔

در چمن بود و لیکن نتواں گفت کہ بود

آہ، ازاں غنچہ کہ بادِ سحر او را نکشود

یہ شعر آپ کا خط پڑھتے ہی ذہن میں آگیا

مخلص محمد اقبال

میں نے حکیم نابینا صاحب سے دہلی میں اسمٰعیل کی علالت کا ذکر کر دیا تھا۔ وہ نومبر میں دہلی جائیں تو ان کو ضرور نبض دکھائیں۔ محمد اقبال

بنام شاہ اسد الرحمٰن قدسی

بھوپال گوہر محل

جناب قدسی ملاحظہ کریں

مکرم بندہ السلام علیکم

کل حضرت شاہ صاحب قریباً ایک سال ہوا رحلت فرما گئے

محمد اقبال

۲۴ دسمبر ۳۰ء لاہور

DR. SIR MUHAMMAD IQBAL,
BARRISTER-AT-LAW

LAHORE.
19

18th June 1930

My dear Shuaib,

The bearer of this letter is a young Arab from Baghdad, at present a student in Turkey; he writes good Arabic poetry. Having read in the papers of the death of the late Her Highness the Begum of Bhopal he has written an elegy on the Begum after the fashion of the Arabs. And he recites it after the fashion of the ancient Arabs. He is anxious to recite the poem in the presence of His Highness. I do not know whether such a thing is possible, but since he is extremely anxious to do so & has repeatedly requested me to write an introductory letter, I write these lines to introduce him to you leaving you to do what you think best in this matter. If he gets an opportunity to read his elegy in the presence of His Highness, I am sure it will be a new experience to those who hear him. I have heard him reading the Quran & the way in which he recites it reminds one of those silent & pathless deserts in whose utter silence God first revealed Himself to mankind.

Hoping you are well & congratulating you on your marriage

Yours sincerely
Muhammad Iqbal

Dr.Sir Muhammad Iqbal M.L.C. Barrister-at-Law

Lahore 11th June 1930

My dear Shuaib,

The bearer of this letter is a young Arab from Baghdad. He speaks excellent Turkish & writes good Arabic poetry. Having read in the papers of the death[1] of the Late Her highness of Bhopal he has written an elegy on the Begum after the fashion of the Arabs. And he recites it after the fashion of the ancients Arabs. He is anxious to recite the poem in the presence of His Highness. I do not know whether such a thing is possible; but since he is extremely anxious to do so & has repeatedly requested me to write an introductory letter letter I write these lines to introduce him to you leaving you to do what you think best in this matter. If he gets an opportunty to read his elegy in the presence of His Highness, I am sure it will be a new surprise to those who hear him. I have heard him reading the Quran and the way in which he recites it reminds me of those silent and pathless deserts in whose utter silence God first revealed himself to mankind.

Hoping you are well and congratulating you on your marriage.[2]

Yours ever

Muhammad Iqbal

1. Sultan Jahan Begum expired on 12.5.1930
2. Shuaib Qureshi was married on 29.5.1930

Private Registered A.D

M. Shuaib Kureshi
Minister.
Bhopal

From Sir Md. Iqbal
2 Mayo Road
Lahore

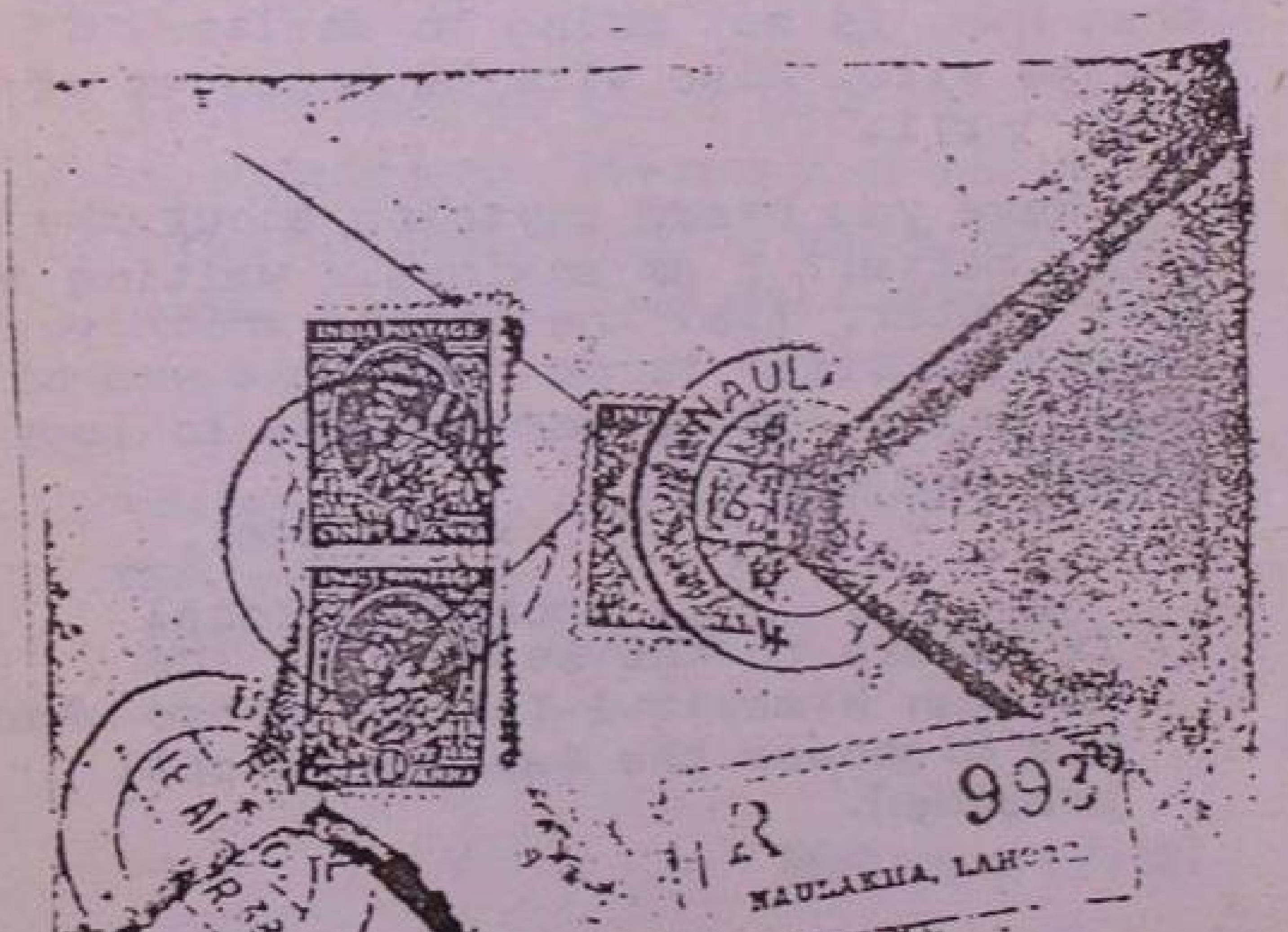

Lahore
20th March, 1935

My dear Masood,

I hope you and lady Masood are quite well. I too am getting on all right. I think 21st of April will suit well for H.H.'s visit to Lahore. On the 20th H.E. the Governor will formally visit the session. I wish that the whole of 21st May remain for H.H. and the Punjab Muslims.[1] Please see that if H.H. is not going to England things are arranged accordingly. You can understand why I wish that there may be a separate day for H.H. I hope it is now finally settled that H.H. is not going to England. If so please wire. Also wire he approves of 21st April.

Have you heard anything about the other matter? I am anxiously waiting for your letter, i.e. the letter which you intend to write to me about the end of this month. Please remember me to lady Masood and Anwar.

Yours Ever,

Muhammad Iqbal

1. It refers to the session of the Anjuman Himayat-i-Islam, Lahore when His Highness the Nawab, of Bhopal presided.

Lahore
14th April, 1935

My dear Masood,

I hope you did receive may letter enclosing Miss Farquharson's letter. What do you think of the passage I underlined? Did you receive the paper she has sent to you? I and a few other gentlemen are sending today a statement to the Associated Press regarding the resignation of H. H.[1]

I have after all got a little clue to your scheme regarding me. My source of information is a friend from Bahawalpur to whose ruler H.H. of Bhopal, I am told, has sent a letter. I have got some information as to the contents of this letter. Is the report I have received true? I shall tell you what I think of it on hearing from you in reply to this letter.

Please send my respects to Lady Masood and love to Anwar.

Yours Ever,
Mohammad Iqbal

Lahore
26th April, 1935

My dear Masood,

Thanks for your letter. I am sorry to hear that you have been ill and hope that you will soon recover. I hope to be able to come to Bhopal about the end of May. My wife is an old invalid and has been so for the last 10 years. She has got spleen and liver trouble and at present she has become very weak on account of fever. We are shifting to our new house about the middle of May and I pray to God that she may be able to move a bit by that time.

I am very grateful to you for all the interest you have been taking in my affairs though I cannot conceal the fact from you that I am not feeling very hopeful about it. I was very joyous sometime ago mainly because I thought you would succeed and in that case I should be able to write my long contemplated notes on the Quran in the light of modern thought. But somehow I feel now that my dream may be realised. I can think of no greater gift that I can make to the Muslims of the world if I am enabled to devote the remining years of my life to this work.

However let us see. Every thing is in the hands of God. If he approves of this service to modern Islam, He may be pleased to give me the necessary means for its completion.

Please remember me to Lady Masood Ali Bakhsh sends his respect to both of you.

Javid also sends his adab to you and to Lady Masood. Hoping you are well.

Yours Ever.
Muhammad Iqbal

Lahore
2nd May, 1935

My dear Masood,

I hope you and Lady Masood are quite well. My anxiety has abated a bit My wife had to undergo an operation. It was dreadful to look at. But thank God her life seems to have been saved.

God willing I shall be with you both about the end of May. I suppose the *matter* has not developed further; otherwise you would have written to me.

Who is going to be the Chancellor of the university ? I wish H. H. of Bhopal could have reconsidered his resignation. But Shoaib wrote to me there was little chance of it. It is possible, perhaps probable, that Lord Willingdon will persuade H. H. to reconsider. Please let me know what are H.H.'s intentions? If H.H. is not willing, then don't you think Bahawalpur will suit ?

Yours Ever,
Mohammad Iqbal

P.S. Ali Baksh sends his respects to you and the Begum.

Dr. Sir Muhammad Iqbal, Kt.
M.A., Ph.D., Bar-at-Law

Lahore

Dated 193

2nd May 1935 Private & Confidential

My dear Masood,

Thank you so much for your letter. I received yesterday a letter from Lady Masood telling me that she would be going to Lahore about the end of May. Please let me know the exact date when you would be following her. I shall then form my program in view of this information.

I feel a bit anxious about the matter. It seems that you are still hopeful. I confess I feel pessimistic. Do let me know when H.H. is coming back to Bhopal so that I can finally see whether anything is likely to come out of it. I also think H.H. [illegible] this month. I wish he could grant me a pension from his own state to enable me to write my book on the Quran. I assure you that it will be a unique book & will perpetuate his name & fame. It will be a great thing to do for modern Islam; and I am not boasting when I say that I am the only man in the Muslim world today who can do it. If you so desire I can agree to make over the book to H.H. & have no claim of any kind to it. This is a suggestion worth considering.

Please let me know whether you deem it advisable to place this suggestion before H.H. If you do not think so then leave it & don't place it before him.

and let me know [illegible]

You know Indian rulers better than I. H.H. of Bhopal is an exception & inherits certain traditions which most of them do not. They are, therefore, not likely to sympathise with H.H.'s ideas. However let us watch & see. But please do try & see that the present [illegible] is over one way or the other. If we fail then I shall forthwith think out some other plan. The circumstances necessitate prompt action.

My wife is [illegible]. She is extremely weak & we shall not be able to shift to the new house till another two weeks.

Hoping you are well

Yours ever

Muhammad Iqbal

Dr.Sir Mohd.Iqbal Kh Lahore
M.A.Ph.d L.L.D
Barrister at Law Dated 12th May 1935

Private & Confidential

My dear Masood,

Thank you so much for your letter.I received yesterday a letter from Lady Masood telling me that she would be going away to Indore about the end of May.Please let me know the exact date when you would be following her. I shall then form my program in view of his information.

I feel a bit upset about the matter. It seems that you are still hopeful. I confess I feel pessimistic. Do let me know when H.H. is coming back to Bhopal so that I may finally see whether any thing is likely to come out of the scheme which H.H. has got in his mind. I wish H.H. could grant me a pension from his own state to enable me to write my book on the Quran. I assure you that it will be a unique book and will perpetuate his name and fame. It will be a great thing to do for modern Islam; and I am not boasting when I say that I am the only man in the Muslim world today who can do it. This is a suggestion worth considering. Please let me know whether you desire it adviseable to place this suggestion before H.H. If you do not think so then please do not place it before him & then let me know how H.H's scheme stands. You know Indian Rulers better than I. H.H. of Bhopal is an exception & inherits certain traditions which most of them do not. They are, therefore, not likely to sympathise with H.H's ideas. However let us wait & see.

But please do try and see that the present of suspense is over one way or the other. If we fail then I shall forthwith think out some other plan. My circumstances necessitate prompt action.

My wife is progressing. She is extremely weak & we shall not be able to shift to the new house till another two weeks.

Hoping you are well.

Yours Ever

Muhammad Iqbal

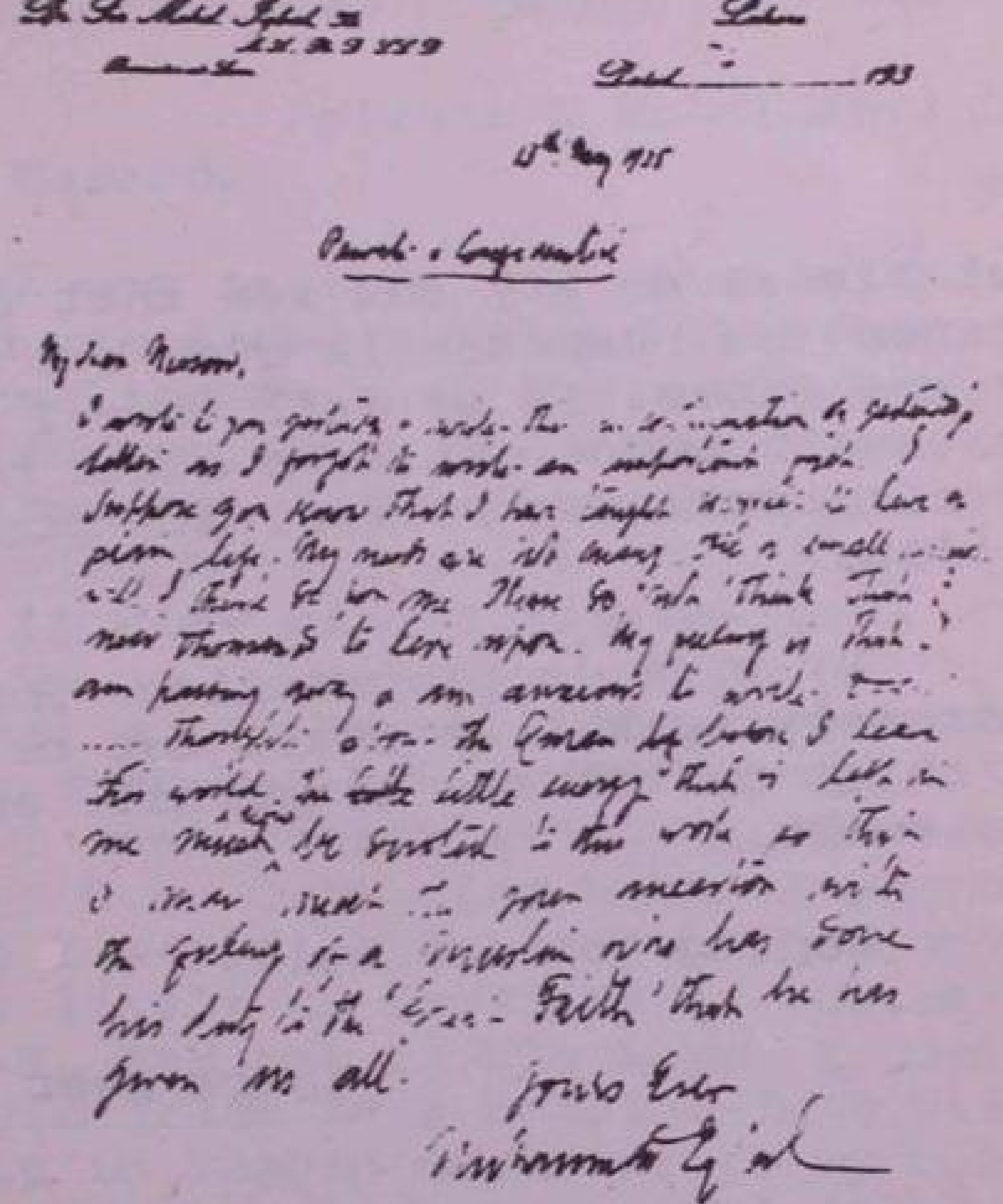
My dear Masood,

[illegible] I forgot to write an important point. I suppose you know that I have [illegible] to live a plain life. [illegible]

[illegible] the Quran before I leave this world [illegible] little energy that is left in me must now be devoted to this work [illegible] the feeling of a [illegible] who has done his duty [illegible] Faith that he has given us all.

Yours Ever
[illegible] Iqbal

(انگریزی)

۱۳ــ

"لاہور ــــ ۳۰؍ مئی ۱۹۳۵ء

. . . .

ڈیر مسعود ــــ . . . .

چراغِ سحر ہوں بجھا چاہتا ہوں ۔ تمنا ہے کہ مرنے سے پہلے قرآنِ کریم سے متعلق اپنے افکار قلم بند کر جاؤں ۔ جو تھوڑی سی ہمت و طاقت ابھی مجھ میں باقی ہے اسے اسی خدمت کے لیے وقف کر دینا چاہتا ہوں تاکہ (قیامت کے دن) آپ کے جدِ امجد (حضور نبی کریمؐ) کی زیارت مجھے اس اطمینانِ خاطر کے ساتھ میسر ہو کہ اس عظیم الشان دین کی جو حضورؐ نے ہم تک پہنچایا کوئی خدمت بجا لا سکا ــــ

مخلص محمد اقبال"

اقبال اور بھوپال از صہبا لکھنوی ص ۸۷

Dr. Sir Mohd. Iqbal Kh   Lahore
M.A.Ph.D.LL.D
Barrister-at-Law Dated 13th May 1935

Private & Confidential

My dear Masood,

I wrote to you yesterday and write this in continuation of yesterday's letter as I forgot to write an important fact. I suppose you know that I have taught myself to live a plain life. My needs are not many. Only a small pension will I think do for me. Please do not think that I need thousands to live upon. My feeling is that I am passing away and am anxious to write down my thoughts about the Quran before I leave this world. The little energy that is left in me must now be devoted to this work so that I may meet your ancestor with the feeling of a Muslim who has done his duty to the 'Great Faith' that he has given us all.

Yours Ever

Muhammad Iqbal

Lahore
23rd May, 1938

My dear Masood.

Thank you so much for your letter which has brought some relief. The request I have made is particularly the request of a dying man who wishes to do something before he leaves this world finally. I hope you do place the matter before His Highness. It is extremely kind of him to make arrangements for my comforts in Bhopal. My wife is seriously ill. Perhaps these are her last moments. It is difficult for me to leave Lahore for the present. I shall let you know later. Please let me know when you and lady Masood will be coming back to Bhopal. I suppose lady Masood will have to stay at Indore for some time and that you will come back to Bhopal about the end of June.

Please give my respects to lady Masood and love to Anwar. Is Hakim Sahib still there? I hope he has got some job

Yours Ever,
Mohammad Iqbal

P.S. My wife passed away at about 5.30.

Dr. Sir Muhd. Iqbal, M.A., Ph.D., LL.D.
Barrister-at-Law

Lahore

Dated ________ 193

[illegible]th May 1935

My dear Masood,

It was extremely kind of you to send me a message of condolence. We have to bear the ills of life & I have had ample share of them. The only consolation is that nothing remains permanent. On Sunday last I received two telegrams from you. In the first you sent me a message of congratulation & intimated that a letter would follow the wire. No such letter has been received up to the moment of writing. Perhaps you congratulated me on shifting to the new house. However the promised letter never reached me. Have you been able to see Hitt.?

I am very much upset at the moment. The two children have become a problem the gravity of which I had never realised before.

Yours Ever
Muhammad Iqbal

Dr.Sir Mohd.Iqval Kh M.A.Ph.D.L.L.D

Lahore
Dated 30th May 1935

My dear Masood,

It was extremely kind of you to send me a message of condolence. We have to bear the ills of life and I have had ample share of them. The only consolation is that nothing remains permanent. On Sunday last I received two telegrams from you. In the first you sent me a message of congratulations & intimatedthat a letter would follow the wire. No such letter has been received upto the moment of writing. Perhaps you congratulated me on shifting to the new house. However the promised letter never reached me. Have you been able to see H.H?

I am very much upset at the moment. The two children have become a problem the gravity of which I had never realised before.

Yours Ever

Muhammed Iqbal

۱۸۱.

Dr. Sir Muhammad Iqbal, Kt.
M.A., Ph.D., [illegible]
Barrister-at-Law

Lahore
Dated ________ 193

[illegible]

ڈیر مسعود۔ آپ کا والا نامہ ابھی ملا ہے [illegible] اعلیٰ حضرت [illegible] ادا کر دیا
اعلیٰ حضرت [illegible] جب کہ [illegible]
خدا تعالیٰ ان کی دولت [illegible] میں برکت دے۔ [illegible] جو اعلیٰ حضرت
[illegible] اعلیٰ حضرت [illegible]۔

منعماں را باحساں یاد کردن ہمت است
ورنہ ہر نخلے بپائے خود ثمر می افگند

برادرم، اعلیٰ حضرت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]۔ باقی سلام [illegible] جاوید [illegible]

(۹) ———— (۱۱)

مکتوب اقبال بخط اقبال

لاہور
۳ مئی ۱۹۳۶ء

ڈیر مسعود

آپ کا والانامہ ابھی ملا ہے کہ میں کس زبان سے اعلیٰحضرت کا شکریہ ادا کروں کہ انہوں نے ایسے وقت میں میری دستگیری فرمائی جب کہ میں چاروں طرف سے آلام و مصائب میں محصور تھا۔ خدا تعالیٰ ان کی عمر و دولت میں برکت دے۔ ہندوستان کے مسلمان شرفا میں سے کون ہے جو اعلیٰحضرت کا یا ان کے دودمانِ عالی کا ممنونِ احسان نہیں ہے۔

دوستاں را بہ احساں یاد کردن ہمت است
ورنہ ہر نخلے بپائے خود ثمر می افگند

میرا یہ عریضہ اعلیٰحضرت کو سنا دیجئے کہ میں خود حاضر ہو کر شکریہ ادا کروں گا۔ اب میری درخواست صرف اس قدر ہے کہ احکام اس پنشن کے تو جاری ہو گئے ہیں سرکارِ عالی اپنے ہاتھ سے بھی اس مضمون کا ایک خط مجھے لکھ دیں جو آپ نے مجھے لکھا ہے۔ یہ خط میری اولاد میں بطور یادگار کے رہے گا اور وہ اس پر فخر کریں گے۔ میں انشاء اللہ یا تو چالیسویں کے بعد حاضر ہوں گا یا جب آپ اور لیڈی مسعود انشاء اللہ اگست میں مع الخیر انگلینڈ سے بھوپال واپس آ جائیں گے۔ تو مہربانی کر کے مجھے یہ لکھ دیجئے کہ اگر میں جون کے آخر میں آؤں تو اپنے بھوپال پہنچنے کی کس کو اطلاع دوں۔ ممنون کو اطلاع دے دوں یا جس کو آپ لکھیں۔ لیڈی مسعود کی خدمت میں سلام عرض ہو۔ جاوید آداب کہتا ہے۔

باقی آپ کا شکریہ کیا ادا کروں۔ مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی سادات کی آبائی میراث ہے بالخصوص آپ کے خاندان کی۔

والسلام

آپ کا
محمد اقبال

Dr. Sir Mohd. Iqbal, Kt.
M.A. Ph.D. LL.D.
Barrister-at-Law

Lahore

Dated ______ 193

لاہور ۱۵ مارچ ۳۵ء

ڈیر مسعود ۔ امید ہے آپ اور لیڈی مسعود ہر طرح خیریت سے ہوں گے
میں آپ کے خط کے انتظار میں ہوں ۔ امید ہے قطعی احکام متعلق پنشن صادر
ہو گئے ہوں گے ۔ اب مجھ کو بھی اس خط کا انتظار ہے جس کا ذکر میں نے گذشتہ خط
میں کیا تھا ۔ اگر اعلیحضرت بھوپال تشریف لائے ہوں تو خط لکھ کر مجھ کو آگاہ کیجئے
کل اعلیحضرت ظاہر شاہ کا تار شکریہ آیا تھا اور کل سردار صلاح الدین سلجوقی اعلیحضرت کا
زبانی پیغام لائے تھے ۔ بہت حوصلہ افزا اور دلخوش کن پیغام ہے

زمانہ کی عجیب گردش ہے زمانے نے ترقی مراتب کی

لارڈ لوتھین کا خط لندن سے آیا ہے پوچھتے ہیں کہ رہوڈز لیکچرز دینے
کب آؤ گے ۔ اب مجھ کو معلوم نہیں کہ کہاں تک جا سکتا ہوں ۔ ذہن تو وہاں پہنچ چکا ہے
زبان ابھی تک الجھن میں ہے دیکھئے کیا ہوتا ہے ۔

لیڈی مسعود کی خدمت میں آداب ۔ علی اور انور کو میری طرف سے سلام کہیے

آپکا

محمد اقبال

(۱۰)———— ۱۲۱۵

مکتوب اقبال بخط اقبال

لاہور
۱۵- جون ۳۵ء

ڈیئر مسعود — ہمہ فروع

امید کہ آپ اور لیڈی مسعود بہمہ وجوہ خیریت سے ہوں گے۔
میں آپ کے خط کے انتظار میں ہوں تھا امید کہ ضروری احکام
متعلقہ پنشن صادر ہو گئے ہوں گے۔ اب صرف مجھے اس خط کا
انتظار ہے جس کا ذکر میں نے گزشتہ خط میں کیا تھا اگر اعلیحضرت
چھٹی سے واپس تشریف لے آئے ہوں تو وہ خط لکھوا کر بھجوا
دیجئے۔ کل اعلیحضرت ظاہر شاہ کا تار تعزیتی آیا تھا اور آج سردار
صلاح الدین سلجوقی اعلیحضرت کا زبانی پیغام لائے ہیں بہت
حوصلہ افزا اور دل خوش کن پیغام ہے۔
زیادہ کیا عرض کروں سوائے دعائے ترقی مراتب کے۔
خط ابھی لندن سے آیا ہے۔ وہ پوچھتے ہیں کہ ... لیکچرز کے
لئے کب آؤ گے۔ اب بچوں کو چھوڑ کر کہاں جا سکتا ہوں کہ ان کی
ماں کی وصیت ہے کہ ان بچوں کو اپنے سے ایک دن کے لئے
بھی جدا نہ کرنا۔ لیڈی مسعود کی خیریت سے آگاہ کیجئے۔ اور میری طرف
سے انہیں سلام کہئے۔

نیا پیرا

والسلام
آپ کا محمد اقبال

Dr. Sir Mohd. Iqbal Kt.
M.A., Ph.D., LL.D.
Barrister-at-Law

Lahore

Dated ____________ 193

لاہور ۔ ۵ مئی ۳۷ء

ڈیر مسعود ۔ ابھی آپ کا تار ملا جس سے اطمینان خاطر ہوا [illegible]

خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے آپ کے خط سے اگرچہ اطمینان ہو گیا تھا [illegible]

طبیعت نہایت پریشان تھی گذشتہ رات مجھ سے بہت دیر تک [illegible]

دعا کرتا رہا ۔ [illegible] تمام مصیبتوں میں انہوں نے جو توجہ مجھ بیچارے کی [illegible]

پر اسے کبھی فراموش نہیں کر سکتا ۔ امید ہے کہ اب بہت جلد صحت تامہ حاصل ہو جائے گی

اور آپ کی طبیعت کو بھی اطمینان نصیب ہو گا ۔ زیادہ کیا عرض کروں سوائے اس کے

کہ میں [illegible] ہوں باقی [illegible] ہے [illegible] بخار [illegible] ہے

میری طرف سے [illegible] کو [illegible]

آپ کا محمد اقبال

R. 9/5/37

(۲۱۷) ——— (۱۲)

بخطِ اقبال

لاہور

(۲-جولائی ۱۹۳۵ء)

ڈیر مسعود کہ ابھی آپ کا تار ملا جس سے اطمینانِ خاطر ہوا۔ خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ آپ کا خط ملنے سے اس وقت تک میری طبیعت نہایت پریشان تھی۔ گذشتہ رات بھی میں دیر تک ان کے لئے دعا کرتا رہا۔ دورانِ قیام بھوپال میں انہوں نے جو توجہ مجھ پر مبذول کی میں اُسے کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ امید ہے کہ اب وہ جلد صحت کامل حاصل کر لیں گی اور آپ کی طبیعت کو بھی اطمینان نصیب ہو گا۔ زیادہ کیا عرض کروں سوائے اس کے کہ موسم سخت گرم ہے۔ بارش کا انتظار ہے کل سے مطلع غبار آلود ہے۔

میری طرف سے انہیں سلام کہئے اور دعائے صحت۔

آپ کا محمد اقبال

١٣

۱۳۰

(۲۲۱) (۱۶)

خفیہ — بخط اقبال — (انگریزی)

ستمبر

[illegible] کل خط لکھ چکا ہوں کہ آج اس تمام معاملے پر
[illegible] کرنے کے بعد پھر لکھتا ہوں کہ آپ اس خط کو
[illegible] تصور فرمائیں۔ آپ کو یاد ہوگا میں نے آپ سے بھوپال
[illegible] کے [illegible] میں گفتگو کی تھی۔ میرا خیال تھا کہ میرا خیال
[illegible] کے بعد آپ نے شاید اس تجویز کو ڈراپ کر دیا ہوگا
[illegible] آپ نے [illegible] کر دیا تھا میں سمجھ رہا
[illegible] ہے۔ [illegible] آپ کو معلوم ہے کہ اعلیٰ حضرت
[illegible] بھوپال نے جو رقم میرے لئے مقرر فرمائی ہے وہ
[illegible] دعا اگر [illegible] تو میں کوئی امیرانہ
[illegible] نہیں کہ بہترین مسلمانوں نے سادہ اور درویشانہ
[illegible] کی ضرورت سے زیادہ کی ہوس کرنا روپیہ کا لالچ
[illegible] کسی مسلمان کے شایان شان نہیں ہے آپ
[illegible] سے یقیناً کوئی تعجب نہ ہوگا کیونکہ جن بزرگوں
[illegible] ہیں اور جو ہم سب کے لئے زندگی کا نمونہ ہیں ان کا
[illegible] سادگی اور [illegible] رہا ہے۔ ان حالات پر نظر کرتے
[illegible] اس رقم کو قبول کرتے ہوئے مجھے حجاب آتا ہے [illegible]
[illegible] حالت میں ہوں [illegible] نہیں [illegible] کی [illegible]

۱۵۲

My dear Rashid,

Thank you for your letter which reached me a moment ago. As you know I have great affection for Amtul and Masood and would do any thing to please them. But in this particular matter I cannot help telling you that for psychological reasons it will not be good to keep this painful memory alive. This memory seriously affects her physiology as a mother. I would advise you to wait till God in His infinite mercy may grant her another child. You may then put the following verse on the marble.

درچمن بود ولیکن نتوان گفت که بود
آه ازان غنچه که باد سحر او را نکشود

This verse came to me immediately after I had finished reading your letter.[1]

Yours sincerely,
Mohammad Iqbal

۱۳۴

(۲۲۱) (۱۶)

خفیہ — بخط اقبال — (انگریزہ)

ستمبر ۱۹۳۶ء

ڈیر مسعود۔ کل خط لکھ چکا ہوں کہ آج اس تمام معاملے پر
کامل غور و فکر کرنے کے بعد پھر لکھتا ہوں کہ آپ اس خط کو

نیا پیرا — ... شل تصور فرمائیں۔ آپ کو یاد ہوگا میں نے آپ کے بھوپال
میں آپ کے بیڈروم میں گفتگو کی تھی۔ میرا خیال ہے کہ میرا خیال
معلوم کر لینے کے بعد آپ نے شاید اس تجویز کو ڈراپ کر دیا ہوگا
اس کے بعد جس سٹری کا آپ نے مجھ سے ذکر کیا تھا میں سمجھ رہا
تھا کہ یہ کوئی اور معاملہ ہے۔ بہر حال آپ کو معلوم ہے کہ اعلیٰ حضرت
نواب صاحب بھوپال نے جو رقم میرے لئے مقرر فرمائی ہے وہ
میرے لئے کافی ہے اور اگر کافی نہ بھی ہو تو میں کوئی امیرانہ
زندگی کا عادی نہیں۔ بہترین مسلمانوں نے سادہ اور درویشانہ
زندگی بسر کی ہے۔ ضرورت سے زیادہ کی ہوس کرنا روپیہ کا لالچ
ہے جو کسی طرح بھی کسی مسلمان کے شایان شان نہیں ہے۔ آپ
کو میرے اس خط سے یقیناً کوئی تعجب نہ ہوگا کیونکہ جن بزرگوں
کی آپ اولاد ہیں اور جو ہم سب کے لئے زندگی کا نمونہ ہیں ان کا
شیوہ ہمیشہ سادگی اور قناعت رہا ہے۔ ان حالات پر نظر کرتے
مزید ہوئے مجھے اس رقم کو قبول کرتے ہوئے حجاب آتا ہے۔ اور میں
بیحد تذبذب کی حالت میں ہوں۔ مجھے نہیں معلوم کہ آپ کی ہز ہائنس

بھوپال۔ ۸ مارچ ۱۹۳۶ء ۱۵۸

جناب قاضی صاحب — السلام علیکم

میں ابھی تک علیل ہوں اور یہاں بھوپال میں برقی علاج کے لئے مقیم ہوں۔ اس وقت بہاولپور
کی ریاست ہندو مسلم مناقشات میں الجھی ہوئی ہے یہ موقع موزوں نہیں تاہم اگر آپ قرارداد المثنوی وہاں
بھیجنا چاہیں تو عرض داشت کرنل مقبول حسین صاحب قریشی، ہوم ممبر ریاست کے نام بھیجیے میں نے ان کے
نام ایک خط لکھ دیا ہے جو اسی لفافے میں بند ہے یہ خط بھی عرض داشت کے ہمراہ بھیج دیجیے۔

والسلام

محمد اقبال (لاہور)

خطوط اقبال مرتبہ رفیع الدین ہاشمی ص ۲۳۷

۱۳۶

آغا خاں سے کیا خط و کتابت ہوئی ہے اور مجھے اندیشہ ہے کہ میری
اس تحریر کو ناشکری پر محمول نہ کیا جائے۔ بہرحال میں نے ہز ہائی نس
آغا خاں کو شکریہ کا خط لکھ دیا ہے مگر اس میں مندرجہ بالا خیالات کا
اظہار مطلق نہیں کیا گیا اور اخلاقاً مجھ کو ایسا کرنے کی جرأت بھی نہ
ہونی چاہیے تھی۔ آپ جب اس معاملے پر غور کریں گے تو آپ کو معلوم
ہوگا کہ اس کے بہت پہلو ہیں اور میں نے تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھ
کر آپ کو یہ خط لکھا ہے۔ آپ مہربانی کر کے مجھ کو جلد اس امر کی اطلاع
دیں کہ آیا آپ کو میرے ان خیالات سے اتفاق ہے یا نہیں۔ اگر
اتفاق نہیں ہے اور اب اس تجویز کا ڈراپ کرنا قرین مصلحت
نہیں ہے تو پھر میں ایک اور تجویز پیش کرتا ہوں اور وہ یہ کہ ہز ہائی نس
آغا خاں یہ پنشن جاوید کو عطا کریں اس وقت تک کہ اس کی تعلیم
کا زمانہ ختم ہو جائے یا جس وقت تک ہز ہائی نس مناسب تصور
کریں۔ بعض پرائیویٹ وجوہ کی بنا پر جن کا کچھ نہ کچھ حال آپ کو معلوم
بھی ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کی تعلیم کی طرف سے مجھے اطمینان
ہو جائے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ ہز ہائی نس آغا خاں میری اس تجویز کی
نسبت کیا خیال کریں گے۔ میں نے اپنی مشکلات کا حال آپ کو
لکھ دیا ہے۔ اب آپ جو تجویز چاہیں کریں اور مجھ کو اپنے خیالات
سے مطلع کریں جہاں تک ممکن ہے جلد۔ آخری فیصلے تک اس بات
کا پریس میں جانا مناسب نہیں ہے۔ امید ہے آپ کا مزاج بخیر ہوگا۔ والسلام

محمد اقبال۔ لاہور

ڈیر مسعود ـ تمہارا خط ابھی ابھی ملا ہے
آج جو رقم مجھے ملی ہے وہ حضور رسالتمآب کے
حافظ علی نے بھائی تم سے الفاظ کہا تھا
ہمارا خط سفر نامہ ہندوستان کا لکھ رہے ہیں
عربی زبان کے ادیب ہیں اور شعرائے عرب میں
ان کا خاندان علمی رتبہ رکھتا ہے ـ یہ ہندی زبان کی
کی خدمت میں ہیں اور مجھ سے ملاقات کر چکے ہیں بھوپال تشریف
لانا چاہتے ہیں اور انہوں نے اپنا خط ہز ہائینس کی طرف
کر دیا ہے ـ اگر اعلیٰ حضرت نے ان کو اجازت دی تو
یہاں آ جائیں گے ـ ہمارے ایک بڑی قدر افزائی ہو
اور بڑی خاطر و مدارات کی ـ اگر نہ دی
تو تم بھی ان کو دعوت دینا ـ
اور کتب خانہ سے بھی توجہ دلا دی تھی کہ
اور اب یہاں آ جانے والے ہیں ـ

محمد اقبال

بقلم خود

اپریل ۳۶

(۱۷)

ڈیر مسعود - حامل رقعہ سید احمد صاحب ہیں جو مدینہ منورہ
روضہ حضور رسالت مآب کے محافظ ہیں کہ میں نے پہلے بھی تم
سے ان کا ذکر کیا تھا کہ نہایت عمدہ سفرنامہ ہندوستان کا لکھ رہے
ہیں۔ عربی زبان کے ادیب ہیں اور شرفائے عرب میں ان کا خاندان
بلند مرتبت ہے۔ یہ خط ہز ہائینس کی خدمت میں بھجوا دیجیے کیونکہ
ان کو یہاں کے دستور کا علم نہیں اس واسطے انہوں نے اپنا خط
میرے خط میں ملفوف کر دیا ہے۔ اگر اعلیحضرت نے ان کو اجازت
دی تو یہاں آئیں گے۔ پٹیالہ نے ان کی بڑی قدر افزائی کی اور
بڑی خاطر مدارات کی۔ اگر وہ آئیں تو تم بھی ان کو دعوت دینا اور

"اور" سے نیا پیرا

کرنل رابنسن سے بھی تو مجھے ملا دیجیے۔ تم کہتے تھے کہ وہ اب یہاں سے
چلے جانے والے ہیں۔ والسلام

محمد اقبال

شیش محل - ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۳ء

(یہ خط بھوپال ہی میں لکھا گیا)

لاہور
[illegible]

ڈیئر مسعود۔ [illegible] تمہارا خط [illegible] ملا [illegible]۔

کہ تم کو لیڈی مسعود قریب [illegible] ہو گئے [illegible] تمہاری [illegible] ہوگی۔ [illegible] علاج [illegible]

اخبار [illegible] بابا [illegible] صاحب [illegible] علی بخش [illegible] تھے۔

چند روز ہوئے [illegible] کی وفات ہو گیا [illegible] وہ [illegible]

ہو گیا [illegible] بے ہوشی [illegible] اس عالم فانی سے [illegible] رخصت ہو گیا۔ [illegible]

[illegible] دونوں [illegible] بہت محبت رکھتا تھا۔ اور [illegible]

[illegible] پریشان [illegible] دونوں

بہت [illegible] تھا۔ [illegible] ہم [illegible]

[illegible] بہت [illegible] پریشانی [illegible] اقبال

اگرچہ [illegible] تمام [illegible] مقصد [illegible] حفاظت اور پرورش [illegible]

[illegible] دنیا [illegible] اور [illegible] حفاظت اور پرورش [illegible] اپنے حقیقی [illegible]

[illegible] اس کی حفاظت اور پرورش [illegible] زندگی [illegible]

[illegible] تم [illegible] رکھتا ہوں۔ [illegible]

اس سے بھی زیادہ [illegible] زیادہ [illegible] اچھا

جون کے آخر میں [illegible] ہوگی۔ لیڈی مسعود [illegible] خدمت میں آداب۔ نادرہ کو دعا۔

جاوید [illegible] آداب [illegible]۔ علی بخش [illegible]۔ والسلام

محمد اقبال

لاہور

جون ۱۹۳۷ء

ڈیر مسعود۔

تمہارا خط آج مل گیا۔ مجھے پڑھ کر بہت اطمینان ہوا۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ تمہاری
دلی محبت بار آور کرے۔ تاکہ تم دونوں کو اطمینان قلب حاصل ہو۔

جاوید اور منیرہ کی نگہداشت کے لیے اور گھر کے عام انتظام کے لیے
جو زنانہ مدت سے بگڑا ہوا تھا۔ میں نے فی الحال آزمائشی طور پر علی گڑھ سے ایک جرمن لیڈی منگائی ہے
جو اسلامی معاشرت سے واقف ہے۔ اور اردو بول سکتی ہے۔ بڑا اچھا ہے۔ پروفیسر رشید صدیقی
اور دیگر احباب نے اس کی شرافت کی بہت تعریف کی ہے۔ اگر وہ اپنے فرائض کے ادا
کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ تو مجھے بے فکری ہو جائے گی۔ جاوید کی عمر اس وقت قریباً
تیرہ سال ہے۔ اور منیرہ کی قریباً سات سال۔ ماں کی موت سے ان کی تربیت میں
بہت کچھ نقص رہ گئے ہیں۔ اس واسطے میں نے دوبارہ انتظام کیا ہے۔ یہ جرمن لیڈی
جن کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ علی گڑھ کے ایک پروفیسر کی بیوی کی بہن ہے۔ جو ایک مدت سے
علی گڑھ میں مقیم رہا ہے۔ شاید تم انہیں جانتے ہو گے۔ باقی تمہارے خط سے مجھے
بے انتہا تسلی ہوئی ہے۔ اور تمہارا وعدہ بھی مجھ کو اچھی طرح سے یاد ہے۔ زیادہ
کیا لکھوں۔ گرمی شدید ہے۔ علی بخش سلام کہتا ہے اور جاوید سلام عرض کرتا
ہے۔ تم یہ سن کر متعجب ہو گے کہ سر اکبر حیدری [illegible]
آئے۔ اور بہت دلجوئی کی تھی۔ والسلام

(٢٢٨) ——— (٢٣) ×

بخط محمد شفیع (م ۔ ش)

لاہور

٨۔ جون ١٩٣٦ء

ڈیر مسعود ـــ بہت

تمہارا خط آج مل گیا۔ جسے پڑھ کر اطمینان ہوا۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ تمہاری بچی کو جلد صحت یاب کرے۔ تاکہ تم دونوں کو اطمینانِ قلب حاصل ہو۔

جاوید اور منیرہ کی نگہداشت کے لئے اور گھر کے عام انتظام کے لئے جو ایک مدت سے بگڑا ہوا ہے میں نے فی الحال عارضی طور پر علی گڑھ سے ایک جرمن لیڈی جو اسلامی معاشرت سے واقف اور اردو بول سکتی ہے بلوایا ہے۔ پروفیسر رشید صدیقی اور دیگر احباب نے اس کی شرافت کی بہت تعریف کی ہے۔ اگر وہ اپنے فرائض ادا کرنے میں کامیاب ہوئی تو مجھے بے فکری ہو جائیگی۔ جاوید کی عمر اس وقت تقریباً تیرہ سال ہے اور منیرہ کی تقریباً سات سال۔ ماں کی موت سے ان کی تربیت میں بہت نقص رہ گئے ہیں۔ اسی واسطے میں نے مذکورہ بالا انتظام کیا ہے۔ یہ جرمن لیڈی جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے علی گڑھ کے ایک پروفیسر کی بیوی کی بہن ہے جو ایک مدت سے علی گڑھ میں مقیم رہی ہے۔ شاید تم انہیں جانتے ہو گے۔ باقی تمہارے خط سے مجھے بے انتہا تسلی ہوئی ہے۔ اور تمہارا وعدہ بھی مجھ کو اچھی طرح یاد ہے۔ زیادہ کیا لکھوں۔ گرمی شدید ہے علی بخش سلام کہتا ہے۔ اور جاوید سلام عرض کرتا ہے۔

ہاں تم سن کر تعجب کرو گے کہ سر اکبر حیدری کا خط مجھ کو لندن سے آیا ہے۔ اور بہت دل خوش کن۔ والسلام

محمد اقبال

۱۰ نومبر ۱۹۳۳ء

امید ہے کہ آپ کو پہنچا ہوگا۔ اس خط میں ایک بات لکھنا بھول گیا۔ جو اب لکھتا ہوں۔

میں نے جاوید اور منیرہ کے چار ولی مقرر کیے تھے۔ جو وصیت میں مقرر کر دیئے گئے تھے۔ جو سب رجسٹرار لاہور کے دفتر میں محفوظ ہے۔ نام ان کے حسب ذیل ہیں۔

(۱) منشی طاہر الدین۔ یہ میرے کلرک ہیں۔ جو قریباً بیس سال سے میرے ساتھ ہیں۔ مجھ کو ان کی امانت پر کامل اعتماد ہے۔ (۲) چودھری محمد حسین ایم۔ اے۔ سپرنٹنڈنٹ پریس برانچ سول سیکرٹریٹ لاہور۔ یہ بھی میرے قدیم دوست ہیں۔ اور نہایت مخلص مسلمان۔ (۳) شیخ اعجاز احمد بی۔ اے۔ ایل ایل بی سب جج دہلی۔ (۴) عبد الغنی مرزا ۔ عبد الغنی بیچارے کی بابت ... اس کی جگہ خانصاحب میاں امیر الدین رئیس لاہور کو مقرر کرنے کا ارادہ ہے۔ نمبر (۳) شیخ اعجاز احمد میرا برادر زادہ ہے۔ نہایت صالح آدمی ہے لیکن افسوس کہ دینی عقائد کی رو سے قادیانی ہے۔ تم کو معلوم ہے کہ قادیانیوں کے عقیدے کی رو سے تمام مسلمان کافر ہیں۔ اس واسطے یہ امر ذرا مشتبہ ہے کہ آیا ایسا عقیدہ رکھنے والا آدمی مسلمان بچوں کا ولی ہو سکتا ہے یا نہیں۔ علاوہ اس کے وہ ملازم ہے اور عام طور پر لاہور سے باہر رہتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کی جگہ تم کو مقرر کر دوں۔ مجھے امید ہے کہ جس کام کو تم اپنے ذمہ لو گے اس پر اعتراض نہ ہوگا۔ یہ درست ہے کہ تم لاہور سے بہت دور ہو۔ لیکن اگر کوئی معاملہ ایسا ہوا تو لاہور میں رہنے والے ولی بچوں کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ باقی صحت کی حالت بدستور ہے ... کسی قدر کم ہو گیا ہے لیکن مستقل طور پر نہیں ... دعا کرتے رہو۔ امید ہے کہ تم کو اب ... سے ... ہوگا۔

... اس کا بہت مشکور ہوں۔ یہ ایک تو حرم کی صورت میں ہے۔ دوسرا ... سو خدا ان کو ... ہے۔

والسلام

محمد اقبال

(۲۴) ——— (۲۲۹)

بخطِ محمد شفیع

لاہور
۱۰ - جون ۱۹۳۷ء

ڈیر مسعود تمہیں

میں نے پرسوں ایک خط لکھا تھا - امید ہے کہ پہنچا ہوگا -
اس خط میں ایک بات لکھنا بھول گیا - جواب لکھتا ہوں -
میں نے جاوید اور منیرہ کے چار guardian مقرر کئے
تھے - یہ guardians از روئے وصیت مقرر کئے گئے تھے -
جو سب رجسٹرار لاہور کے دفتر میں محفوظ ہے - نام ان کے حسب ذیل
ہیں -

(۱) شیخ طاہر الدین - یہ میرے کلارک ہیں - جو قریباً بیس سال
سے میرے ساتھ ہیں - مجھ کو ان کے اخلاص پر کامل اعتماد ہے (۲)
چودھری محمد حسین ایم اے سپرنٹنڈنٹ پریس برانچ سول سکرٹیریٹ لاہور
یہ بھی میرے قدیم دوست ہیں - اور نہایت مخلص مسلمان (۳) شیخ
اعجاز احمد بی، اے - ایل ایل بی - سب جج دہلی کلاں (۴) عبد الغنی مرحوم

عبدالغنی بیچارے کی بابت میں تم کو اطلاع دے چکا ہوں۔ اس کی جگہ خان صاحب میاں امیرالدین سب رجسٹرار لاہور کو مقرر کرنے کا ارادہ ہے۔ نمبر ۲ شیخ اعجاز احمد میرا بھتیجا ہے۔ نہایت صالح آدمی ہے لیکن وہ خود بہت عیالدار ہے اور عام طور پر لاہور سے باہر رہتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کی جگہ تم کو guardian مقرر کر دوں۔ مجھے امید ہے کہ تمہیں اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ یہ درست ہے کہ تم لاہور سے بہت دور ہو لیکن اگر کوئی معاملہ ایسا ہوا تو لاہور میں رہنے والے guardians تمہارے ساتھ خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ باقی خدا کے فضل سے خیریت ہے۔ لاہور کا درجہ حرارت کسی قدر کم ہو گیا ہے۔ لیڈی مسعود سلام قبول کریں۔ نادرہ کے لئے دعا کرتا ہوں۔ امید ہے کہ تم کو اب نقرس سے آرام ہوگا۔ کہتے ہیں کہ Iodex اس کے لئے بہت مفید ہے۔ ایک تو مرہم کی صورت میں ہوتی ہے۔ دوسری سیال صورت میں۔ موخرالذکر کے استعمال میں سہولت ہے۔ والسلام

محمد اقبال

* مگر افسوس کہ دینی عقائد کی رو سے قادیانی ہے۔ تم کو معلوم ہے۔ کہ قادیانیوں کے عقیدے کے مطابق تمام مسلمان کافر ہیں۔ اس واسطے یہ امر شرعاً مشتبہ ہے۔ کہ آیا ایسا عقیدہ رکھنے والا آدمی مسلمان بچوں کا محافظ ہو سکتا ہے یا نہیں

Dr. Sir Mohd. Iqbal, Kt.
M.A., Ph.D.
Barrister-at-Law

۱۲۲

Lahore
Dated ....

۱۳ اکتوبر ۳۶ء

مخدومی ڈاکٹر صاحب — آپ کا خط ملا جس کے لئے سراپا سپاس ہوں

[illegible]

مرے ایک دوست جو یہاں [illegible]

[illegible]

نیاز مند
محمد اقبال

[illegible]

[illegible] منظوم [illegible] بجواب والانامہ مجھے ہرگز وقت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

احباب [illegible] مجھ [illegible] یاد [illegible]

[illegible]

مخلص محمد اقبال لاہور

۲۵ [illegible]

[illegible]

۱

[illegible]

ابھی ابھی [illegible] ایک بہت [illegible] خبر ملی [illegible]

کہ ڈاکٹر مظفر علی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لاہور ۹ دسمبر ۲۶ء

مخدومی ڈاکٹر صاحب السلام علیکم

آپ کا [illegible] نامہ موصول ہو گیا۔ [illegible] بوں [illegible] مسعود کو بھی

[illegible] بہت خوش [illegible] [illegible] آخر [illegible]

[illegible] ہو گا۔ [illegible] سے [illegible] آ جائیں

[illegible] سے [illegible] مسرت ہو گی [illegible]

ہے [illegible] بال بچے [illegible] مجھ [illegible]

[illegible] ہیں [illegible] ہے [illegible] میں [illegible] نہیں

[illegible] ہو جائے گا [illegible] ہے

جاوید [illegible] ہے [illegible] کی [illegible] ہے۔

[illegible] آداب کہتا ہے۔

مخلص محمد اقبال

بھوپال ۱۰ مارچ [illegible]

جناب قاضی صاحب — السلام علیکم

میں ابھی تک علیل ہوں اور یہیں بھوپال میں برقی علاج کے لیے مقیم ہوں [illegible] اس وقت [illegible]

[illegible] ریاست ہند [illegible] میں انجمن [illegible] ہے [illegible] نہیں [illegible]

[illegible] ریاست کے نام [illegible] میں نے [illegible]

[illegible] خط لکھ دیا ہے جو اسی لفافے میں بند ہے [illegible] عرض داشت کے ہمراہ بھیجیے۔

[illegible] والسلام

[illegible]

جناب قاضی صاحب السلام علیکم - یہ امر تھا جس کا اندیشہ تھا

بھوپال میں بھی توقع دوسرے ہی ہوگا - اس وقت بہاولپور ریاست

ہندی مسلمانوں کی حالت ویسی ہی ہو گیا ہے - یہ ترجمہ عنایت آپ کر رہے ہیں

مرقع المثنوی کا معاملہ سمجھنا چاہیں تو مجھے عرضداشت کی نقل مع تمہید کا حشر

آج تک ہوم ممبر ریاست کے نام بھیج دیجیے - میں نے ان کے نام ایک خط

لکھا ہے جو اس لفافے میں بند ہے - یہ خط بھی عرضداشت کے ساتھ

بھیج دیجیے - والسلام

محمد اقبال

حیدرآباد (دکن) فیض آباد گوڑہ

مکان نمبر ۱۰۷

جناب قاضی تلمذ حسین صاحب ایم اے مدرسہ [illegible]

Hyderabad

(Deccan)

لاہور ـ [illegible]

ڈیر مسعود ـ السلام علیکم

آپ کا خط ابھی ملا ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] خان [illegible] شاہ عبدالعزیز [illegible]
[illegible]
[illegible] (تاریخ [illegible]) [illegible] عبدالکریم
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ([illegible]) [illegible]
[illegible]
[illegible] کیا جائے ـ

[illegible]
[illegible] ـ

محمد اقبال

Bhopal
Shish Mahal
6th Mar., 1936

Dear Mr. Jameel,

Thanks for your letter. I am still unwell and undergoing electric treatment at Bhopal. Rhodes Lectures are abandoned for the present on account of my ill-health. بال جبریل (Bal-i-Jibril) was published last year. ضرب کلیم (Zarb-i-Kalim) will, I hope, come out in April next. For both write to Taj Company, Lahore. As to *Islam and Ahmadism*, write to Lahore انجمن خدام الدین (Anjuman Khuddam al-din).

Yours sincerely,
Mohammad Iqbal

Bhopal
Shish Mahal
17th March 1936.

My dear Prof. Gilani,

Thank you so much for your letter which has found me in Bhopal where I have been staying for some time for electric treatment of my throat. There is some little improvement, but I feel my health has suffered on the whole & that I shall ~~[illegible]~~ for the rest of my days.

I have no objection to your using whatever you like in my article on Mussolini.

The article on Bal Jibril is well-written. I am glad to see that the younger generation of Muslims have begun to see what I am driving at. Another collection of Urdu poems called ضرب کلیم will, I hope, be out in the month of April or May.
I hope to be able to return to Lahore in the first week of April.

Thanking you

Yours sincerely
Muhammad Iqbal

Bhopal
Shish Mahal

17th March 1936

My dear Prof.Gilani,

Thank you so much for your letter which has found me in Bhopal where I have been staying for some time glutine treatment of my throat. There is some little improvement, but I feel my health has broken down on the whole and that I shall have to be extremely careful for the rest of my days.

I have no objection to your doing what ever you like with my article on Ahmadism.

The article on Bal Jibrail is well-written. I am glad to see that the younger generation of Muslims have begur to see what I am driving at. Another collection of Urdu poems called will, I hope, be out in the month of April or May.

I hope to be able to return to Lahore in the first week of April.

Thanking you

Yours sincerely,

Mohammad Iqbal

Please excuse this scribbling MI

My dear Rasud.

Thank you for your letter which I received a moment ago. As you know I have great affection for [illegible] and [illegible] and would do any thing to please them. But in this particular matter I cannot help telling you that for psychological reasons it will not be good to keep this painful memory alive. This memory seriously affects her physiology as a mother. I would advise you to wait till God in His infinite mercy may grant her another child. You may then put the following verse on the marble.

در چمن بود و لیکن نتوان گفت که بود
آه ازان غنچه که باد سحر او را نکشود

This verse came to me immediately after I had finished reading your letter.[1]

Yours sincerely,
Mohammad Iqbal

ڈیئر زینب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] پس ماندگان [illegible]

[illegible]

بنام محمد شعیب قریشی

لاہور ۸ر نومبر ۱۸ء

ڈیر مسٹر شعیب ۔ السلام علیکم

کل شام آپ کے تار نے خرمنِ صبر و قرار پر بجلی گرا دی ۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون ۔ افسوس کہ گذشتہ پچاس ساٹھ سال کی تعلیمی کشمکش کے بعد ایک آدمی ہم میں پیدا ہوا تھا جو دل و دماغ و سیرت کے اعتبار سے قدیم حکماءِ اسلام کا نمونہ تھا مگر مشیتِ ایزدی نے اسے ہم سے عین اس وقت جدا کر لیا جب کہ اس کی سخت ضرورت تھی ۔ شاید مرحوم اپنے وقت سے پہلے پیدا ہوا تھا یا جس سوسائٹی میں اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا تھا وہ اس کی قدر نہ پہچان سکتی تھی ! ہندوستان کی اسلامی دنیا میں بہت کم ایسے آدمی ہوں گے جن کو بجنوری کی پوشیدہ قوتوں کا احساس ہوگا اور کیا عجب کہ مرحوم کو خود بھی ان قوتوں کا احساس نہ ہو لیکن اگر وہ دس سال ہم میں اور رہتا تو آنکھیں اس کے کمالات کی آب و تاب سے تیرہ ہو جاتیں ۔ ہم مسلمان ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر سرِ تسلیم خم کرنے والے ہیں لیکن وہ ہمیں میں سے ایک تھا جس نے یہ کہا تھا کہ انما اشکوا بثی وحزنی الی اللہ ۔ پس ہم بھی اپنی بربادی کا رونا اسی کے سامنے روئیں گے اور اپنی شکایت و حزن اسی کے سامنے پیش کریں گے ۔ اس کی تقدیر سے کس کو مفر ہے ؟ پھر کیوں ہم اپنے مصائب و آلام کو اس کے قرب کا ذریعہ نہ بنائیں ۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو

اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور اپنے حبیب پاک کے دربار کی حاضری نصیب کرے۔

آہ! ملتِ اسلامیہ بد نصیب ہے! ہر طرف بربادی و تباہی کے آثار ہیں مگر کیا یہ ویرانی کسی تازہ تعمیر کا پیش خیمہ ہے۔

ہر بنائے کہنہ کآباداں کنند[1]
نے کہ اول کہنہ را ویراں کنند

مرحوم کے اعزا و اقربا کی خدمت میں میری طرف سے دلی ہمدردی کا پیغام بھیجیے اور مجھے ان کا پتہ تحریر فرمائیے کہ میں خود بھی انھیں لکھوں۔

مخلص محمد اقبال
لاہور

بنام مولوی نورالاسلام

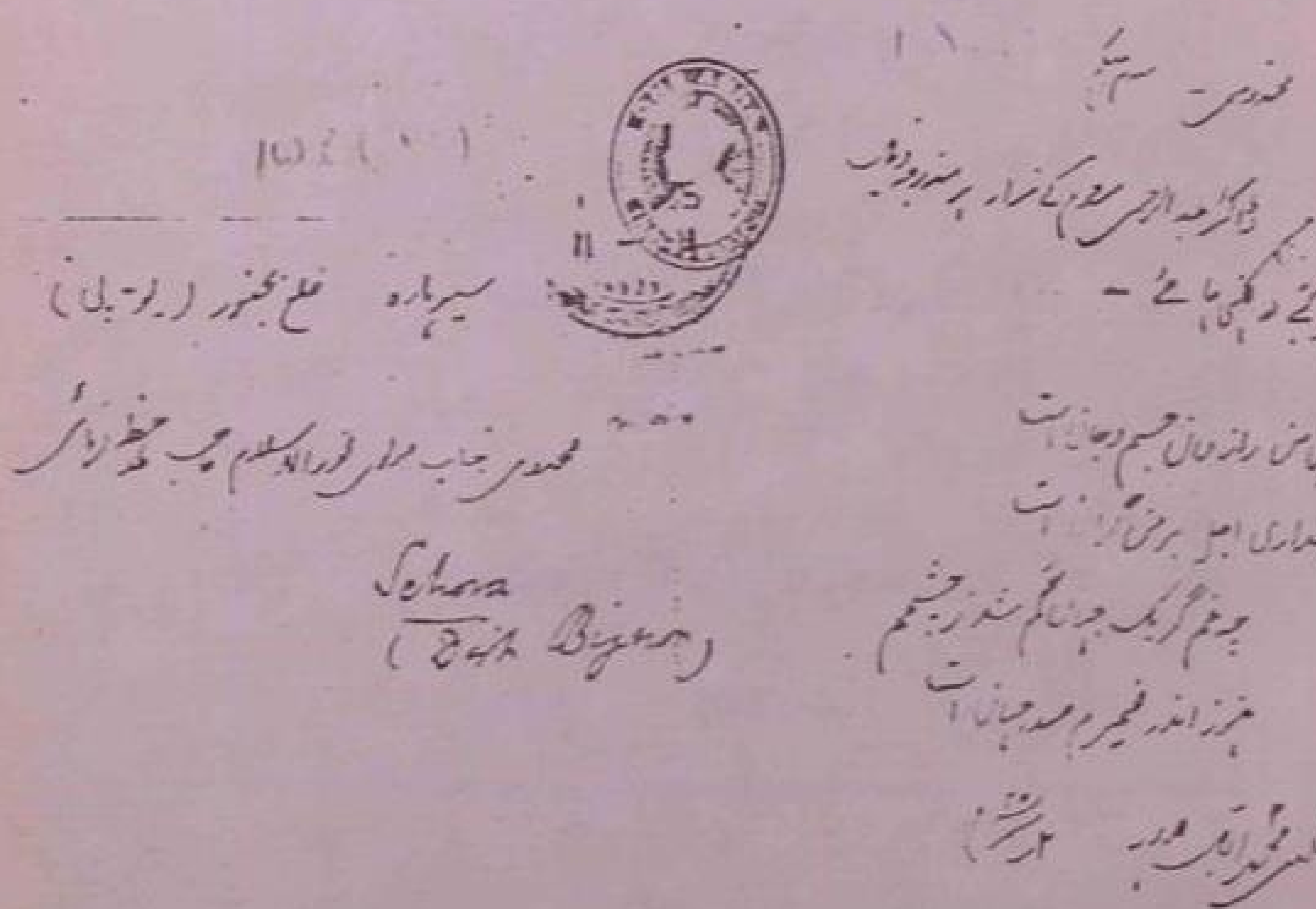

[1] یہ شعر رومی کا ہے اور اس کا دوسرا مصرعہ اس طرح ہے:
اول آں بنیاد را ویراں کنند۔ (نور الحسن)

مخدومی ۔ السلام علیکم

میری رائے میں ڈاکٹر عبدالرحمٰن مرحوم کے مزار پر مندرجہ ذیل رباعی بطور کتبے کے لکھنی چاہیئے ۔

دلِ من رازدانِ جسم و جان است
نہ پنداری اجل بر من گران است
چہ غم گر یک جہاں گم شد ز چشمم
ہنوز اندر ضمیرم صد جہان است

مخلص محمد اقبال لاہور

سنگِ مزار عبدالرحمن بجنوری

کُلُّ مَنۡ عَلَیۡھَا فَانٍ

ھُوَ الرَّحِیۡم

ہیہات جہان میں کیا قیامت آئی
ماتم ہے بپا

رحمن کی پیاری صورت آنکھوں سے چھپی
اندھیرا ہوا

یوں کہدو سہیل مصرع سال وفات
تر کھینچ کے آہ

عبدالرحمان ڈاکٹر بجنوری

۲۷ اے آہ کجا ۱۳ھ

سنگ مزار کا اندرونی حصہ

سنگِ مزار عبدالرحمٰن بجنوری

هُوَ الغَفُور

اقوال جسکے زریں منقوش ہیں دلوں پر
جسکی دمِ تکلم گوہر فشاں زباں تھی

ورد زباں عالم ہے علم کا فسانہ
کانوں میں گونجتی ہے تقریر عالمانہ

گم لعل بے بہا ہے بجنور کا یہاں پر
خواب گراں سے غافل ہو یا پڑا ہوا ہے

آغوش قبر میں ہے اپنا دُرِ یگانہ
وہ کون عبدرحماں علامہ زمانہ

سال وفات لکھا یہ بیدل حزیں نے
اب علم کا ہے پنہاں اس گور میں خزانہ

۱۳۳۷ھ

غمگین تجیس سیوہاروی

سنگ مزار کا بیرونی حصہ

"اقبال نامہ" حصہ اول کے غیر تحریف و تحریف شدہ نسخے کے صفحات

اقبال نامہ نسخہ ممنون ۲۷ بنام تبسم حصہ اول

مضمون اس قابل نہیں کہ لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکیں کیونکہ بہت سی باتیں جن کو مفصل لکھنے کی ضرورت ہے، اس مضمون میں نہایت مختصر طور پر محض اشارۃً بیان کی گئی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے اسے آج تک شائع نہیں کیا۔ اب میں انشاءاللہ اسے ایک کتاب کی صورت میں منتقل کرنے کی کوشش کروں گا۔ جس کا عنوان یہ ہوگا "Islam As I Understand It"[1] اس عنوان سے مقصود یہ ہے کہ کتاب کا مضمون میری ذاتی رائے تصور کیا جائے جو ممکن ہے، غلط ہو۔

اس کے علاوہ ایک اور بات بھی ہے کہ میری عمر زیادہ تر مغربی فلسفے کے مطالعہ میں گذری ہے اور یہ نقطۂ خیال ایک حد تک طبیعت ثانیہ بن گیا ہے۔ دانستہ یا نادانستہ میں اسی نقطۂ [illegible] حقائق اسلام کا مطالعہ کرتا ہوں [illegible] اس کا تجربہ ہوا ہے کہ اردو میں گفتگو کرتے ہوئے میں اپنے مافی الضمیر کو اچھی طرح ادا نہیں کر سکتا۔

[illegible] بات کو مدنظر رکھتے ہوئے مجھے یقین ہے کہ

نسخہ پٹنہ میں (آ) ص ۲۲۷ پر

(۲) ص ۲۸ پر

[1] اسلام میرے نقطۂ نظر سے

اقبال نامہ نسخہ اکبر رحمانی ۲۷ بنام غلام مصطفیٰ تبسم حصہ اول

مضمون اس قابل نہیں کہ لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکیں کیونکہ بہت سی باتیں جن کو مفصل لکھنے کی ضرورت ہے، اس مضمون میں نہایت مختصر طور پر محض اشارۃً بیان کی گئی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے اسے آج تک شائع نہیں کیا۔ اب میں انشاءاللہ اسے ایک کتاب کی صورت میں منتقل کرنے کی کوشش کروں گا۔ جس کا عنوان یہ ہوگا۔ Islam as I understand it[1] اس عنوان سے مقصود یہ ہے کہ کتاب کا مضمون میری ذاتی رائے تصور کیا جائے، جو ممکن ہے، غلط ہو۔

اس کے علاوہ ایک اور بات (یہ) بھی ہے کہ میری عمر زیادہ تر مغربی فلسفے کے مطالعہ میں گذری ہے اور یہ نقطۂ خیال ایک حد تک طبیعت ثانیہ بن گیا ہے۔ دانستہ یا نادانستہ میں اسی نقطۂ نگاہ سے حقائق اسلام کا مطالعہ کرتا ہوں

[1] اسلام میرے نقطۂ نظر سے

مولوی صاحب موصوف کو میرے ساتھ تبادلۂ خیالات کرنے سے
کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ ہاں مجھ کو ان سے فائدہ پہنچنا یقینی ہے۔ اس
واسطے اگر مجھ کو مستفیض کرنے کے ارادے سے امرتسر سے لاہور
آنے کی زحمت گوارا فرمائیں تو ان کی بہت مہربانی ہے جس کے
لئے میں ان کا نہایت شکر گزار ہوں۔

مجھ کو ان کے خیالات سے کسی حد تک پہلے بھی آگاہی
ہے۔ کیا اچھا ہو کہ وہ شریعت محمدیہ پر ایک مبسوط کتاب تحریر فرمائیں
جس میں عبادات و معاملات کے متعلق صرف قرآن سے استدلال
کیا گیا ہو۔ معاملات کے متعلق خاص طور پر اس قسم کی کتاب کی
آج کل شدید ضرورت ہے۔ ہندوستان میں تو شاید اس کے مقبول
ہونے کے لئے مدت درکار ہے۔ ہاں دوسرے اسلامی ممالک میں

نسخۂ بلند (۱) ... یہاں لاکر ... صفحہ پورا کردیا

(۲) نسخہ ... حذف

۱ے مولانا خواجہ احمد الدین صاحب امرتسری [illegible]
۲ے [illegible]
۳ے [illegible]
۴ے صرف قرآن [illegible]

ارشاد کو بار بار اس کا تجربہ ہوا ہے کہ خود میں گفتگو کرتے
ہوئے میں اپنے مافی الضمیر کو اچھی طرح ادا نہیں کر سکتا۔

مذکورہ بالا حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے مجھے یقین ہے
کہ مولوی صاحب موصوف کو میرے ساتھ تبادلۂ خیالات
کرنے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ ہاں مجھ کو ان سے فائدہ پہنچنا
یقینی ہے۔ اس واسطے اگر مجھ کو مستفیض کرنے کے
ارادہ سے امرتسر سے لاہور آنے کی زحمت گوارا فرمائیں
تو ان کی بہت مہربانی ہے۔ جس کے لئے میں ان کا نہایت
شکر گزار ہوں۔

مجھ کو ان کے خیالات سے کسی حد تک پہلے بھی آگاہی
ہے۔ کیا اچھا ہو کہ وہ شریعت محمدیہ پر ایک مبسوط کتاب تحریر فرمائیں
جس میں عبادات و معاملات کے متعلق صرف قرآن سے استدلال
کیا گیا ہو۔ معاملات کے متعلق خاص طور پر اس قسم کی کتاب کی
آج کل شدید ضرورت ہے۔ ہندوستان میں تو شاید اس کے مقبول
ہونے کے لئے مدت درکار ہے۔ ہاں دوسرے اسلامی ممالک میں

۱۶۳ (۱)

لیے۔

میں تو اپنے اشعار کو چنداں وقعت نہیں دیتا، لیکن جب
ایڈیٹر معارف ان کے لئے تقاضا کرتے ہیں تو شبہ ہوتا ہے کہ شاید
ایسا ہی کچھ ہو۔ نسخۂ ... میں
حیدر آباد کے متعلق مجھے کچھ علم نہیں، افواہاً میں نے کئی دفعہ (۱)
سنا ہے کہ وہاں اقبال کا تذکرہ ہے، مگر مجھ تک کبھی کوئی باقاعدہ کئی جگہ –
اطلاع نہیں آئی نہ میں نے خود کوئی درخواست آج تک کی۔ (۲) تین سطریں چار سطروں میں

مخلص، محمد اقبال، لاہور

(۱۷) ——— (۴۹)

لاہور
۲۷ ستمبر ۱۹۱۹ء

مخدومی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

(۳) ص ۱۰۶ ایم

دوسرے صفحہ پر چند اشعار معارف کے لئے لکھتا ہوں۔ مدت
سے یہ بات میرے دل میں کھٹک رہی تھی۔ گزشتہ رات زکام کی وجہ
سے سو نہ سکا، یہ تاثر ایک چھوٹی سی تضمین کی صورت میں منتقل ہو گیا

دیجیے ۱۶۳ (۲)

میں تو اپنے اشعار کو چنداں وقعت نہیں دیتا، لیکن
جب ایڈیٹر معارف ان کے لئے تقاضا کرتے ہیں، تو شبہ ہوتا
ہے کہ شاید ایسا ہی کچھ ہو۔
حیدر آباد کے متعلق مجھے کچھ علم نہیں۔ افواہاً میں نے
کئی دفعہ سنا ہے کہ وہاں اقبال کا تذکرہ ہے۔ مگر مجھ تک کبھی
کوئی باقاعدہ اطلاع نہیں آئی۔ نہ میں نے خود کوئی درخواست
آج تک کی۔

مخلص، محمد اقبال، لاہور

(۱۷) ——— (۴۹)

لاہور
۲۰ ستمبر ۱۹۱۹ء

مخدومی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

دوسرے صفحہ پر چند اشعار معارف کے لئے لکھتا ہوں۔

(۱) ص ۱۰۵ باقی مواد

دوسرے نے زیادہ شعر نہ کہنے دیئے، اور نہ طبیعت پر زیادہ زور دے سکا
معلوم نہیں آپ کا اس بارہ میں کیا خیال ہے۔ واقعات صاف اور
نمایاں ہیں، مگر ہندوستان کے سادہ لوح مسلمان نہیں سمجھتے اور لندن
کے شیخوں(۱) کے اشارہ پر ناچتے چلے جاتے ہیں۔ افسوس مفصل عرض
نہیں کر سکتا، کہ زمانہ نازک ہے۔ بہرحال اگر یہ اشعار آپ کو پسند نہ
ہوں، یا رسالہ معارف کے لئے آپ انہیں موزوں نہ تصور فرمائیں تو
واپس بھیج دیجئے۔

(۲) حذف

مسئلہ تصویر پر آپ نے خوب لکھا اور اصول تشریعی واضح کر
کے کئی اور مسائل کو بالکنایہ حل کر دیا۔ للہ درک

اس خط کو پرائیویٹ تصور فرمایئے

بہت آزمایا ہے غیروں کو تو نے　　مگر آج ہے وقتِ خویش آزمائی
نہیں تجھ کو تاریخ سے آگہی کیا　　خلافت کی کرنے لگا تو گدائی

(۳) حذف

×

۱؎ اشارہ ہز ہائی نس آغا خان کی طرف ہے جس سے خلافت کی بنیاد اسی طرح پڑی تھی یعنی یہ کہ آغا خان نے منشی سید حسین صاحب قدوائی مرحوم بیرسٹر کو آمادہ کیا۔ اور انہوں نے مولانا عبد الباری صاحب فرنگی محلی کو لکھ کر آمادہ کیا۔

مدت سے یہ بات میرے دل میں کھٹک رہی تھی۔ گذشتہ رات
زکام کی وجہ سے سو نہ سکا، یہ تاثر ایک چھوٹی سی تضمین کی
صورت میں منتقل ہو گیا۔ درد سر نے زیادہ شعر نہ لکھنے دیئے،
اور نہ طبیعت پر زیادہ زور دے سکا۔ معلوم نہیں آپ کا اس
بارہ میں کیا خیال ہے۔ واقعات صاف اور نمایاں ہیں، مگر
ہندوستان کے سادہ لوح مسلمان نہیں سمجھتے اور لندن کے
شیخوں کے اشارہ پر ناچتے چلے جاتے ہیں۔ افسوس مفصل عرض
نہیں کر سکتا، کہ زمانہ نازک ہے، بہرحال اگر یہ اشعار آپ کو
پسند نہ ہوں، یا رسالہ معارف کے لئے آپ انہیں موزوں نہ
تصور فرمائیں تو واپس بھیج دیجئے۔

مسئلہ تصویر پر آپ نے خوب لکھا اور اصول تشریعی واضح
کر کے کئی اور مسائل کو بالکنایہ حل کر دیا۔ للہ درک

اس خط کو پرائیویٹ تصور فرمایئے

بہت آزمایا ہے غیروں کو تو نے　　مگر آج ہے وقتِ خویش آزمائی
نہیں تجھ کو تاریخ سے آگہی کیا　　خلافت کی کرنے لگا تو گدائی

۱۶۵ ایضاً

کچھ ہیں خدا کے فضل سے، بہ نسبت سابق بہت تندرست ہوں۔ (۱) آواز میں بھی اب کے نمایاں فرق ہے۔ اخباروں نے میری صحت کے متعلق غلط فہمی پھیلا دی تھی جس کی وجہ سے احباب کو تشویش ہوئی۔ بہر حال خدا کا شکر ہے۔

ضرب کلیم کے پروف دیکھ رہا ہوں، امید ہے کہ مئی کے آخر تک کتاب چھپ جائے گی۔ ستانی کا اب تک کوئی انتظام نہیں ہو سکا۔ آپ یہ سن کر ہنسیں گے کہ ایک نوجوان لڑکی جو خاصی تعلیم یافتہ ہے اور دینی تعلیم بھی رکھتی ہے تبلیغی قبول کرتی ہے مگر شرط یہ کرتی ہے کہ نکاح کر لو۔ شاید کچھ عرصے کے لئے علی گڑھ بھی رہ چکی ہے۔ بہت سمجھایا، نہیں مانتی۔ آخر اس کے ساتھ nogotiation بند کرنی پڑی۔) (۳) حذف ×

تصویر ابھی تک نہیں بن سکی، کیونکہ میں لاہور سے باہر رہا۔ آئندہ موسم میں ان شاء اللہ بنواؤں گا۔ جاوید اچھا ہے۔

اپنے بیوی بچوں سے میری طرف سے دعا کہئے۔ بتید راس مسعود سے معلوم ہوا تھا کہ آپ کے بہنوئی دفعۃً انتقال فرما گئے۔ خدا تعالیٰ

(۴) حذف

(۱) سید محمد حسن صاحب زیدی مرحوم بیرسٹر ایٹ لا میرٹھ

---

(۱) رسیورا، اور ترتیب میں فرق

ایضاً میں خدا کے فضل سے بہ نسبت سابق بہت تندرست ہوں۔ آواز میں بھی اب کے نمایاں فرق ہے۔ اخباروں نے میری صحت کے متعلق غلط فہمی پھیلا دی تھی جس کی وجہ سے احباب کو تشویش لاحق ہوئی۔ بہر حال خدا کا شکر ہے۔

ضرب کلیم کے پروف دیکھ رہا ہوں۔ امید ہے کہ مئی کے آخر تک کتاب چھپ جائے گی۔

تصویر ابھی تک نہیں بن سکی، کیونکہ میں لاہور سے باہر رہا۔ آئندہ موسم میں انشاء اللہ بنواؤں گا۔ جاوید اچھا ہے۔

اپنے بیوی بچوں سے میری طرف سے دعا کہئے۔ سید راس مسعود سے معلوم ہوا تھا کہ آپ کے بہنوئی دفعۃً انتقال فرما گئے۔ خدا تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔ والسلام

محمد اقبال

نسخۂ پٹنہ میں (۱) ص ۳۱۷ پر

انھیں غریق رحمت کرے۔ والسلام

۱۹۹ (۱)

محمد اقبال

(۴) ——— (۱۸۷)

لاہور

۱۷ اکتوبر ۱۹۳۶ء

ڈیر سیدین صاحب

(۲) حذف × آپ کا خط مل گیا ہے۔ الحمد للہ خیریت ہے۔ میرا خیال تھا کہ آپ کی کتاب شائع ہو گئی ہو گی۔ بہرحال جب شائع ہو جائے تو اس کی ایک کاپی بھیج دیجیے گا۔

اب تو سردی کا موسم آ گیا ہے۔ ضرور کبھی لاہور آئیے گا۔ میں ابھی تک سفر کرنے سے ڈرتا ہوں۔ ممکن ہے ایک ماہ بعد اس قابل ہو سکوں۔

سوشلزم کے معترف ہر جگہ روحانیات کے مذہب کے مخالف ہیں۔ اور اس کو افیون تصور کرتے ہیں۔ لفظ افیون اس ضمن میں سب

(۳) حذف ×

۱۹۹ (۲)

(۴) ——— (۱۸۷)

لاہور

۱۰ اکتوبر ۱۹۳۶ء

ڈیر سیدین صاحب

آپ کا خط مل گیا ہے۔ الحمد للہ خیریت ہے۔ میرا خیال تھا کہ آپ کی کتاب شائع ہو گئی ہو گی۔ بہرحال جب شائع ہو جائے تو اس کی ایک کاپی بھیج دیجیے گا۔

اب تو سردی کا موسم آ گیا ہے۔ ضرور کبھی لاہور آئیے گا۔ میں ابھی تک سفر کرنے سے ڈرتا ہوں۔ ممکن ہے ایک ماہ کے بعد اس قابل ہو سکوں۔

سوشلزم کے معترف ہر جگہ روحانیات کے مذہب کے مخالف ہیں اور اس کو افیون تصور کرتے ہیں۔ لفظ افیون اس ضمن میں سب

نسخۂ اکرم حالی

آئیں گی۔ میرا خیال ہے کہ لیڈی مسعود صاحبہ تو کچھ دیر اندور میں مزید (۱)
قیام فرمائیں گی۔ اور آپ جون کے آخر میں بھوپال واپس پہنچ جائینگے۔
لیڈی مسعود صاحبہ کی خدمت میں میرا سلام کہئے۔ اور انور کو دعا۔
کیا حکیم صاحب ابھی وہاں ہی ہیں۔ امید ہے انہیں رخصت مل گئی ہوگی۔ والسلام

محمد اقبال

ساڑھے پانچ بجے میری بیوی کا انتقال ہوگیا۔

اقبال

(۸) ——— (۲۱۳)

(انگریزی)

لاہور
۳۰ مئی ۱۹۳۵ء

ڈیر مسعود

. . . .

(۲) چراغ سحر ہوں بجھا چاہتا ہوں۔ تمنا ہے کہ مرنے سے پہلے
ص ۳۶۲ سطر

آئیں گی۔ میرا خیال ہے کہ لیڈی مسعود صاحبہ تو کچھ دیر اندور میں
مزید قیام فرمائیں گی۔ اور آپ جون کے آخر میں بھوپال واپس پہنچ
جائیں گے۔ لیڈی مسعود صاحبہ کی خدمت میں میرا سلام کہئے اور
انور کو دعا۔ کیا حکیم صاحب ابھی وہاں ہی ہیں۔ امید ہے انہیں
رخصت مل گئی ہوگی۔ والسلام

محمد اقبال

ساڑھے پانچ بجے میری بیوی کا انتقال ہوگیا۔

اقبال

(۸) ——— (۲۱۲)

(انگریزی)

لاہور
۳۰ مئی ۱۹۳۵ء

ڈیر مسعود

. . . .

چراغ سحر ہوں بجھا چاہتا ہوں۔ تمنا ہے کہ مرنے سے پہلے

(۱) ۱٦۸

نسخۂ اکبر رحمانی اور نسخۂ ممنون میں (۱) ص ۳۶۱ کی سطر ۳ قرآن کریم سے شروع (۲) جبر کی جگہ خبر (۳) سطروں کی لکھائی میں فرق (۶ سطروں میں)

اقبال نامہ نسخۂ ممنون ۳۶۲ راس مسعود حصہ اول

سے متعلق اپنے افکار قلمبند کرجاؤں۔ جو تھوڑی سی ہمت و طاقت
ابھی مجھ میں باقی ہے اُسے اسی خدمت کے لئے وقف کردینا چاہتا
ہوں تاکہ (قیامت کے دن) آپ کے جد امجد (حضور نبی کریمؐ) کی
زیارت مجھے اس اطمینان خاطر کے ساتھ میسر ہو کہ اس عظیم الشان
دین کی جو حضورؐ نے ہم تک پہنچایا کوئی خدمت بجا لاسکا

مخلص

محمد اقبال

(۹)———(۲۱۴)

لاہور
۳۰ مئی ۱۹۳۵ء

ڈیر مسعود

آپ کا والا نامہ ابھی ملا ہے۔ میں کس زبان سے اعلیٰحضرت
(۴) حرفِ ا × کا شکریہ ادا کروں (انہوں نے ایسے وقت میں میری دستگیری فرمائی
جب کہ میں چاروں طرف سے آلام و مصائب میں محصور تھا۔ خدا تعالیٰ
ان کی عمر و دولت میں برکت دے۔ ہندوستان کے مسلمان شرفا میں سے)

(۵) اس ص ۳۶۲ "ادا کروں" پر ختم۔

اقبال نامہ نسخۂ اکبر رحمانی ۳۶۲ (۱) ۱٦۸ اقبال نامہ راس مسعود حصہ اول

قرآن کریم سے متعلق اپنے افکار قلمبند کرجاؤں۔ جو تھوڑی سی
ہمت و طاقت ابھی مجھ میں باقی ہے اسے اسی خدمت کے
لئے وقف کردینا چاہتا ہوں تاکہ (قیامت کے دن) آپ کے
جدامجد (حضور نبی کریمؐ) کی زیارت مجھے اس اطمینان خاطر کے
ساتھ میسر ہو کہ اس عظیم الشان دین کی خبر، جو حضورؐ نے ہم تک
پہنچایا کوئی خدمت بجا لاسکا۔

مخلص

محمد اقبال

(۹)———(۲۱۴)

لاہور
۳۰ مئی ۱۹۳۵ء

ڈیر مسعود

آپ کا والا نامہ ابھی ملا ہے۔ میں کس زبان سے اعلیٰحضرت
کا شکریہ ادا کروں۔

(1) کرنی ہے جو اعلیٰحضرت کا اوران کے دودمان عالی کا ممنون احسان
نہیں ہے سے

دو دو دستاں را با احساں یاد کردن ہمت است
(2) ورنہ ہر نخلے بپائے خود ثمر می افگند

یہ عریضہ اعلیٰحضرت کو سنا دیجئے۔ میں خود حاضر ہو کر شکریہ
ادا کروں گا۔ اب میری درخواست صرف اس قدر ہے کہ احکام اس
(3) پنشن کے تو جاری ہونگے ہی، سرکار عالی اپنے ہاتھ سے بھی اس مضمون
کا ایک خط مجھے لکھ دیں جو آپ نے مجھے لکھا ہے۔ یہ خط میری
(4) اولاد میں بطور یادگار رہے گا۔ اور وہ اس پر فخر کریں گے۔ میں
انشاء اللہ یا تو چالیسویں کے بعد حاضر ہونگا یا جب آپ اور لیڈی
مسعود ابتداء اگست میں مع الخیر اندور سے بھوپال واپس آ جائینگے
تو مہربانی کر کے مجھے یہ لکھ دیجئے کہ اگر میں جون کے آخر میں آؤں تو
اپنے بھوپال پہنچنے کی کس کو اطلاع دوں۔ ممنون کو اطلاع دے دوں
(5) یا جس کو آپ لکھیں۔ لیڈی مسعود کی خدمت میں سلام۔ جاوید
آداب کہتا ہے۔

بر صفحہ ۳۶۷ پر کے مکتوب کا باقی حصہ

میں خود حاضر ہو کر شکریہ ادا کروں گا۔ اب میری
درخواست صرف اس قدر ہے کہ احکام اس پنشن کے تو جاری
ہونگے ہی، سرکار عالی اپنے ہاتھ سے بھی اس مضمون کا ایک
خط مجھے لکھ دیں جو آپ نے مجھے لکھا ہے۔ یہ خط میری اولاد
میں بطور یادگار رہے گا۔ اور وہ اس تحریر پر فخر کریں گے۔ میں
انشاء اللہ یا تو چالیسویں کے بعد حاضر ہونگا یا جب آپ اور
لیڈی مسعود ابتداء اگست میں مع الخیر اندور سے بھوپال واپس
جائیں گے تو مہربانی کر کے مجھے یہ لکھ دیجئے کہ اگر میں جون کے
آخر میں آؤں تو اپنے بھوپال پہنچنے کی کس کو اطلاع دوں۔
ممنون کو اطلاع دے دوں یا جس کو آپ لکھیں۔ لیڈی مسعود
کی خدمت میں سلام۔ جاوید آداب کہتا ہے۔

باقی آپ کا شکریہ کیا ادا کروں۔ مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی
سادات کی آبائی میراث ہے۔ بالخصوص آپ کے خاندان کی۔

آپ کا
محمد اقبال

(۱) انہیں [illegible] حصہ ۳۶۳ [illegible]

باقی آپ کا شکریہ کیا ادا کروں۔ مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی سادات کی آبائی میراث ہے۔ بالخصوص آپ کے خاندان کی۔

آپ کا

محمد اقبال

(۲۱۵)———(۱۰)

(۲) اس صفحہ پر [illegible] صرف اس خط نمبر ۱ کا آمنائی مواد

(۳) سطر کی لکھائی میں فرق

(۴) "آیا تھا" موٹے قلم سے

لاہور

۱۵ جون ۱۹۳۵ء

ڈیر مسعود

امید کہ آپ اور لیڈی مسعود بہمہ وجوہ خیریت سے ہونگے۔ میں آپ کے خط کے انتظار میں ہوں۔ امید کہ ضروری احکام متعلقہ پنشن جاری ہو گئے ہونگے۔ اب صرف مجھے اس خط کا انتظار ہے جس کا ذکر میں نے اپنے گذشتہ خط میں کیا تھا اگر اعلیحضرت بھوپال سے واپس تشریف لے آئے ہوں تو وہ خط لکھوا کر بھجوا دیجئے۔ کل اعلیحضرت ظاہر شاہ کا تار تعزیتی آیا تھا۔ اور آج سردار صلاح الدین سلجوقی اعلیحضرت کا زبانی پیغام لائے ہیں بہت

(۲۱۵)———(۱۰)

لاہور

۱۵ جون ۱۹۳۵ء

ڈیر مسعود

امید کہ آپ اور لیڈی مسعود بہمہ وجوہ خیریت سے ہونگے۔ میں آپ کے خط کے انتظار میں ہوں۔ امید کہ ضروری احکام متعلقہ پنشن جاری ہو گئے ہونگے۔ اب صرف مجھے اس خط کا انتظار ہے جس کا ذکر میں نے اپنے گذشتہ خط میں کیا تھا اگر اعلیحضرت بھوپال سے واپس تشریف لے آئے ہوں تو وہ خط لکھوا کر بھجوا دیجئے۔ کل اعلیحضرت ظاہر شاہ کا تار تعزیتی آیا تھا۔ اور آج سردار صلاح الدین سلجوقی اعلیحضرت کا زبانی پیغام لائے ہیں،

اقبال نامہ نسخۂ مملوکہ (۱/۱) ۳۷۲ بنام راس مسعود حصہ اول — نسخہ چنداور اکبر رحمانی

کی خدمت میں ان کی علالت کا تذکرہ کر دیا تھا۔ وہ نومبر میں تمہارے
ساتھ دہلی آئیں تو ضرور ان کو نبض دکھائیں۔ —

لاہور میں گرمی کی بے انتہا شدت ہے۔ بارش کا نام و نشان
نہیں ہے۔ سرحد پر جنگ باقاعدہ شروع ہو گئی ہے معلوم ہوتا ہے
مسجد شہید گنج کا اثر وہاں بھی جا پہنچا ہے۔ اور راولپنڈی ہی میں
کیا تمام پنجاب میں مسجد کی بازیابی کے لئے جوش و خروش بڑھ رہا
ہے۔ خدائے تعالیٰ مسلمانوں پر اپنا فضل کرے۔ زیادہ کیا لکھوں۔
جاوید آپ کی اور لیڈی مسعود کی خدمت میں آداب لکھواتا ہے۔
علی بخش بھی آداب عرض کرتا ہے۔ والسلام

محمد اقبال۔ لاہور

(۳) (۱۶) (۲۲۱)

لاہور
۱۱۔ دسمبر ۱۹۳۵ء

ڈیر مسعود۔ کل خط لکھ چکا ہوں۔ آج اس تمام معاملے پر
کامل غور و فکر کرنے کے بعد پھر لکھتا ہوں۔ آپ اس خط کو

اقبال نامہ نسخۂ اکبر رحمانی ۳۷۳ بنام راس مسعود حصہ اول

کی خدمت میں ان کی علالت کا تذکرہ کر دیا تھا۔ وہ نومبر میں تمہارے
ساتھ دہلی آئیں تو ضرور ان کو نبض دکھائیں۔

لاہور میں گرمی کی بے انتہا شدت ہے۔ بارش کا نام و
نشان نہیں ہے۔ سرحد پر جنگ باقاعدہ شروع ہو گئی ہے۔
معلوم ہوتا ہے مسجد شہید گنج کا اثر وہاں بھی جا پہنچا ہے۔ اور
راولپنڈی ہی میں کیا، تمام پنجاب میں مسجد کی بازیابی کے لئے
جوش و خروش بڑھ رہا ہے۔ خدائے تعالیٰ مسلمانوں پر اپنا فضل
کرے۔ زیادہ کیا لکھوں۔ جاوید آپ کی اور لیڈی مسعود کی
خدمت میں آداب لکھواتا ہے۔ علی بخش بھی آداب عرض
کرتا ہے۔ والسلام

محمد اقبال
لاہور

۱۷۲

نسخہ پٹنہ اور نسخہ اکبر رحمانی میں حذف (الفاظ) اور (۲) اسی صفحہ پر خط نمبر (۲۲۲) (۱۷) دوبارہ

کا نفیہ ذیشل تقرر فرمائیں۔ آپ کو یاد ہوگا میں نے آپ سے بھوپال میں آپ کے بڈروم میں گفتگو کی تھی۔ میرا خیال تھا کہ میرا خیال معلوم کر لینے کے بعد آپ نے شاید اس تجویز کو ڈراپ کر دیا ہوگا اس کے بعد جن سٹری کا آپ نے مجھ سے ذکر کیا تھا میں سمجھ رہا تھا کہ یہ کوئی اور معاملہ ہے۔ بہر حال آپ کو معلوم ہے کہ اعلیحضرت نواب صاحب بھوپال نے جو رقم میرے لئے مقرر فرمائی ہے وہ میرے لئے کافی ہے۔ اور اگر کافی نہ بھی ہو تو میں کوئی امیرانہ زندگی کا عادی نہیں۔ بہترین مسلمانوں نے سادہ اور درویشانہ زندگی بسر کی ہے۔ ضرورت سے زیادہ کی ہوس کرنا روپیہ کا لالچ ہے جو کسی طرح بھی کسی مسلمان کے شایانِ شان نہیں ہے۔ آپ کو میرے اس خط سے یقیناً کوئی تعجب نہ ہوگا۔ کیونکہ جن بزرگوں کی آپ اولاد ہیں اور جو ہم سب کے لئے زندگی کا نمونہ ہیں ان کا شیوہ ہمیشہ سادگی اور قناعت رہا ہے۔ ان حالات پر نظر کرتے ہوئے مجھے اس رقم کو قبول کرتے ہوئے حجاب آتا ہے۔ اور میں ایک تذبذب کی حالت میں ہوں۔ مجھے نہیں معلوم کہ آپ کی مرضی کیا ہے

ص ۳۷۲ کو ۳۷۴ سے اور ۳۷۵ کے جوڑ دیا۔

(۱۷) (۱۱۱)

ڈیر مسعود ۱۶ غالب

ملفوفہ خط سید احمد عباس کا ہے جو مدینہ منورہ میں روضہ حضور رسالت مآب کے محافظ ہیں۔ میں نے پہلے بھی تم سے ان کا ذکر کیا تھا۔ نہایت عمدہ سفرنامہ ہندوستان کا لکھ رہے ہیں۔ عربی زبان کے ادیب ہیں اور شرفائے عرب میں ان کا خاندان بلند مرتبت ہے۔ یہ خط ہز ہائینس کی خدمت میں بھجوا دیجئے۔ چونکہ ان کو یہاں کے دستور کا علم نہیں اس واسطے انہوں نے اپنا خط میرے خط میں ملفوف کر دیا ہے۔ اگر اعلیحضرت نے ان کو اجازت دی تو یہاں آئیں گے۔ پٹیالہ نے ان کی بڑی قدر افزائی کی اور بڑی خاطر مدارات کی۔ اگر وہ آئیں تو تم بھی ان کو دعوت دینا اور

پچھلے خط کو اس سے جوڑ دیا۔

آغا خان سے کیا خط و کتابت ہوئی ہے اور مجھے اندیشہ ہے کہ میری اس تحریر کو ناشکری پر محمول نہ کیا جائے۔ بہرحال میں نے ہز ہائی نس آغا خاں کو شکریہ کا خط لکھ دیا ہے۔ گو اس میں مندرجہ بالا خیالات کا اظہار مطلق نہیں کیا گیا اور اخلاقاً مجھ کو ایسا کرنے کی جرأت بھی نہ ہونی چاہئے تھی۔ آپ جب اس معاملے پر غور کرینگے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اس کے بہت پہلو ہیں اور میں نے تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھ کر آپ کو یہ خط لکھا ہے۔ آپ مہربانی کر کے مجھ کو جلد اس امر سے اطلاع دیں کہ آیا آپ کو میرے ان خیالات سے اتفاق ہے یا نہیں اگر اتفاق نہیں ہے اور اب اس تجویز کا ڈراپ کرنا قرین مصلحت نہیں ہے۔ تو پھر میں ایک اور تجویز پیش کرتا ہوں اور وہ یہ کہ ہز ہائینس آغا خاں یہ پنشن جاوید کو عطا کر دیں۔ اس وقت تک کہ اس کی تعلیم کا زمانہ ختم ہو جائے یا جس وقت تک ہز ہائینس مناسب تصور کریں۔ بعض پرائیویٹ وجوہ کی بنا پر جن کا کچھ نہ کچھ حال آپ کو معلوم بھی ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کی تعلیم کی طرف سے بکلی اطمینان ہو جائے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ ہز ہائینس آغا خاں میری اس تجویز کی

آغا خان سے کیا خط و کتابت ہوئی ہے اور مجھے اندیشہ ہے کہ میری اس تحریر کو ناشکری پر محمول نہ کیا جائے۔ بہرحال میں نے ہز ہائی نس آغا خاں کو شکریہ کا خط لکھ دیا ہے۔ گو اس میں مندرجہ بالا خیالات کا اظہار مطلق نہیں کیا گیا اور اخلاقاً مجھ کو ایسا کرنے کی جرأت بھی نہ ہونی چاہئے تھی۔ آپ جب اس معاملے پر غور کرینگے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اس کے بہت پہلو ہیں اور میں نے تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھ کر آپ کو یہ خط لکھا ہے۔ آپ مہربانی کر کے مجھ کو جلد اس امر سے اطلاع دیں کہ آیا آپ کو میرے ان خیالات سے اتفاق ہے یا نہیں اگر اتفاق نہیں ہے اور اب اس تجویز کا ڈراپ کرنا قرین مصلحت نہیں ہے۔ تو پھر میں ایک اور تجویز پیش کرتا ہوں اور وہ یہ کہ ہز ہائینس آغا خاں یہ پنشن جاوید کو عطا کر دیں۔ اس وقت تک کہ اس کی تعلیم کا زمانہ ختم ہو جائے یا جس وقت تک ہز ہائینس مناسب تصور کریں۔ بعض پرائیویٹ وجوہ کی بنا پر جن کا کچھ نہ کچھ حال آپ کو معلوم بھی ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کی تعلیم کی طرف سے بکلی اطمینان ہو جائے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ ہز ہائینس آغا خاں میری اس تجویز کی

نسبت کیا خیال کریں گے۔ میں نے اپنی مشکلات کا حال آپ کو
لکھ دیا ہے۔ اب آپ جو تجویز چاہیں کریں اور مجھ کو اپنے خیالات
سے مطلع کریں جہاں تک ممکن ہے جلد۔ آخری فیصلے تک اس بات
کا پریس میں جانا مناسب نہیں ہے۔ امید ہے مزاج بخیر ہوگا۔ والسلام

محمد اقبال۔ لاہور

(۱۷) ——— (۲۲۲)

ڈیر مسعود۔ ملفوفہ خط سید احمد عباس کا ہے جو مدینہ منورہ میں
روضۂ حضور رسالت مآب کے محافظ ہیں۔ میں نے پہلے بھی تم
سے ان کا ذکر کیا تھا۔ نہایت عمدہ سفر نامہ ہندوستان کا لکھ رہے
ہیں۔ عربی زبان کے ادیب ہیں اور شرفائے عرب میں ان کا خاندان
بلند مرتبت ہے۔ یہ خط ہز ہائینس کی خدمت میں بھجوا دیجئے۔ چونکہ
ان کو یہاں کے دستور کا علم نہیں اس واسطے انہوں نے اپنا خط
میرے خط میں ملفوف کر دیا ہے۔ اگر اعلیٰحضرت نے ان کو اجازت
دی تو یہاں آئیں گے۔ پٹیالہ نے ان کی بڑی قدر افزائی کی اور
بڑی خاطر مدارات کی۔ اگر وہ آئیں تو تم بھی ان کو دعوت دینا اور

نسبت کیا خیال کریں گے۔ میں نے اپنی مشکلات کا حال آپ کو
لکھ دیا ہے۔ اب آپ جو تجویز چاہیں کریں اور مجھ کو اپنے خیالات
سے مطلع کریں جہاں تک ممکن ہے جلد۔ آخری فیصلے تک اس بات
کا پریس میں جانا مناسب نہیں ہے۔ امید ہے مزاج بخیر ہوگا۔ والسلام

محمد اقبال۔ لاہور

دہرا دیا (۱۷) ——— (۲۲۲)

ڈیر مسعود۔ ملفوفہ خط سید احمد عباس کا ہے جو مدینہ منورہ میں
روضۂ حضور رسالت مآب کے محافظ ہیں۔ میں نے پہلے بھی تم
سے ان کا ذکر کیا تھا۔ نہایت عمدہ سفر نامہ ہندوستان کا لکھ رہے
ہیں۔ عربی زبان کے ادیب ہیں اور شرفائے عرب میں ان کا خاندان
بلند مرتبت ہے۔ یہ خط ہز ہائینس کی خدمت میں بھجوا دیجئے۔ چونکہ
ان کو یہاں کے دستور کا علم نہیں اس واسطے انہوں نے اپنا خط
میرے خط میں ملفوف کر دیا ہے۔ اگر اعلیٰحضرت نے ان کو اجازت
دی تو یہاں آئیں گے۔ پٹیالہ نے ان کی بڑی قدر افزائی کی اور
بڑی خاطر مدارات کی۔ اگر وہ آئیں تو تم بھی ان کو دعوت دینا اور

(۱) حذف

عبدالغنی بیچارے کی بابت میں تم کو اطلاع دے چکا ہوں اس کی
جگہ خاں صاحب میاں امیرالدین ب رجسٹرار لاہور کو مقرر کرنے کا
ارادہ ہے۔ ممبر فیض اعجاز احمد بر بجیب ہے۔ نہایت صالح آدمی
ہے لیکن وہ خود بہت عیالدار ہے اور عام طور پر لاہور سے باہر
رہتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کی جگہ تم کو guardian مقرر

(۲) انگریزی ٹائپ باریک

کروں۔ مجھے امید ہے کہ تمہیں اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ یہ درست
ہے کہ تم لاہور سے بہت دور ہو۔ لیکن اگر کوئی معاملہ ایسا ہوا تو لاہور
میں رہنے والے guardians تمہارے ساتھ خط و کتابت کر
سکتے ہیں۔ باقی خدا کے فضل سے خیریت ہے / لاہور کا درجہ حرارت
کسی قدر کم ہو گیا ہے۔ لیڈی مسعود سلام قبول کریں۔ نادرہ کے لئے
دعا کرتا ہوں۔ امید کہ تم کو اب نقرس سے آرام ہوگا۔ کہتے ہیں کہ
Iodex اس کے لئے بہت مفید ہے۔ ایک تو مرہم کی صورت
میں ہوتی ہے۔ دوسری تیل کی صورت میں۔ موخرالذکر کے استعمال
میں سہولت ہے۔ والسلام

(۳) سطروں کی تعداد میں فرق

(۴) انگریزی ٹائپ موٹا

نسخۂ اکمل رحمانی میں کوئی تبدیلی نہیں محمد اقبال

عبدالغنی بیچارے کی بابت تم کو اطلاع دے چکا ہوں۔ میں
چاہتا ہوں کہ اس کی جگہ تم کو guardian مقرر کروں۔
مجھے امید ہے کہ تمہیں اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ یہ درست
ہے کہ تم لاہور سے بہت دور ہو۔ لیکن اگر کوئی معاملہ ایسا ہوا
تو لاہور میں رہنے والے guardians تمہارے ساتھ
خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ باقی خدا کے فضل سے خیریت ہے۔
لاہور کا درجہ حرارت کسی قدر کم ہو گیا ہے۔ لیڈی مسعود سلام
قبول کریں۔ نادرہ کے لئے دعا کرتا ہوں۔ امید کہ تم کو اب
نقرس سے آرام ہوگا۔ کہتے ہیں کہ IODEX اس کے لئے بہت
مفید ہے۔ ایک تو مرہم کی صورت میں ہوتی ہے۔ دوسری تیل کی
صورت میں۔ موخرالذکر کے استعمال میں سہولت ہے

والسلام

محمد اقبال

مندرجہ بالا خط کا جواب خوش قسمتی سے محفوظ رہ گیا

جواب

بھوپال

۲۸ جون ۱۹۳۵ء

نہایت پیارے اقبال

تمہارا خط مورخہ ۔ جون ابھی ۳ بجے میں نے بغور پڑھا۔ جو تم نے گارڈین کی بابت میری رائے یہ ہے کہ چونکہ میں لاہور نہیں رہتا ہوں۔ اور نہ کوئی امید لاہور کے قریب رہنے کی ہے۔ تو مجھے مقرر نہ کرو بلکہ کسی ایسے دوست کو جو کم سے کم پنجاب ہی میں مقیم ہو۔ البتہ اپنی وصیت میں یہ ضرور لکھو کہ اگر guardians کو کسی معاملہ میں جہاں تک کہ منیرہ سلمہا اور جاوید سلمہ کی تعلیم کا تعلق ہے کوئی مالی دقت پیش آئے تو پہلے مجھ کو مطلع کیا جائے کیونکہ جب تک کہ ان دونوں کی انشاءاللہ بائیس برس کی عمر نہ ہو جائے میں ہر ممکن طریقہ سے مدد دینے کے لئے تیار ہوں بشرطیکہ

نسخہ پٹنہ میں
(۱) سطر (۱) کی کمانی میں فرق
(۲) موٹا قلم
(۳) انگریزی الفاظ باریک
(۴) املا - تیار

نسخہ دھولیہ میں کوئی تبدیلی نہیں
اکبر رحمانی

مندرجہ بالا خط کا جواب خوش قسمتی سے محفوظ رہ گیا

جواب

بھوپال

۲۸ جون ۱۹۳۵ء

نہایت پیارے اقبال

تمہارا خط مورخہ ۔ جون ابھی ۳ بجے میں نے بغور پڑھا۔ جو تم نے گارڈین کی بابت میری رائے یہ ہے کہ چونکہ میں لاہور نہیں رہتا ہوں۔ اور نہ کوئی امید لاہور کے قریب رہنے کی ہے۔ تو مجھے مقرر نہ کرو بلکہ کسی ایسے دوست کو جو کم سے کم پنجاب ہی میں مقیم ہو۔ البتہ اپنی وصیت میں یہ ضرور لکھو کہ اگر guardians کو کسی معاملہ میں جہاں تک کہ منیرہ سلمہا اور جاوید سلمہ کی تعلیم کا تعلق ہے کوئی مالی دقت پیش آئے تو پہلے مجھ کو مطلع کیا جائے کیونکہ جب تک کہ ان دونوں کی انشاءاللہ بائیس برس کی عمر نہ ہو جائے میں ہر ممکن طریقہ سے مدد دینے کے لئے تیار ہوں بشرطیکہ

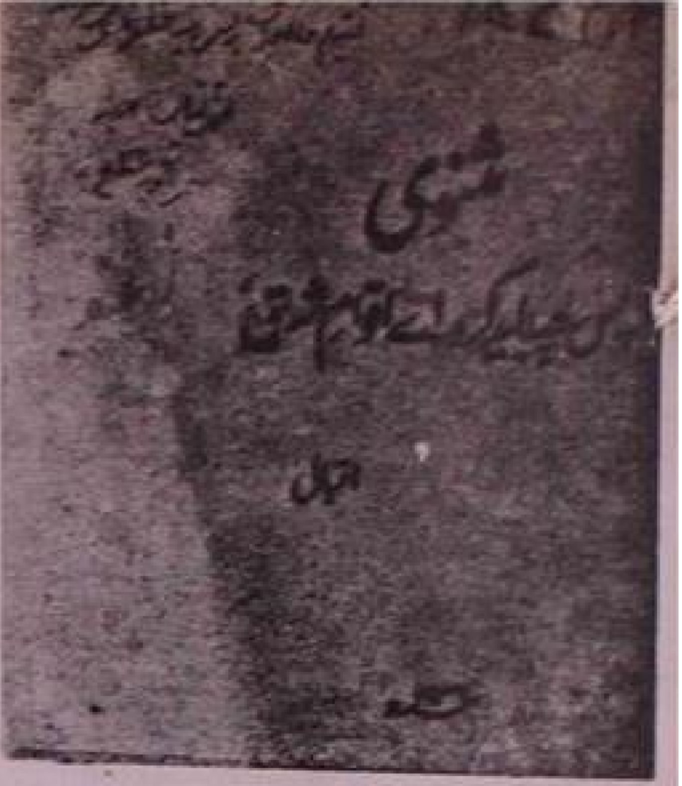

بشکریہ بیگم ثریا رشید

نواب زادہ رشید الظفر

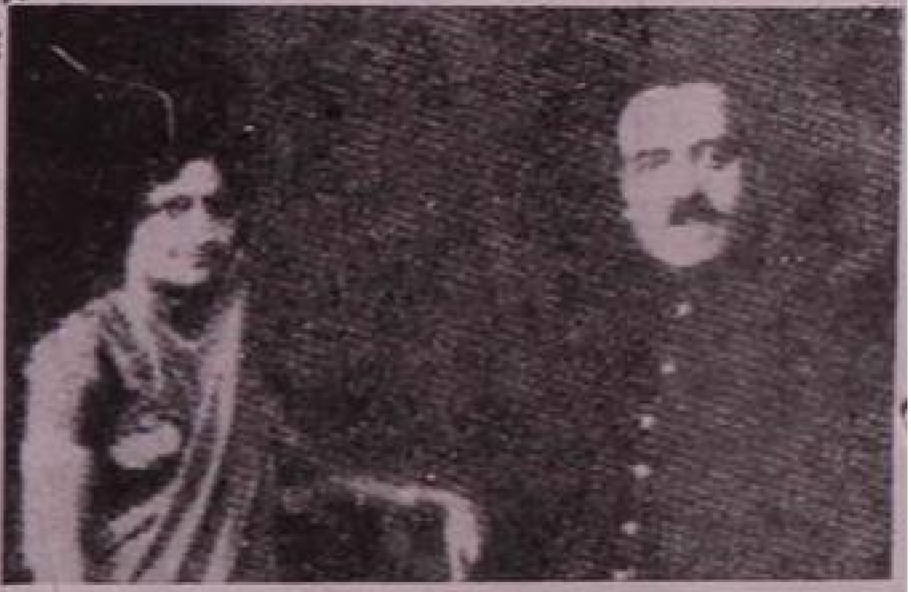

سر راس مسعود اور لیڈی امۃ المسعود

عالی قدر محمد شعیب قریشی

مولوی محمد امین زبیری

شاہ اسد الرحمٰن قدسی

مولانا سید سلیمان ندوی

ڈاکٹر سید عبدالباسط

عباس علی خاں لمعہ

ممنون حسن خاں

تصحیح نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۰	۷	سے ملنے	سے ملنے کی ملاقات
۲۰	۱۵	پانچ غیر مطبوعہ	پانچ مطبوعہ
۲۰	۱۵	تین مطبوعہ	تین غیر مطبوعہ
۲	۱۳	برسوں	برس
۴	۱۹	عہد	عہدہ
۱۰	۱۳	سر راس مسعود	سر راس مسعود اور
۱۲	۲	۸ر جون	۱۰ر جون
۱۲	۲	عبد المغنی	عبد الغنی
۱۶	۲۱	فرمایا کہ	فرمایا کہ نام
۱۷	۱۹	ظل سلطان	ظل السلطان
۲۲	۳	بھاولپور کا	بھاولپور کا ذکر تھا۔
۲۴	۲۲	قریشی	قریشی کے
۲۵	۱۱	جان سٹورٹ بل	جان سٹورٹ مل
۲۶	۷	مطابق	مطابق بیگم صاحبہ کا
۲۶	۸	ہے اور	ہے۔ اسے قدیم عربوں کے طریقے سے پڑھتے ہیں ان کی
۲۶	۱۰	کی خواہش	کی شدید خواہش
۲۷	۱	سنا ہے	سنا ہے اور
۲۸	۱۳	امید ہے	امید ہے کہ
۲۹	۱۰	سے معلوم	سے دریافت

سطر	غلط	صحیح
۳	گیا	گیا تھا
۶	بہ پارسل	یہ پارسل
۷	اسکو	اس کو بھوپال۔
۸	بارسل	پارسل
۱	فرق	فرق
۲	انشاءاللہ	میں انشاءاللہ
۹	ایک	ایک دو
۹	دہلی	دہلی واپس
۱۳	سلام	آداب
۶	آپ کے	آپ کے پہلے
۳	کاس	کلاس
۱۲	السلام علیکم	
۱۶	مں	میں
۱۹	لاہور	ساڑھے سات بجے لاہور
۱۴	گلے کی	میرے گلے کی
۶	شاید خط	شاید یہ خط
۱۴	غرض کی	غرض کہ
۵	جب	جب کہ
۹	دوسرے	چند دوسرے
۱۰	چنداحباب	احباب
۸	کامل عطا	کلی عطا
۱۲	انشاءاللہ تعالیٰ	انشاءاللہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۷	۶	اگرچہ	اگرچہ یہ
۴۷	۱۱	معاملہ	معاملہ معلومہ
۴۷	۱۷	کرلیں	کریں
۴۸	۱۹	کتاب	کتاب ہوگی
۵۰	۱۵	چاہیئے تاکہ	چاہیئے تاکہ
۵۱	۵	ہوا۔	ہوا، سراپا سپاس ہوں۔
۵۱	۶	لٹکائے ہوئے	لٹکائے
۵۱	۱۳	اس وقت باہر جاتا	باہر جاتا اس وقت
۵۱	۱۶	آئیں گے	آئیں گی
۵۲	۸	آپ کے مجھے	مجھے آپ کے
۵۵	۱۴	لوکٹینز	لوستحیں
۵۶	۱۰	ہوگا۔	ہوگا۔ علی بخش بھی ہمراہ ہوگا۔
۵۶	۱۰	وہ ہر روز	وہ آپ کو ہر روز
۵۷	۸	حاصل کرلیں	حاصل کرے۔
۵۸	۱۵	اس لئے	اس واسطے
۵۹	۶	ذیابطیس	اور مرض ذیابطیس
۵۹	۹	کا بھی	کا ذکر بھی۔
۵۹	۱۰	ذکر کیا	کیا
۵۹	۱۳	وہاں چلوں	چلوں
۵۹	۱۸	ڈاکٹر	میں نے ڈاکٹر
۵۹	۲۰	ہی آخری	آخری
۶۰	۳	۱۰ر دسمبر	۱۰ر ستمبر

181

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٦	٢	١١ر دسمبر	١١ر ستمبر
٦	٩	کوئی	یہ کوئی
٦	١٩	رقم	رقم مزید
٦	٢٢	خط وکتابت	خط کتابت
٦١	٣	کیا گیا	کیا گیا ہے
٦	٧	اس امر سے	اس امر کی
٦	٢١	امید ہے	امید کہ
٦	٥	لکھ دیا کیجیے	لکھ دیجیے
٦١	٨	البتہ ابھی	البتہ
٦١	٩	آواز میں	آواز میں ابھی
٦	٩	اب بہر	اب چار
٦	٥	واقعی	واقعی اور
٦	١٢	نام سے	نام
٦	١٥	اس لئے	اس واسطے
٦	١	ہے کہ	ہے ۔ کہ
٦	٤	Epigramatic	Epigrammatic
٧	٦	دل یہ دل	دل یہ دل
٧	١٦	قتل کی دو	دو قتل کی
٧	٩	ہے ۔ رات	ہے ۔ کیا آپ کا اس دفعہ کشمیر جانے کا قصد ہے؟ رات
٧	١٣	پہ بھروسہ	پہ بہت بھروسہ
٧	١٩	محافظ پہ درش	محافظ اور پہ درش

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۴	۵	مل گیا ہے	مل گیا
۷۴	۱۶	تقریباً	قریباً
۷۴	۱۷	تقریباً	قریباً
۷۴	۲۲	تسلی ہوتی	تسلی ہوتی ہے
۷۴	۲۳	اچھی طرح	اچھی طرح سے
۷۵	۳	ہاں یہ	ہاں ہم یہ
۷۶	۷	guardianb	guardian
۷۶	۸	guardians	guardian
۷۷	۹	موجود ہے	محفوظ ہے
۷۶	۱۵	مخلص انسان	مخلص مسلمان
۷۷	۵	مسالعہ	معاملہ
۷۷	۶	guardians	guardian
۷۷	۸	درجہ	درجۂ حرارت
۷۷	۹	کریں	کرے
۷۸	۱	۲۷ر فروری	۲۵ر فروری
۷۸	۴	میٹھی	میتھی
۸۰	۵	کالج کو	کالج کو خود
۸۰	۶	جاتے تھے	جاتے ہیں
۸۰	۱۹	تیار ہو جائیں	خود تیار ہو جائیں
۸۱	۸	مدعی ہو	مدعی ہے
۸۱	۹	اس لئے	اس واسطے
۸۱	۱۴	مہربانی	مہربانی فرما کر ان میں سے چند

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
			فرمائیے کتاب کا حوالہ بقید تحریر
۸۳	۲۰	ورنہ سے	ورنہ
۸۵	۱۲	بھی نہ	نہ بھی
۸۶	۹	میں ادا	بعد میں ادا
۸۷	۲۰	رحمٰن صاحب	رحمٰن صاحب سے
۸۷	۲۱	اس کے جو	اس جو
۸۸	۲۰	فوٹو کیلئے	فوٹو کے متعلق
۸۹	۴	کردں گا	کردوں گا
۸۹	۱۰	کیسا ہوتا ہے	کیسا ہوتا ہوگا؟
۸۹	۱۲	جانے کا ارادہ	وطن جانے کا قصد
۹۰	۱۸	ہے۔	ہے۔ والسلام
۹۲	۵	موقع موزوں	یہ موقع موزوں
۹۲	۶	عرض داشت	بمع عرض داشت
۹۲	۷	نام بھیجے	نام بھیج دیجئے
۹۲	۸	ہمراہ بھیجے	ہمراہ بھیج دیجئے
۹۲	۱۰	محمد اقبال	محمد اقبال (لاہور)
۹۴	۲۰	آداب عرض کیجئے	آداب کہیئے
۹۹	۱۵	اس وقت	اس وقت تک
۱۰۱	۲۰	اسے متوی	اسے طوی
۱۲۶	۱۵	نسخہ مودولیہ	نسخہ اکبر رحمانی
۱۳۹	۲	جون ۳۷ء	۸ر جون ۳۷ء

اقبال اور ممنون

مرتبہ

ڈاکٹر اخلاق اثر

طبع دوم کا غیر مطبوعہ مواد

* مکاتیب علیا حضرت میمونہ سلطان، مکاتب اقبال محمد شفیع، راس مسعو
امۃ المسعود، انور مسعود، کیلاش کول اور اخلاق اثر بنام ممنون حسن
* عکوس مکاتیب، شیخ عطاء اللہ، فقیر سید وحید الدین، مولوی عبد الح
ڈاکٹر ذاکر حسین اور حفیظہ بیگم آزاد بنام ممنون حسن خاں۔
* مکاتیب امۃ المسعود، اکبر مسعود، انور مسعود، سر عبد القادر
ڈاکٹر تاراچند، جوش ملیح آبادی۔ رشید احمد صدیقی بنا
* سر راس مسعود کا تار بنام والدہ ممنون حسن خاں عبد الحکیم الف

* اہم دستاویزات،
* یادداشتیں،

اور

* تصویریں۔

مولانا محمد علی جوہر کی غیر مطبوعہ تحریریں

مرتبہ :- ڈاکٹر اخلاق اثر

* مولانا محمد علی کا بیجاپور جیل سے تحریر کردہ چودہ نکات پر مشتمل غیر مطبوعہ سوالنامہ۔
* مولانا محمد علی کے سوالنامے پر مولانا سید سلیمان ندوی کے غیر مطبوعہ جوابات۔
* مولانا محمد علی کا تیرہ صفحات پر مشتمل طویل غیر مطبوعہ مکتوب بنام حسن محمد حیات۔
* نواب حمید اللہ خاں کا غیر مطبوعہ مکتوب بنام حسن محمد حیات۔
* سروجنی نائیڈو کا غیر مطبوعہ مکتوب بنام حسن محمد حیات۔
* حسن محمد حیات کا غیر مطبوعہ مکتوب بنام مسعود اقبال عبدالحلیم انصاری۔
* حسن محمد حیات ——— ایک نامکمل حیات نامہ

اقبال اور راس مسعود

(مکاتیب)

مرتبہ :- ڈاکٹر اخلاق اثر

* ۳۱ مکاتیبِ اقبال بنام راس مسعود۔
* چودہ مکاتیبِ اقبال بنام راس مسعود کے عکوس۔
* بارہ انگریزی میں مکاتیبِ اقبال بنام راس مسعود کے متون۔
* ایک تار اور دس مکاتیب راس مسعود بنام اقبال جس میں غیر مطبوعہ مواد ہے۔
* راس مسعود کا تار بنام اقبال مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۳۵ء۔
* دو مکاتیب راس مسعود (انگریزی) بنام اقبال مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۳۵ء اور ۱۸ جون ۱۹۳۵ء۔
* مکتوب راس مسعود (اردو) بنام اقبال مورخہ ۴ جون ۱۹۳۵ء۔
* مکتوب راس مسعود (انگریزی) بنام مفتی انوار الحق مورخہ ۱۸ جون ۱۹۳۵ء۔